ہوتی ہے اُسکا معاوضہ تدابیر ترقی زراعت سے ہوجاتا ہے - جب کہ چینیون نے جو علم طبیعیات کچھ بھی نہین جانتے صِرف تجربے سے ایسی ایسی تدابیر کین کہ زراعت کو اِس درجہ ترقی دینے مین کامیاب ہوے کہ ایک گھرانے کا گھرانا چند ہی ایکڑ اراضی کے کھیت پر بسر کرسکتا ہے تو یُورُپ والے علم کیمسٹری اور فن باغبانی کی واقفیت اور اور علوم طبیعی کی مدد سے کیا کچھ کرسکتے ہین"۔

اس آخری فقرے سے وہ لوگ بخوبی واقف ہین جنھون نے جلسۂ اراضی کے حامیون کی کتابین مطالعہ کی ہین - اِس سے ہمین یاد آتا ہے کہ ہم دفعۃً زمانہ مُستقبل مین پہونچ گئے - خیراب وہی ذکر سُنیئے -

اگر یہ تسلیم ہی کرلیا جائے کہ جلسۂ دیہی کا اثر پڑتا ہے اور وہ مانع ہوتا ہے کہ مغربی طرز تمدن زراعتی قائم ہو تو اس سوال کا اِس سے صِرف نصف جواب دیا جاتا ہے - روسیون کو حوصلہ ہے کہ اُنکا ملک ایک بڑا تجارتی اور صنعتی ملک ہوجائے اور اُسی کے مطابق رُوس کے قصبون کی آبادی جلد جلد بڑھتی جاتی ہے پس ہمین اب تک یہ غور کرنا ہے کہ جلسۂ اراضی سے قصبے کے مغربی طرز تمدّن پر کیونکر اثر پڑیگا - رُوس خاص کے سرکاری نقشون کے رو سے قصبون کے باشندے صِرف فیصدی آٹھ سے بھی کم ہین - اور جو لوگ ہمیشہ سے قصبون ہی مین بود و باش کرتے ہین اُنکی تعداد کوئی دس فیصدی ہے یا یون کہین کہ کوئی ساڑھے بارّہ لاکھ کسان قصبون مین ہمیشہ بود و باش کرتے ہین - یہ سرکاری نقشون سے پایا جاتا ہے مگر اسمین شک نہین کہ یہ بیان بہت گھٹا کر کیا گیا ہے - بہت سے کاشتکار جو جلسۂ دیہی مین درج ہین سال کا بہت بڑا حصہ قصبون مین ہمیشہ صرف کرتے ہین -

جو کاشتکار عادی ہین کہ قصبون مین رہین وہ ایک خاص طبقے کے لوگ ہین - اِنگلستان مین اِس قسم کے کسان نہین ہوتے - مغربی یُورُپ مین جو مقامات مرکز دائرۂ صنعت ہین اُنھون نے کسانون کی ایک بڑی جماعت کو زمین سے علیٰحدہ کرکے قصبون مین بسایا ہے - جو لوگ اِس لالچ مین آگئے اُنکو پھر اپنے خاص وطن سے کوئی تعلق

باقی نہین رہا- وہ کھیت کے کام کے قابل نہین رہے اور بہت جلد مختلف کارخانون مین کام کرنے لگے یا کاریگرون مین شامل ہوگئے- رُوس مین ایک پیشے سے دوسرا پیشہ بدلنا دقت کا کام ہے گو کسان اپنی زندگی کے ایک بہت بڑے حصے مین قصبون مین کام کرے مگر اس سے اُسکے وہ تعلقات جو اُسکے گانؤن سے اُسکو تھے منقطع نہین ہوسکتے- اُسکی خواہش ہو یا نہو مگر وہ جلسۂ اراضی کا ممبر ضرور رہیگا اور اراضی متعلقہ مجلس مذکور کا ایک حصہ اُسکے قبضہ مین رہیگا اور جلسۂ دیہی کی ذمہ داریون مین بھی شریک سمجھا جائیگا- جب وہ قصبے مین رہیگا تو اُسکی بیوی اور عیال و اطفال گھر ہی پر رہینگے اور وہان ہی اُسکو بھی واپس جانا پڑیگا- عام اس سے کہ جلد جائے یا دیر مین- اس طریقے سے ایک ایسا طبقہ بن گیا ہے جسکے ممبر نصف کاشتکار اور نصف کاریگر ہین-

جلسۂ دیہی کے فیض بخش نتائج مین سے اِس طبقے کا قائم ہونا بھی ایک نتیجۂ نیک ظاہر کیا جاتا ہے- لوگ کہتے ہین کہ کاریگرون اور کارخانے کے کام کرنے والون کو اس طریقے سے ایک ایسا گھر ملتا ہے جہان وہ بیکاری کی حالت اور بڑھاپے کے وقت مین رہ سکتے ہین- اور اُنکے لڑکے بعوض اِسکے کہ غدار اور آباد شہرون کی کمزور کرنے والی آب و ہوا مین پلین اور رہین دیہات مین پرورش پاتے ہین- الغرض ہر معمولی کسان کے پاس اِس تدبیر بدیع سے کسیقدر سرمایہ جمع ہوجاتا ہے اور دیہات مین ایک گھر ملجاتا ہے-

رُوس کی سُوسائٹی کی اِس تغیّر پذیر حالت مین یہ خاص انتظام باعثِ آرام ہوتا ہے اور وہان کے لیے قدرتی طور پر موزون بھی ہے- مگر فوائد کے ساتھ اسمین نقص بھی عظیم ہین- کاریگرون اور اُنکی بیویون کی جدائی جو نیچر کے خلاف ہے بڑے بُرے نتیجے پیدا کرتی ہے جنکا یہان بیان کرنا خلاف اخلاق ہے- مگر اُنسے وہ سب لوگ بخوبی واقف ہین جو شمالی صوبون کے کسانون کی زندگی کے تفصیلی حالات جانتے ہین- موجودہ زمانے مین ملک کی صنعت اب تک بالکل ابتدائی حالت مین ہے- ممالک غیر سے مقابلہ نہین کرسکتے کیونکہ اشیائے تجارتی کا محصول لیا جاتا ہے اور اسقدر قلیل تعداد صناعی ہے کہ آپسمین بھی مقابلہ کرنے کا جوش نہین پیدا ہوتا لہذا موجودہ کارخانون سے

اُنکے مالکون کو بڑا فائدہ ہوتا ہے بغیر اسکے کہ وہ اُسکے لیے کوشش موفور کرین - اِسی سبب سے چھوٹ بیچے کاریگر بھی بہت آزادی حاصل کرسکتے ہین - اگر باہمی مقابلہ زبردستی اسباب صنعت کی قیمت گھٹ جاتی تو یہ آزادی غیر ممکن تھی - لینکاشائیر کے کسی صناع سے اگر دریافت کیجیے کہ کیا تُم اپنے صناعون کے ایک بڑے حصے کو اجازت دے سکتے ہو کہ وہ سالانہ کارنوال یا کینٹنس کو جائین اور گھانس کا ایک کھیت کاٹین یا چند ایکڑ گیہون دِرَو کرین تو وہ کبھی نہ منظور کریگا - اگر رُوس صناعی مین بڑی ترقی کرنا چاہتا ہے تو آئیوانوَوا اور شوئی کے کاریگرون کو ایک روز اسیقدر سخت محنت کرنی پڑیگی جسقدر آج کل بریڈفورڈ یا مینچسٹر کاریگرون کو پڑتی ہے - اب بھی یہ ہوتا ہے کہ بعض بڑے بڑے کارخانون مین اُن کام کرنے والون کو زیادہ اُجرت ملتی ہے جو تمام سال رہنے پر راضی ہوتے ہین - اور یہ واویلا ابھی سے مچی ہے کہ چھوٹے چھوٹے کارخانے جو چند سال ہوے بڑا فائدہ اُٹھاتے تھے اب بڑے بڑے کارخانون کی بدولت تباہ ہوتے جاتے ہین جنکے ہان کم صرف مین اسباب تیار ہوسکتا ہے - الغرض یہ کارروائی تو شروع ہوگئی اور اب کسی سے روکی نہین جاسکتی - ایسا ہی انقلاب کاریگرون مین بھی بہت جلد پیدا ہوگا -

زمانہ حال کے صناعون کا میلان طبع اور صناعی کا اسرار مخفی یہ ہے کہ محنت اور حرفت ہمیشہ تقسیم ہوتی جانے اور اُسکی تقسیم کو ترقی ہو - اگر کاریگر استبداد کرین کہ وہ کاشتکاری کرینگے تو اس اصول کی مطابقت کیونکر ہوسکتی ہے - مطلب یہ کہ صناع صنعت کو ترقی دین اور کسان زراعت کو - اورون کے پیشے مین نہ دوڑین - پس یہ مسئلہ تجربے اور عام فہمی کے خلاف ہے کہ کارخانون کے کام کرنے والے اور کاریگر عرصۂ دراز تک کاشتکار رہینگے اور اپنی عادات کشاورزی بھی کسیقدر برقرار رکھینگے - مگر کیا یہ نہین ہوسکتا کہ وہ وہاقین کے جلسۂ اراضی کے ممبر ہون - اور اسطرح پر اپنے متموّل آقاؤن کے ساتھ ساتھ دیہات کی بود و باش کے فوائد حاصل کرین - جو لوگ مہمل اور جھوٹی خیالات سے قناعت حاصل کرتے ہین اُنکے گمراہ کرنے کے لیے خیال مذکورۂ بالا جادو کا اثر رکھتا ہے لیکن محک امتحان پر یہ کامل عیار نہ اُتریگا - اسمین کوئی شک ہی نہین کرسکتا کہ ایک کاریگر کے لیے

ضرور ہے کہ اُسکے پاس ایک مکان ہو مگر اس مکان کو گھر بار کے نام سے تعبیر نہین کر سکتے جب وہ اُس جگہ سے صدہا میل کے فاصلے پر واقع ہے جہان کاریگر کو مجبور ہو کر رہنا پڑتا ہے۔ اس حالت مین اُسکے سر کُل ذمہ داریان ہوتی ہین اور عیال واطفال مین زندگی بسر کرنے کی دقتون سے محفوظ رہتا ہے۔ زراعت کے فوائد کو بھی اس انتظام سے نقصان پہونچیگا اور امید نہین ہو سکتی کہ زراعت ترقی کر سکے یا اوسط درجے کی پیداواری ہو سکے اگر زیادہ تر کام لڑکون اور عورتون پر چھوڑ دیا جائے۔ اکثر وجوہ سے یہ خواہش نہین کی جاسکتی ہے کہ جو تعلقات کارخانے کے کام کرنے والون اور کاریگرون کو گانؤن سے ہین وہ فوراً منقطع کر دیے جائین۔ بڑے بڑے کارخانون کے متصل کام کرنے والون کے عیال واطفال کے لیے کوئی اچھی جگہ بود و باش کی نہین ہوتی۔ اور زراعت جیسا کہ حال مین عملدرآمد ہے اُسوقت بھی کامیابی کے ساتھ ہوتی جاتی ہے جب خاندان کا سرغنہ اتفاق سے غیر حاضر ہو۔ مگر اس طرز معاشرت کو صرف چند روزہ ہی تصور کرنا چاہیے۔ اور بڑے بڑے خاندانون کی تقلیل جماعت سے جسکی نسبت مین اوپر بیان کر چکا ہون اسکا عملدرآمد روز بروز مشکل ہوتا جاتا ہے۔ گو یہ امر تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ جلسۂ دیہی مین بڑا انقلاب عظیم واقع ہوگا۔ دیر مین ہو یا جلد۔ مگر ہوگا ضرور۔ لیکن اس امر کی پیشین گوئی کرنا کہ آخر آخر مین وہ کیا صورت پیدا کریگا آسان نہین ہے۔ شاید اسکی کچھ کچھ باتین دور ہو جائین اور وہ صرف مثل لوکل سلف گورنمنٹ کے ہو جائے۔ یا اسکے برعکس شاید نئی خواہشون کے مطابق اسمین تغیر ہو اور موجودہ ضروری امور متعلقہ بدستور باقی رہین۔ اور جو لوگ اسکے مداح ہین اُنکی بڑی قوی آرزوئین بر لانے مین کامیاب ہو۔ جس آسانی سے اُسنے اب تک اپنے کو مختلف حالتون کے مطابق کر لیا ہے اور جو زبردست سرگرمی وہ ہر تام ظاہر کرتا ہے اس سے یہ امیدین پوری ہونے والی معلوم ہوتی ہین مگر عقیدے کے ساتھ یہ کہنا ابھی قبل از وقت ہے۔ صرف وقت اور زمانہ ہی اس مسئلہ کو حل کر سکتا ہے۔

باب آٹھوان

اہل فن اور تاتاریون کے گانون

قوم فنش ۔ فنش گانون ۔ رُوس کا اثر کہان تک انپر پڑا ۔ اہل فن کی عورتین اور مذہب ۔ بھوت پریت ۔ کفر اور دین مسیحی کا خلط ملط ۔ اہل فن کا تبدل مذہب ۔ تاتاری گانون ۔ روسی کسان کے خیالات مذہب اسلام کی نسبت ۔ مسلمان کے خیالات مذہب مسیحی کی نسبت ۔ نوآبادیان ۔ خارج البلدی ۔

ایک روز جبکہ مین ایک مالک اراضی سے جو آیئو نوفکا کے متصل رہتا تھا باتین کر رہا تھا تو اتفاقیہ مجھے معلوم ہوا کہ مقام مذکور کے قرب وجوار مین چند ایسے مواضع ہین جنکے باشندے روسی زبان نہ سمجھ سکتے ہین نہ بول سکتے ہین اور ہمیشہ اپنی ہی خاص زبان بولتے رہتے ہین ۔ مین نے بڑی عجلت کے ساتھ جو ایک سچے عالم اتھنو لوجی (تحقیقات حالات اقوام) کے شایان شان تھی مفروض کر لیا کہ یہ کسی قدیم قوم کے باقی ماندہ اشخاص ہونگے ۔

مین جانتا تھا کہ میرا دوست فرانسیسی زبان سمجھ سکتا ہے لہذا مین نے فرانسیسی زبان مین کہا کہ بیشک یہ کسی قدیم قوم کے باقی ماندہ لوگ ہین جو سابق مین حکمران ملک تھے اور اب جلد جلد مفقود ہوتے جاتے ہین ۔ دنیا کے اس حصے مین کوئی ایسی مجلس بھی ہے جس سے قدیم باشندون کی حفاظت کی جاتی ہو ۔

صاف ظاہر تھا کہ میرے دوست کو اسکے سمجھنے مین بڑی دقت پیش آئی کہ مجلس حفاظت باشندگان قدیم کیسی ہوتی ہے ۔ آسنے جرأت کرکے کہا کہ رُوس مین ایسی کوئی شے نہین ہے ۔ جب اُس سے کہا گیا کہ اگر ایسی مجلس ہو تو اُس سے بڑی قیمتی مدد

یہ ملے کہ وہ زبردست قوم سے زیردست قوم کو مصون رکھے - اور سُوسائیٹی کے ابتدائی حالات دریافت کرنے کے لیے ضروری مصالح جمع کرے تو اُسکے بشرے سے پایا جاتا تھا کہ جیسے کھو یا ہوا ہے - سُوسائیٹی کے ابتدائی حالات دریافت کرنے کا مطلب وہ خاک نہ سمجھا مگر حفاظت کی نسبت اُسکی راے تھی کہ موضع متذکرۂ بالا کے باشندے اپنی آپ حفاظت بخوبی کرسکتے ہین اُسنے بدنیتی کے ساتھ مسکرا کر کہا کہ مین ایک ایسی مجلس ایجاد کرسکتا ہون جس سے کُل کاشتکارون کی حفاظت ہو مگر مجھے خوب یقین ہے کہ حکام مجھے اِسکی اجازت ہرگز کبھی نہ دینگے -

مختلف قومون کے حالات دریافت کرنے کی خواہش میرے دل مین اور بھی زیادہ پیدا ہوئی - مین نے کوشش کی کہ اپنے دوست کے دل مین بھی ویساہی جوش پیدا کرون مین نے اُنکو یہ بات سمجھائی کہ تحقیقات حاصل کرنے کے لیے ہمکو ایک ایسا عمدہ موقع مل سکتا ہے کہ ہم خوش نصیب محققون کا نام تاقیام جہان مشہور رہے - مگر میری کوشش اِس امر مین بیکار ہوئی میرا دوست ایک بھدا اور کاہل آدمی تھا اور بلغمی مزاج - اُسکو آرام طلبی کا زیادہ خیال تھا بہ نسبت اِسکے کہ اُسکا نام زندۂ جاوید ہو - مین نے جو یہ تجویز پیش کی کہ ہم علمی تحقیقات کے لیے ایک سفر عظیم اختیار کرین تو اُسنے سہولت کے ساتھ جواب دیا کہ فاصلہ دور و دراز ہے اور سڑکون پر کیچڑ - اور وہان کوئی سکھیے ہی گا کیا - کچھ نہین،، خیر اب اِسکا وقت آگیا کہ ہم کچھ شربت پیین اور ادھر کی نمکین ہرنگ مچھلی اور ککر متے کا اچار کھائین یا کوئی ایسی غذا قبل طعام استعمال کرین جو بھوک کو کھولے - مزے دار کھانا اور بعد طعام قیلولہ چھوڑ کر اِس قسم کے سفر کو کون جائے - موضع مذکورہ مثل اور مواضع کے تھا - اور اُسکے باشندے من کل الوجوہ اُسی طرز سے رہتے تھے جسطرح اُنکے اور رَوسی پڑوسی - اگر اِن باشندون کے چال چلن مین کوئی نئی پوشیدہ بات تھی بھی تو وہ بیشک کسی اجنبی پر اُسکا افشا نہین کرتے تھے کیونکہ وہ خاموشی اور مردہ دلی اور ترشروئی کی صفتون سے بدنام تھے اور اپنے خیالات کا اظہار نہین چاہتے تھے - میرے دوست نے مجھے یقین دلایا کہ جو کچھ امور اُنکی نسبت

معلوم ہوے ہین اُنکو ہم چند ہی الفاظ مین ادا کر سکتے ہین وہ لوگ فرقۂ فن لینڈ سے
تعلق رکھتے تھے جسکو کاریلی کہتے ہین اور یہ لوگ کل کے کل اس آبادی مین اور قومون کے
مقابلے مین تھوڑے ہی زمانے سے آباد ہونے کے لیے آئے ہین مین نے جو سوال کیے
کہ اُنکو یہان کون لایا اور کب آئے اور کسطرح پر لائے گئے تو اُسنے جواب دیا کہ یہ سب
شاہ آئیون اظلم کی کارروائی تھی گو مین اُس زمانے مین رُوس کی تاریخ یون ہی سی
جانتا تھا۔

تاہم مجھے اِس امر کے احتمال کرنے کا یقین قوی تھا کہ یہ آخر کا بیان آئیون کی نسبت
اُسی دم اور اُسی آن اِس غرض سے ایجاد کیا گیا تھا کہ مجھے جو حیرت ہوئی تھی اور
جو تکلیف تھی وہ رفع ہو جائے۔ لہذا مین نے ٹھان لی کہ جب تک اُسکی صداقت نہوگی
مین اُسکو تسلیم نہ کرونگا نتیجہ یہ نکلا کہ مسافر کو باشندگان شہر رُوس کی شہادت کے صحیح
سمجھنے مین کسقدر ہوشیار رہنا چاہیے خصوصًا جو تیز طبع ہین اور جنکو بخوبی واقفیت حاصل ہے
تحقیقات مزید سے مجھے معلوم ہوا کہ نہ صرف آئیون اظلم کی نسبت جو کہانی اُسنے بیان
کی تھی وہ محض خیالی ہی خیالی ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوا کہ جو مسئلہ مین نے قائم کیا تھا
وہ صحیح ہے۔ مجھے یہ نہین معلوم کہ آئیون کی نسبت میرے دوست کا مبالغہ تھا یا عوام کی
رائے بھی تھی عوام ہمیشہ اُن تاریخی باتون کے مضبوط کرنے کے لیے بہادرون کے نام
منسوب کر دیتے ہین جو زبانی مشہور رہو رہے ہین آخر مین معلوم ہوا کہ یہ فرقہ فن لینڈ کے
لوگ اصلی باشندون کے بقیہ ہین یا جہان تک واقفیت ہوئی ہے اُس ضلع کے لوگ سب سے
قدیم باشندے ہین۔

روسی کاشتکار جو اب آبادی کے حصۂ کثیر مین پھیلے ہین باہر سے آن کر بسے ہین
جسوقت سلطنت رُوس کا رفتہ رفتہ زوال ہوا اُسوقت جو لوگ جلاے وطن ہو کر روس
مین بسے تھے اُنکے حالات دریافت کرنے مین مجھے بڑا لطف حاصل ہوتا تھا اور مجھے یہ
خیال بھی ہوا کہ بڑے بڑے مستند مصنفون نے جنھون نے اِس امر کی نسبت غایت
درجے کی علمیت صرف کی ہے شاذ ہی یہ تکلیف کبھی گوارا کی کہ اِس خروج کی ماہیت کو

دریافت کرین صرف اِسقدر معلومات کافی نہین ہے کہ کسی قوم یا فرقے نے اپنی عملداری کو وسعت دی یا اپنی حالت مُلکی کو بدل دیا۔ ہمکو اُسی کے ساتھ یہ بھی دریافت کرنا لازم ہے کہ آیا اُس قوم نے پچھلے باشندون کو نکال دیا یا اُنکا خاتمہ بالخیر کر دیا یا اُنھین مین مل گئے اور اگر اِن تینون باتون مین سے کوئی بات ہوئی تو کسطرح سے ہوئی۔ اِن تینون باتون مین سے غالبا یہی امر زیادہ ہوا کہ وہان کے باشندے اور وہ قوم باہم مل گئے میرے نزدیک شمالی رُوس مین اِس کارروائی کا نشان بآسانی مِل سکتا ہے ایک ہزار برس گذرے کل شمالی رُوس مین فرقۂ فِن لَینڈ کے لوگ رہتے تھے اور اب بھی اُسکے ایک بڑے حصّے مین ایسے کاشتکار رہتے ہین جو رُوسی زبان بولتے ہین اور عیسائی مذہب کے پابند ہین اور جنکے خط وخال مین کوئی ایسی بڑی خصوصیت نہین پائی جاتی ہے اور ایک معمولی آدمی کو بھی معلوم ہو جائیگا کہ وہ روسی الاصل ہین۔ اِس بات کے خیال کرنے کی کوئی وجہ نہین ہے کہ باشندگان اصلی نکال دیے گئے یا ہلاک کیے گئے تھے یا ایک شائستہ تر قوم کی شائستگی اور گناہون سے جو تعلق پیدا ہوا تو وہ رفتہ رفتہ کالعدم ہوتے گئے۔ تاریخ سے یہ نہین پایا جاتا کہ سب کے سب جلاء وطن ہو گئے ہون یا کوئی ایسی جنگ ہوئی ہو جس سے سب ہلاک ہو گئے ہون۔ اور نقشجات سرکاری سے ثابت ہوتا ہے کہ اُن ابتدائی قومون کے باقی ماندہ آدمیون مین آبادی اُسی قدر عجلت کے ساتھ بڑھتی ہے جسقدر عجلت کے ساتھ روسی کاشتکارون مین بڑھی۔ امور مذکورہ سے مین نے یہ نتیجہ نکالا کہ فِن لَینڈ کے اصلی باشندون کو صرف باہر سے اِسلَیوُونِک فرقے نے اپنے مین ملالیا۔

تجربے سے یہ راے اور بھی قطعی اور مضبوط ہو گئی۔ اِن شمالی صوبون مین جن مین مین نے سفر کیا تو ہر ایسے گانون مین جہان بالکل رُوس کا ساطرز معاشرت ہے اختلاف پایا۔ ہر طبقے کے کئی گانون مین نے دیکھے ایک موضع مین کُل چیزین بالکل فِن لَینڈ کیطرز کی معلوم ہوتی تھین۔ باشندون کا چہرا سُرخی مائل زیتون کی طرح کا۔ اور اُستخوان رخسار بہت اونچے۔ آنکھین منحرف۔ اور لباس ایک خاص قسم کا۔ عورتین روسی زبان نہین سمجھتین۔ مردون مین بہت ہی تھوڑے آدمی تھے۔ جو روسی وہان جاتا ہے اُسکو وہ

غیر ملک کا باشندہ تصور کرتے ہین۔ دوسرے موضع مین کچھ روسی باشندے رہتے تھے اور اُن باشندون نے اپنا خاص فنش طرز معاشرت بھلا دیا تھا۔ بہت سے مردون نے پُرانا لباس ترک کر دیا تھا اور اکثر روسی زبان بولنے لگے تھے تو اب جو روسی وہان جاتے ہین اُنسے نفرت نہین کرتے۔ تیسرے موضع مین فنش طرز معاشرت کو اور بھی زیادہ ضعف آگیا ہے کُل مرد زبان رُوسی بولتے تھے اور قریب قریب کُل عورتین سمجھ لیتی تھین پُرانا مردانہ لباس بالکل مفقود ہو گیا تھا اور پُرانا زنانہ لباس بھی جلد جلد مفقود ہوتا جاتا تھا۔ رُوس کے باشندون کے ساتھ اب برابر شادی بیاہ ہوتا ہے۔ چوتھے موضع مین روسیون سے اور وہان کے باشندون سے بہت اچھی طرح شادیان ہوتی تھین اور پُرانی فنش باتین صرف خط و خال اور لب و لہجہ کی چند خصوصیتون سے ظاہر ہو سکتی تھین۔

اسی طرح روسی معاشرت کا عمل درآمد مکانون کی تعمیر اور کاشتکاری کے اصول سے بھی ظاہر ہو سکتا ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ فن لینڈ قومون نے ابتدائی شائستگی اسکلینو ڈینین قوم سے نہین سیکھی تھی۔ اب سوال یہ ہے کہ انھون نے یہ شائستگی کہان سے حاصل کی کیا کسی اور قوم سے حاصل کی یا خود ہی شائستہ ہو گئے یہ ایسے سوال ہین کہ جنکی نسبت مین بالفعل اتنی بھی جرأت نہین کر سکتا کہ قیاس کو دوڑاؤن تاہم مجھے امید ہے کہ آئندہ سفر اور تحقیقات کے بعد مین اسکی نسبت کچھ زیادہ حالات لکھ سکونگا۔

ایک شاعر نے حالات مندرجۂ بالا کی نسبت کیا خوب مصرع کہا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ اے عورتو تم کیون نہین آزادی کے ساتھ ملتی جلتی ہو۔ یہ سوال اگر ان گانون کی عورتون سے جن مین فن لینڈ کے لوگ بسے ہین پوچھا جاتا تو صحیح ہوتا کیونکہ فرانس کی عورتون کی طرح وہ پُرانی باتون کی عاشق دلدادہ ہین۔ وہ مردون سے کہین زیادہ اس امر کی ساعی ہین کہ روسیون کے چال چلن کا اثر اُنپر نہ پڑے۔ اسکے برعکس جیسا کہ عورتون کا عموماً قاعدہ ہے جب اُنکے خیالات مین تبدل شروع ہونے لگتا ہے تو بہت جلد جلد تبدل ہوتا ہے۔ یہ خاص کر لباس کے بارے مین اور بھی زیادہ دیکھا جاتا ہے اور جسقدر علماء علم اقوام اس طرز لباس کو ضروری سمجھتے ہین اُس سے بھی زیادہ

ضروری ہے یہ لوگ رفتہ رفتہ رُوسُن کا لباس پہننے لگے ہین۔ عورتین تو فوراً لباس
اختیار کر لیتی ہین۔ جیسے ہی کوئی عورت فوق البھڑک روسی لباس پہنتی ہے ویسے ہی
گاؤن کی ہر ایک عورت کے دل مین حسد پیدا ہوتا ہے۔ اور جب تک وہ بھی ویسی ہی
پوشاک نہین پہنتی تب تک بیقرار رہتی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ مین ایک مرتبہ ایک گاؤن
گیا تھا اور اُس زمانے مین تبدل لباس کی خوب ہوا چل رہی تھی۔ اب ایک عجیب و
غریب منظر و پذیر ہوا۔ پہلے موضعون مین جنمین سے مین گذرا تھا مین نے کوشش کی تھی
کہ زنانہ لباس خریدون مگر بے سود۔ مین نے ایک بار پھر کوشش کی اِس مرتبہ بہت ہی
مختلف نتیجہ نکلا۔ جب مین نے اپنی خواہش ظاہر کی کہ لباس خریدون تو اُسکے چند ہی منٹ کے
بعد جس گھر مین مین بیٹھا تھا اُسکو عورتون کی ایک جماعت کثیر نے گھیر لیا اور اُنکے ہاتھون مین
پہننے کے کپڑے تھے۔ انتخاب کرنے کے لیے مین باہر اِس مجمع مین گیا مگر گاہک اِس کثرت سے
ہوتے ہین اور سودا بیچنے والے اِسقدر بیقرار کہ مین بھیڑ مین بالکل گھر گیا۔ عورتین خرید و
خرید کا غل مچاتی تھین اور آپسمین لڑتی تھین کہ میرے قریب پہونچین۔ یہ اُسی قدر اٹل
تھین جسقدر اطالیہ کے فقیر ہوتے ہین۔ آخر کار مجھے مجبور ہو کر گھر کے اندر جا کے پناہ لینی
پڑی تاکہ میرے کپڑے کہین پھٹ پھٹ کے پرزے پرزے نہو جائین مگر تسپر بھی مین محفوظ
نہین رہا کیونکہ عورتین بھی پیچھے پیچھے میرے ساتھ ہی پہونچین۔ اُن حملہ آورون کے
نکال دینے کے لیے درشتی اور نرمی دونون سے کام لینا پڑا۔ اِس تبدل قومیت کا
جو اثر مذہبی خیالات قدیم پر پڑا ہے وہ اور بھی زیادہ دلچسپ ہے۔ جب روسیون نے
عیسائی مذہب اختیار کیا تو اُنکے بہت دنون کے بعد تک اہل فن لینڈ بُت پرست رہے
مگر زمانۂ موجودہ مین فن لینڈ کی مشرقی حد سے جو سینٹ پیٹرز برگ کے قریب ایک مقام ہے
بحر قطبی تک بخط راست شمال کی جانب جاتی ہے وہان سے کوہ یُورَل تک کل آبادی کو
سرکاری کاغذون مین متعلق کلیسائے یونانی لکھا ہے جس طریقے سے یہ تبدل مذہب
واقع ہوا وہ اِس قابل ہے کہ اُسپر خوب غور کیا جائے۔

جس طرح فن لینڈ کے باشندے سیدھے سادے لوگ ہین مگر کام کے پکّے اسی طرح

اُنکے قدیم مذہب بھی ہین۔ جسمین کوئی دلچسپ بات پائیے ہی گا نہین ۔ اُنکے علم الٰہیات مین صرف سادے سادے اصول وعقاید تھے جنسے دنیوی فوائد حاصل ہونے کا یقین تھا۔ جن ضلعون مین ابھی پوری پوری روسیت نہین چھائی ہے اُنمین اب تک لوگ سیدھے سادے طرز سے دعا مانگتے ہین کہ فصل اچھی ہو۔ اور مویشی کثرت سے ہون۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور دعا بالکل بچون کی طرح مانگتے ہین جس سے ہم لوگون کے کان آشنا نہین ہین وہ اِس بات کی کوشش نہین کرتے کہ اپنی خواہشون کو پیچیدگی کے پردے مین ظاہر کرین بلکہ وہ سیدھے سادے اور صاف صاف طریقے سے کہتے ہین کہ خدا کرے جَو پک جائین اور گاے اچھی طرح سے بچہ جنے۔ خدا ہمارے گھوڑون کو چورون سے محفوظ رکھے اور ہمکو مدد دے کہ ٹکس ادا کرنے کے لیے روپیہ ملتا جائے۔ جہانتک مجھے دریافت ہوا اُنکے مذہبی رسوم مین کوئی مخفی یا پیچیدہ بات نہین رکھی گئی ہے اور جادو کا زیادہ ترچرچا ہے تاکہ اِس سے خبیث ارواح کا اثر دور ہو اور مُردہ اعزہ کی ناخوش آیند ملاقاتون سے وہ مصون رہین۔ مُردون کی ملاقات سے بچنے کے لیے بڑے بڑے کٹے عیسائی تک مُعینہ فصلونمین قبرستان جاتے ہین اور جو عزیز تھوڑے ہی دن کے مُردہ ہوتے ہین اُنکی قبرون پر کھانا افراط سے رکھتے ہین۔ مُردون سے درخواست کیجاتی ہے کہ اِس کھانے کو قبول کرین اور اپنے پُرانے گھرون کو واپس نہ آئین جہان اب اُنکی کوئی ضرورت نہین ہے۔ قحط زدہ مُردے تو بخیر۔ ہان گانؤن کے کتے البتہ وہ کھانا شب کو مزے سے چکھتے ہین تاہم اُن لوگون کا عقیدہ ہے کہ اِس رسم سے بہت بڑا اثر یہ پڑتا ہے کہ مُردے رات کو اِدھر اُدھر گھوم کر زندون کو ڈرا نہین سکتے یہ بات بیشک صحیح ہے کہ ابتدا ابتدا مین قبرین اِس لیے بنوائی جاتی تھین کہ مُردے قبرون سے باہر نہ نکلین تو یہ امر تسلیم کرنا چاہیے کہ بھوت پریت کے بند رکھنے مین اہل فِن لینڈ اور قومون سے بہت بڑھ گئے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اہل فِن لینڈ کے گھرون مین ابتدا ابتدا مین پتھر بڑی دقت سے مِلتے تھے اور مُردون کی کھلانے کی رسم اِس لیے اختیار کی گئی تھی کہ وہ زندون کو دق نہ کرین اِس بحث کا تصفیہ اُن لوگون کی راے پر چھوڑنا چاہیے جنکو بخوبی تحقیق ہے کہ اہل فِن لینڈ کا وطن اوائل مین کہان تھا

رُوس کے کسان گو برائے نام عیسائی ہین مگر اہل فن لینڈ سے جو شرک مین مذہبی خیالات مین کچھ بہت بڑا اختلاف نہین رکھتے۔ وہ بھی علم الٰہیات کو واہی ہی واہی سمجھتے ہین ہم جو معنے اِس لفظ کے لیتے ہین اُس سے اُنھین سروکار نہین۔ رسوم اور تقریبون پر اُنکو پورا اعتقاد ہے۔ اِسکی نسبت مین گذشتہ باب مین ایک ذکر کر چکا ہون۔

ایسی دو قومون کے دوستانہ میل جول سے خواہ مخواہ یہ نتیجہ نکلا کہ دونون مذہب ایک طرز عجیب سے باہم خلط ملط ہوگئے۔ روسیون نے اہل فن لینڈ کی بہت سی رسمین اختیار کین اور اہل فن لینڈ نے روسیون سے اور بھی زیادہ رسوم سیکھے جب یوما لا وغیرہ فن لینڈ کے دیوتاؤن سے وہ مراد نہین حاصل ہوئی جسکی منت مانی گئی تھی تو اُنکے پوجنے والے خواہ مخواہ روسی دیوتا اور مَیڈانا سے حفاظت اور اعانت کی درخواست کرتے ہین۔ اگر اُنکے خاص جادو ٹونے سے جو پشت با پشت سے چلا آتا ہے پریت اچھی طرح آڑ نجھو نہوے تو جسطرح روسی خطرے کے وقت صلیب کی علامت بناتے ہین اُسی طرح اُنھون نے اُس علامت کے اثر کی آزمائش کرنا شروع کی یہ سب باتین ہم لوگون کو تعجب انگیز معلوم ہونگی کیونکہ ہمکو ابتدائے عمر سے سکھایا گیا ہے کہ مذہب اور شے ہے اور سحر اور منتر شے دیگر ہے۔ اور دنیا کے کل مختلف مذہبون مین صرف ایک مذہب صحیح ہے اور باقی کل مذہب جھوٹے۔ مگر ہمکو یاد رکھنا چاہیے کہ اہل فن لینڈ کو بہت ہی مختلف قسم کی تعلیم ہوئی تھی۔ وہ مذہب اور جادو کے رسوم مین فرق نہین کرتے تھے۔ اور اُنکو کبھی یہ نہین سکھایا گیا کہ اور مذہب اُنکے مذہب سے کم سچے ہین۔ اُنکے لیے سب سے بہتر مذہب وہ ہے جسمین سب سے زیادہ موثر جادو ہو مگر اُنکے نزدیک اسکی کوئی وجہ نہین کہ جو مذہب اِسقدر موثر نہین ہین وہ اُس مذہب سے کیون نہ ملا دیے جائین۔ اُنکے دیوتا ایسے دیوتا نہین ہین جو حسد کرین اور نہ وہ استبداد کرتے ہین کہ خاص اُنھین کی پرستش کی جائے بجا ہے جو حالت ہو وہ اُن لوگون کو بہت نقصان نہین پہونچا سکتے جنھون نے اپنے کو زیادہ طاقتور دیوتاؤن کے سپرد کر دیا ہے اور اُنپر بھروسا رکھتے ہین۔

جو سادہ مزاج آدمی کسی غیر قوم کے عقیدے سے اپنے عقیدے کے لیے

کچھ انتخاب کرتے ہین وہ شرک اور مذہب سیحی کو خلط ملط کردیتے ہین مثلاً فصل بودردہین جو تقریبین ہوتی ہین اُنمین فرقہ شٹونداش دہقانی پہلے اپنے خاص دیوتاؤن کی پرستش کرتے ہین بعدازان سینٹ نکولس کی جو بڑے کمال ظاہر کرتے ہین اور رُوس کے دہقان اُنکو بڑا مقدس جانتے ہین اس دوہرے مذہب کو بعض اوقات فرقہ یُوم زبی تک مانتا ہے۔ یہ لوگ اُس طبقے کے آدمی ہین جو قدیمی اہل امریکا کے طبیبون کے سے ہوتے ہین۔ اِن موقعون پر اُنکی دعا بالکل روزمرہ کے الفاظ مین ہوتی ہے۔ ایک روسی نے جسنے اس دلچسپ قوم کی زبان اور رسوم پر بہت غور کیا ہے اِس دعا کا نمونہ یون لکھا ہے (ادہر دیکھیے اے نکولس پیر شاید میرا پڑوسی کم سن ایک ٹیل مجھے متہم کرتا ہوگا یا شاید اب آپکے روبرو متہم کرے۔ اگروہ ایسا کرے تو اُسکا اعتبار نہ کیجیے گا مین نے ہرگز کسی کی بُرائی نہین چاہی اور نہ مین نے کوئی بدی کی ہے اور نہ مین اُسکی بدی چاہتا ہون۔ وہ ایک نالائق مغرور اور یاوہ گو آدمی ہے۔ وہ اہل مین آپکی عزت نہین کرتا۔ اور صرف جو فروش و گندم نما ہے۔ مگر مین آپکو دل سے متبرک سمجھتا ہون۔ اور دیکھیے مین آپکے آگے ایک شمع رکھتا ہون) بعض اوقات ایسے امور واقع ہوتے ہین جنسے اِس سے بھی عجیب و غریب خلط مذہبی ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً ایک موقع پر ایک شخص نے سخت علالت کے دفعیے کے لیے ایک معزز خاتون پر سے ایک بچھڑا صدقے کردیا۔

گو رُوس کے دہقین پر اہل فن لینڈ کے عقاید کا کسی قدر اثر پہونچا تھا مگر روس کے عقائد آخر کار غالب آئے۔ اِسکا سبب بغیر اِسکے بھی ظاہر کیا جاسکتا ہے کہ عیسائی مذہب کو ہر قسم کے مذہب شرک پر ہمیشہ فضلیت حاصل ہوتی آئی ہے۔ اہل فن لینڈ مین پیری و مریدی کی کوئی رسم نہین تھی لہذا اُنھون نے کبھی نئے عقیدے سے مخالفت نہین کی۔ اِسکے برعکس روسیون کے پادریون کی حکومت نظم ملکی سے بالکل ملی ہوئی تھی۔ خاص خاص موضعون مین گرجا بنائے گئے تھے اور بعض افسران پولیٹیکل عیسائی کرنے کے کام مین افسران مشن کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اگر کوئی روسی اہل فن کی ضعیف الاعتقادی کا برتاؤ کرتا تو لوگ کچھ دن اُسکو ہدف طعن سنان لسانی بناتے۔ اِسکے برعکس اگر کوئی فن مذہب سیحی اختیار کرتا

تو اُس سے جسقدر باتین پیدا ہوتین سب اُسکے مفید مطلب ہوتین۔ رفتہ رفتہ بہت سے اہل فن لاعلمی مین عیسائی ہوگئے۔ افسران مشن اپنی خواہشون مین نہایت درجہ اعتدال رکھتے تھے۔ اُنکو یہ ضد نہ تھی کہ معاملات مذہبی کے عالم ہون۔ اُنکی صرف یہ خواہش تھی کہ جو شخص اُنکا مذہب قبول کرے وہ اصطباغ لے۔ چونکہ مذہب بدلنے والے مذہبی تقریبون کی روحانی علامتون کو نہین سمجھ سکتے تھے لہذا وہ عموماً کوئی مخالفت نہین کرتے تھے بشرطیکہ عیدائی کرنے کی رسم موسم گرما مین انجام دی جاتی اِس تقریب مین برف اور پانی مین عرصے تک رہنا پڑتا ہے۔ اُنکو اِسقدر کم تکلیف معلوم ہوتی تھی کہ بعض موقعون پر نئے مذہب بدلنے والون نے خواہش کی کہ تقریب مذکور کئی بار دُہرائی جائے جب وہ دیکھتے تھے کہ جو لوگ تبدل مذہب پر راضی ہوگئے ہین اُنکو کسی قدر انعام دیا جاتا ہے۔ خاص عذر مذہب مسیحی اختیار کرنے مین یہ تھا کہ کلیسائے یونانی نے یہ بیخ لگادی تھی کہ بڑے سخت روزے رکھے جائین مگر یہ دقت اِس قول سے دور ہوگئی تھی کہ سختی کے ساتھ روزے رکھنے کی اُنکو ضرورت نہین ہے۔ پہلے پہل بعض ضلاع مین یہ عام عقیدہ تھا کہ جو لوگ احکام کے مطابق روزے نہین رکھتے اُنکے حال سے پادری لوگون کو بت معجز نما مطلع کردیتے تھے مگر یہ مسئلہ رفتہ رفتہ تجربے سے مفقود ہوگیا۔ لیکن بعض عاقبت بین نو مریدون نے یہ تقدم بالحفظ کیا کہ جب اُنکو وہ گوشت کھانا ہوا جسکی ممانعت تھی تو بت معجز نما کا چہرہ دیوار کی طرف پھیر دیا کہ نہ دیکھیگا نہ چغلی کھائیگا۔

فرقہ ہاے فن لینڈ مین جو بتدریج تبدل مذہب واقع ہوا اُس سے نو مریدون کے دلون مین کوئی ایسا انقلاب نہین پیدا ہوا جس سے دماغی امور پر اثر پڑتا مگر امور دنیوی کو اِس سے البتہ فائدہ ہوا۔ اعتقاد کے ایک ہوجانے کا نتیجہ یہ نکلا کہ باہم شادی بیاہ ہونے لگا۔ اور باہمی ازدواج سے دونون قومون مین خلط ملط ہوگیا۔ اگر ہم فن لینڈ کے طرز کے کسی روسی گاؤن کا کسی تاتاری گاؤن سے جسکے باشندے مسلمان ہون باہم مقابلہ کرین تو اِس درجہ فرق نظر آئیگا کہ حیرت ہوگی۔ تاتاری گاؤن مین گو بہت سے روسی ہون تاہم دونون قومون مین خلط ملط نہین ہے۔ باہمی ربط و ضبط کا

مذہب بہت بڑا استدباب ہے۔ یوروپی رُوس کے مشرقی اور شمالی و مشرقی صوبون مین ایسے بہت سے گانؤن ہین جنکے باشندے کئی نسلون سے نصف تاتاری اور نصف روسی ہین مگر اب تک اُن دونون قومون کا باہم ایک ہونا شروع نہین ہوا تھا۔ ایک گوشے مین گرجا گھر ہے۔ دوسرے مین چھوٹی سی مسجد۔ کُل گانؤن ایک خاص جماعت یا فرقہ سمجھا جاتا ہے جسمین ایک مجلس دیہی ہوتی ہے اور ایک سرغنہ۔ اور دو مختلف فرقے ہوتے ہین اور ہر ایک کے خاص خاص رسوم اور خاص خاص طرز معاشرت ہین۔ ممکن ہے کہ تاتاری روسی زبان سیکھین مگر زبان سیکھنے سے وہ کچھ روسی نہین بنجاتے۔ تاہم یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ ان دو قومون مین باہم کسی مذہبی جوش دیوانگی کے سبب سے نفرت ہے۔ بلکہ اسکے برعکس وہ آپسمین بہت مِل جُل کے رہتے ہین کبھی روسی کبھی تاتاری کو گانؤن کا سرغنہ منتخب کرتے ہین اور مجلس دیہی مین امور متعلقہ موضع کی نسبت جو بحث کرتے ہین اُسمین مذہبی امور کا ذکر نہین کیا جاتا۔ مجھے ایک گانؤن یاد ہے جسمین اُن دونون کے درمیان باہمی محبت اور اختلاط بہت بڑھا ہوا تھا۔ عیسائیون نے قصد کیا کہ اپنے گرجا کی مرمت کرین اور مسلمانون نے اُنکو یہ مدد دی کہ اِس کام کے لیے لکڑی بھجوائی۔ اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگر گورنمنٹ کا اوسط درجے کا بھی انتظام ہو اور کسی مذہب کے درپے آزار یا جنبہ دار نہو تو مسلمان تاتاری اور عیسائی اِسلاوُنز باہم صلح کے ساتھ رہین۔

ایک تو خیالات مذہبی مین دیوانگی کا جوش نہین ہے۔ دوسرے اپنی اُمّت بڑھانے کا وہ جوش نہین ہے جس سے انسان دوسرے مذہب والون سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ اور اسکا سبب یہ ہے کہ اِن دہقانیون کے خیالات مذہبی انوکھے ہوتے ہین اُنکے دلون مین یہ بات جاگزین ہے کہ قومیت اور مذہب کو باہم اِسقدر تعلق ہے کہ دونون قریب قریب ایک ہین۔ روسی تو گویا خلقی عیسائی ہین اور تاتار مسلمان۔ اور گانؤن مین کبھی کوئی خواب مین بھی یہ خیال نہین کرتا کہ قدرتی امور مین کسی قسم کا خلل ڈالے اِس امر کی نسبت مجھسے اور ایک روسی دہقانی سے بڑی دلچسپ گفتگو ہوئی تھی جو کچھ دن تک تاتاریون مین ایک مرتبہ رہ چکا تھا۔ مین نے جو سوال کیا کہ تاتاری کس

قسم کے آدمی ہوتے ہین تو اُسنے اختصار کے ساتھ جواب دیا کہ اُنمین کوئی خاص بات نہین ہے اور جب مین نے اصرار کیا کہ مین اس سے زیادہ تشریح چاہتا ہون تو اُسنے تسلیم کیا کہ وہ بہت اچھے آدمی ہوتے ہین۔ مین نے پوچھا اُنکا مذہب کیسا ہے۔

فوراً جواب دیا کہ بہت خاصہ مذہب ہے۔ پوچھا کیا فرقۂ مُولُوکانی کے عقاید بھی عمدہ اور بہتر ہے۔

اُسنے جواب دیا بیشک مُولُوکانی کے مذہب سے بہتر ہے۔ اس انوکھی رائے سے جو استعجاب مجھے ہوا اُسکو مین نے مخفی رکھنے کی کوشش کی اور کہا تو کیا مُولُوکانی برے خراب آدمی ہوتے ہین۔

اُسنے کہا نہین نہین مُولُوکانی نیک اور ایمان دار ہوتے ہین۔ مین نے پوچھا تو پھر تم یہ کیون سمجھتے ہو کہ اُنکا مذہب مسلمانون کے مذہب سے اسقدر خراب ہے۔ جواب دیا کہ مین کیونکر آپسے بیان کرون۔ یہ کہکر دہقانی نے ذرا توقف کیا گویا اپنے خیالات کو جمع کر رہا تھا۔ بعد ازان ٹھہر ٹھہر کے کہنا شروع کیا کہ آپ دیکھیں کہ تاتاریون نے اپنا مذہب خدا سے پایا ہے جسطرح جسم کی رنگت پائی ہے مگر مُولُوکانی روسی ہین جنھون نے اپنے ہی دماغ سے مذہب ایجاد کیا ہے۔

اس عجیب و غریب جواب پر نکتہ چینی کرنا بیکار ہے چونکہ یہ کوشش کرنا کہ تاتاری اپنے جسم کی رنگت کو بدل دین فضول ہے لہذا یہ کوشش بھی فضول ہوگئی کہ وہ اپنا مذہب بدل دین۔ علاوہ برین ایسی کوشش کرنا جناب باری کے کارخانے مین دست اندازی بیجا کرنا ہے۔ کیونکہ دہقانیون کی راے مین خدا نے تاتاریون کو بعینہٖ اُسی طرح مذہب اسلام دیا جسطرح روسیون کو مذہب مسیحی دیا۔

افسرانِ روس بالکل اس انوکھے مسئلے کے مطابق تو کارروائی کرتے نہین ہین مگر اسکا اثر بھی بہت پڑتا ہے۔ شہنشاہ روس کی رعایاے اہل اسلام مین کوئی سرکاری مجلس مسیحی نہین قائم ہے۔ اور یہ اچھی بات ہے کیونکہ اگر ایسی مجلس ہو اور اُسکے ممبر مستعد اور سرگرم ہون تو اُس سے صرف یہ نتیجہ نکلے کہ دونون قومون کا کینۂ دیرینہ

اور بھی زیادہ ہوجائے اور پھر کوئی نومرید بھی نہو- تاتاری اہل فن لینڈ کی طرح بے سمجھے
بوجھے مذہب مسیحی نہین اختیار کرلیتے - انکا مذہب نرا جہل اور شرک نہین ہے - بلکہ انکے
مذہب مین بھی علم الٰہیات ہے - وہ موحد ہوتے ہین اور اپنے کو ویسا ہی پکا موحد
سمجھتے ہین جیسا عیسائی اپنے تئین سمجھتے ہین - اگر کسی تیز طبع آدمی سے جو اعلیٰ اصول
مذہبی سے ناواقف ہو اور ایک بھونڈی قسم کا شرک اسکا مذہب ہو گفتگو کیجیے گا
تو حضرت مسیح کی سوانح عمری اور تلقین کا دلچسپ اثر اُسپر آسانی ہوگا بشرطیکہ آپ اُس سے
واقف ہون اور اپنی واقفیت کو عمدہ طرز پر کام مین لائین - جن لوگون کی خلقت مین
شرک نہین ہے اُنکے دلون مین پہلے مذہبی امور سے دلچسپی اور ہمدردی ہوتی ہے اور
اُسکے بعد مذہب تبدیل کردیتے ہین - اِسی طرح اگر کسی مسلمان کے عیسائی کرنے کی کوشش
کیجیے گا تو آپکو فوراً معلوم ہوجائیگا کہ آپکی کوشش بیکار ہوئی - مذہب اِسلام مین علم الٰہیات
بھی ہے اور ایک پیغمبر بھی ہین - پس جو مذہب تم اُسکو سکھاتے ہو اُس سے وہ اپنا مذہب خاص
کیون بدلنے لگا - شاید وہ علانیہ یا کسی قدر مخفی طور پر تمپر ظاہر کردیگا کہ اُسکو تمھارے جہل پر
رحم آتا ہے - اور تعجب کرتا ہے کہ تمنے اِسقدر ترقی نہین کی کہ عیسائی مذہب ترک کرکے مشرف
بہ اِسلام ہوجاتے - تربیت یافتہ مسلمان کے نزدیک موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اپنے اپنے زمانے مین
بڑے پیغمبر گذر گئے ہین لہذا وہ عادی ہے کہ اُنکو تعظیم کے ساتھ یاد کرے - مگر اُسکو کامل
عقیدہ ہے کہ وہ دونون اپنے وقت مین چاہے جسقدر مقدس ہون مگر جناب رسالت مآبؐ
اُنسے بدرجہا بڑھ گئے - بعینہ اِسی طرح جسطرح ہمارا خیال ہے کہ مذہب یہود پر مذہب مسیحی فوق
لیگیا ہے - وہ اپنے اعلیٰ درجے کی علمیت پر مغرور ہوتا ہے اور تمکو ایک غیر مہذب مشرک
سمجھتا ہے اور عجب نہین کہ وہ آپسے یہ کہے کہ حضرت بندے کو تو جتنے کٹے اور پکے عیسائیون سے
سابقہ پڑا ہے سب کو اللہ کی عنایت سے تین خدا کا (معاذ اللہ) قائل پایا اور اِن تین
خداؤن پر بھی قناعت نہین اور بھی بہت سے ابرار اور صدیقون کے قائل ہین - آپ
لوگ بتون کو پوجتے ہین جنکو بت معجز نما کہتے ہین اور اپنے متبرک دنون مین شراب مین لنڈھاتے
ہین - آپ اُسکو لاکھ سمجھانے کی کوشش کیجیے کہ یہ بزرگ اور بت عیسائی مذہب کے کوئی

خاص جز و نہین ہین اور بادہ نوشی کی عادت کو مذہب سے کوئی تعلق نہین۔ گروہ ایک نہ مانیگا۔ اِن امور مین وہ آپسے کسی قدر اتفاق بھی کرے مگر تثلیث کا مسئلہ تو اُسکو ہمیشہ سنگ راہ ہی نظر آتا ہے۔ وہ کہیگا کہ تم عیسائیون کا پیغمبر بڑا پیغمبر تھا مگر تمنے اُسکو (معاذاللہ) خدا کا درجہ دیدیا اور اب تم کہتے ہو کہ وہ خدا کے مساوی ہے۔ خدا کرے کہ یہ کفر کی باتین ہمسے دور ہی رہین۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

مذہبی امور مین دخل نہ دینے کی حکمت عملی کا برتاؤ گورنمنٹ نے ہمیشہ نہین قائم رکھا۔ جب سولھوین صدی مین قازان فتح ہوچکا تو رُوس کے شاہنشاہون نے کوشش کی کہ نئی رعایا اسلام کو عیسائی کرلین۔ اسکے لیے جو ذریعے اختیار کیے گئے آئین تمدن اور تلقین دونون امور شامل تھے مگر ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ افسران پولیس بہ نسبت پادریون کے زیادہ کام کرتے تھے۔ اِس طرح پر کسی قدر تاتاری عیسائی کیے گئے مگر حکام کو مجبور ہو کر تسلیم کرنا پڑا کہ اِن نومریدون مین اب تک بہت سے تاتاری رسوم جاری ہین اور یہ شرم کی بات ہے۔ آنکو نہ عیسائی مذہب سے واقفیت ہے نہ اُسپر عقیدہ ہے جب پند و موعظت سے کام نہ نکلا تو گورنمنٹ نے اپنے افسرون کو حکم دیا کہ جو لوگ عیسائی ہوگئے ہین مگر مجتہد مذہب مسیحی کے نصائح کو نہین بجا لاتے آنکو قید کرین بیڑیان ہتھکڑیان پہنائین اور ایسی دھمکی دین کہ تاتاریون کے دلون سے اُنکے پُرانے خیالات دور ہو جائین۔ یہ سرگرمی کی تدبیرین بھی ویسی ہی غیر موثر نظر آئین جیسے روحانی وعظ و نصائح۔ اور ملکہ کیتھرائن ثانیہ نے ایک نیا طرز اختیار کیا جو اُسکے طرز تمدن کی بڑی خوبی ظاہر کرتا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ نومرید پڑھ لکھ نہین سکتے تھے۔ آنکو شاہنشاہی فرمان کے ذریعے سے حکم دیا گیا کہ ایک تحریری عہدنامے پر دستخط کردین کہ وہ اپنے کفر کی غلطیان یکقلم بھلا دینگے اور ملحدون سے بالکل ربط و ضبط ترک کرکے بڑے استقلال اور مضبوطی کے ساتھ عیسائی مذہب پر قائم ہونگے۔ حالانکہ وہ مذہب مسیحی کے مسائل سے ذرا بھی واقف نہ تھے۔ جن لوگون کو اب نومرید عیسائی تاتاری کہتے ہین وہ اب تک ویسے ہی برائے نام عیسائی ہین جیسے کہ وہ سولہ صدی مین تھے۔ وہ علانیہ طور پر مذہب اہل اسلام

اختیار نہین کر سکتے کیونکہ جو لوگ حسب ضابطہ عیسائی ہو گئے ہین وہ اُسکو ترک نہین کر سکتے۔ اور اگر ترک کرین تو مجموعۂ ضابطۂ فوجداری کے رو سے سخت سی سخت تکلیفین اور سزا برداشت کرین۔ اِس امر کی تصدیق مجھے ایک نیم سرکاری مضمون سے ہوئی تھی جو سنہ ۱۸۶۲ء مین طبع ہوا تھا۔ راقم مضمون لکھتا ہے کہ جو لوگ عیسائی ہو گئے تھے اُنکے لیے بڑی کوشش کی گئی کہ وہ اِس نئے مذہب پر قائم رہین۔ اِس طرز پر بیان کرنے مین ایک دلچسپ سادگی معلوم ہوتی ہے۔ جو مخفی سبب گول گول ظاہر کیا گیا ہے اُسکا دریافت ہونا مشکل نہین ہے۔ جب تک گورنمنٹ نے صرف یہ خواہش کی کہ اُن فرضی نو عیسائیون کا نام سرکاری رجسٹر مین عیسائیون کی فہرست مین درج کیا جائے تب تک سرکاری طور پر کوئی عیسائی نہین ہوا۔ مگر جیسے ہی اِن نو عیسائیون کے پکے عیسائی کرنے کی تدابیر سرگرمی کے ساتھ ہونے لگین ویسے ہی عداوت اور جوش دیوانگی کی آگ اہل اسلام کی آبادی مین بھڑکی اور جو لوگ عیسائی ہو گئے تھے اُنھون نے اِس سرکاری حکم سے مخالفت کی۔

یہ بات بلا خطر کہی جا سکتی ہے کہ عیسائی اسلام کو قبول نہین کر سکتے۔ اور پکے مسلمان عیسائی مذہب نہین اختیار کر سکتے۔ مگر اِن دونون مین چند فرقے یا فرقون کے حصے ہین جنسے پادریون کی کوششون اور اولوالعزمی کے لیے ایک بہت اچھا موقع ملتا ہے۔ اِس میدان مین تاتاریون نے روسیون سے زیادہ سرگرمی کا اظہار کیا ہے اور اُنکو اپنے رقیبون سے کسی قدر فایدے بھی زیادہ حاصل ہین۔ شمالی مشرقی رُوس کی قومین روسی زبان کی نسبت تاتاری زیادہ آسانی سے سمجھ سکتی ہین اور اُنکے مُلک کی حالت جغرافیہ اور اُنکا طرز معاشرت ایسا ہے کہ روسیون کی نسبت تاتاریون ہی سے زیادہ میل جول رہتا ہے۔ نتیجہ اسکا یہ ہے کہ کل مواضع شرمِش اور وُوہیکِس جو سرکاری طور پر متعلق کلیسائے یونانی ہین اُنکے باشندون نے علانیہ مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا۔ بعض بعض مشہور آدمی جو اسلام مین واپس آئے اُنکی یادگار مشہور مشہور گیتون کے ذریعے سے کی گئی۔ جوان و پیر دونون اُنکو گاتے ہین۔ اِسکے خلاف پکّے افسران مِشَن کوئی کارروائی نہین کرتے۔ گو مجموعۂ ضابطۂ فوجداری مین اُن لوگون کے خلاف بہت سخت سخت قوانین ہین

جو مذہب سے منحرف ہو جاتے ہین اور اِس سے زیادہ سخت اُنکے لیے ہین جو عیسائیون کو مسلمان ہونے کے باعث ہوتے ہین تاہم اِس قانون کا برتاؤ شاذ ہی کیا جاتا ہے۔ رُوسی چرچ مین پادری اور دنیادار دونون صلح کُل ہوتے ہین بشرطیکہ پولٹیکل امور کی بحث درپیش ہو۔ گانون کا پادری اُسی وقت عیسائی کے مسلمان ہو جانے کی جانب متوجہ ہوتا ہے جب اُس سے اُسکی سالانہ آمدنی مین کمی واقع ہوتی ہے۔ اور وہ نومسلم اس کمی کو آسانی سے دور کرسکتا ہے اِسطرح پر کہ کسی قدر سالانہ رقم دیا کرے۔ اگر یہ عاقبت اندیشی کیجائے تو کُل گانون کے گانون مسلمان ہو جائین اور اعلیٰ درجے کے افسران مشن کو اِس امر کی اطلاع بھی نہو۔ رُوس مین جو حد فاصل مذہب عیسائی اور اسلام کو جدا کرتی ہے جیسا کہ اور مذہبون مین ہے وہ کبھی تعلیم کی ترقی سے دور ہو جائیگی یا نہین اِسکی پیشین گوئی کرنے کی مین جُرأت نہین کرسکتا۔ مگر مین یہ ضرور کہونگا کہ اب تک اشاعت تعلیم نے تاتاریون پر زیادہ تر یہ اثر کیا کہ اُنکی آتش جوش مذہبی کو مشتعل کردیا۔ اگر ہم یہ بات یاد رکھین کہ تعلیم سے ہمیشہ تعصب پیدا ہوتا ہے اور تاتاریون کو بالکل مذہبی ہی تعلیم دیجاتی ہے تو ہمکو اِس امر سے متحیر نہونا چاہیے کہ تاتاریون کا مذہبی جوش جنون بعینہ اُنکی علمی قابلیت کے مطابق کم و بیش ہوگا۔

اگر تاتاری ناخواندہ ہو اور برائے نام علمیت نے اُسکو خراب کیا ہو اور اپنے مذہب کو صرف اِسقدر جانتا ہو کہ پیغمبر نے جو معمولی احکام مقرر کیے ہین اُنکو کافی طور سے بجالائے وہ کُل بنی نوع انسان کے ساتھ مہمان نوازی اور مہربانی اور صلح سے رہیگا۔ مگر عالِم تاتاری جسکو سکھایا گیا ہے کہ عیسائی کافر اور مشرک ہین اور اللہ کی نظرون مین قابل حقارت اور اُنکی قسمت مین لکھا ہے کہ ابدی سزا ملے ایسے تاتاری کو اُسی قدر تعصب اور جوش مذہبی ہوگا جسقدر ایک متعصب رُومن کیتھولک یا کال وینسٹ کو ہوتا ہے۔ اِس جوش مذہبی کے دیوانے اکثر مشرقی صوبون مین ملتے ہین مگر اُنکی تعداد کم ہے اور جمہور انام پر اُنکا رعب نہین ہے۔ مین اپنے تجربے سے تصدیق کرسکتا ہون کہ میرے تمام سفر مین میرے ساتھ اور کہین کے لوگ اِسقدر مہمان نوازی اور مہربانی سے پیش نہین آئے جیسا کہ ان مذہبی

سلمانان نِبشِ کیرِ زبیش آئے لیکن یہان بھی اہل اسلام نے روسی معاشرت اختیار کرنے سے مخالفت کی ہے۔

گو کا فرِفنِش فرقون مین اس قسم کا کوئی امر سدِّ باب نہین تھا تاہم جیسا کہ مین نے ذکر کیا ہے اُنمین روسی طرز معاشرت کی پختگی ہنوز دہلی درست۔ نہ صرف پورے گانوٗن کے گانوٗن بلکہ بہت سے پورے پورے اضلاع مین ابھی روسی معاشرت کا بہت ہی کم اثر ہوا ہے۔ اسمین کسی قدر سبب تو یہ ہے کہ وہ مقام واقع ہی اس طور پر ہین۔ جن ملکون کی زمین زرخیز نہین اور جنمین جہاز چلانے کے قابل دریا نہین ہین وہان شاذ ہی روسی بسے ہین بلکہ بسے ہی نہین۔ اسی سبب سے اہل فِن لَینڈ نے اپنی زبان اور عادت بالکل بدستور برقرار رکھی۔ اور جن اضلاع مین نوآبادی کرنے کی ترغیب زیادہ تر ہے اُنمین روسی آبادی بہت ہی کثیر ہے۔ اور فرقہ فِنِش کے لوگ کم کنسَرَ وِیٹِو ہین۔ یعنی خاص روسیون سے اُنکو اس قدر نفرت اور تعصب نہین ہے۔ تاہم یہ امر تسلیم کرنا چاہیے کہ صرف اس بیان سے بخوبی تشفی نہین ہوسکتی کہ وہ مقام واقع ہی اس طور پر ہوے ہین۔ اگر مختلف فرقے ایک ہی حالت مین ہون تو بھی غیر قوم کا اثر اُنپر مساوی طور پر نہین پڑسکتا۔ مثلاً فرقہ مَوَرڈوا بہ نسبت فرقہ شُوَواش کے کم کنسَرَوِیٹِو ہے۔ یہ مین نے اکثر دیکھا ہے۔ اور ایسے لوگون سے میرے اس عقیدے کی تصدیق بھی ہوئی ہے۔ جنکو غور و تعمق کرنے کے زیادہ موقع ملے ہین۔ بالفعل ہم اسکو چند مخفی قومی خصوصیتون پر محمول کرتے ہین۔ مگر کسی نہ کسی دن آئندہ تحقیقات اس سے زیادہ تشفی بخش باتین حاصل ہوسکتی ہین۔ مجھے اب بھی چند امور معلوم ہوگئے ہین جنسے اس امر کی نسبت زیادہ امور معلوم ہوتے ہین۔ شُوَواش کے ہان چند رسوم ہین جنسے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پیشتر اگر کھلے بندون مسلمان نہین تھے تو مذہب اسلام کا اثر اُنپر ضرور تھا۔ ہمین اس امر کے خیال کرنے کا کوئی سبب نہین ہے کہ مَوَرڈوا نے کبھی یہ عقیدہ نہین تسلیم کیا۔

مذہبی جوش دیوانگی کے مفقود ہونے سے اُن شمالی ملکون مین روسیون کے

آباد ہونے مین بڑی ہی آسانی ہوگئی اور دہقین رُوس کا مزاج چونکہ خاص کر صلح جو ہے لہٰذا اس سے بھی وہی نتیجہ نکلا۔ روسی دہقان اس کام کے لیے خاص کر موزون ہے کہ نوآبادی مین بہ صلح و امن زراعت کرے۔ غیر مہذب فرقون مین وہ نیک دل ہوتا ہے عرصے تک تکلیف کی برداشت کرسکتا ہے۔ میل جول رکھتا ہے اور اس قابل ہوتا ہے کہ انتہا سے زیادہ محنت کو برداشت کرے اور اُسکو خدا نے ایسی ہی حیرت انگیز قوت عطا کی ہے کہ وہ اتفاقات کے موافق اپنا مزاج بدل دے۔ ذاتی اور قومی افضلیت کے متکبرانہ خیال اور حکمرانی کی دلی خواہش جسکو انسان روک نہین سکتا اور جس سے اکثر اوقات آزادی کے دوست رکھنے والے اور قانون کی عزت کرنے والے اہل برطانیہ تک ستمگر ظالم ہوجاتے ہین جب اُنکو کسی کم طاقت قوم سے معاملہ پڑتا ہے یہ باتین روسی دہقان کے چال چلن سے منزلون دور ہین۔ اُسکی خواہش حکمرانی کی نہین ہے۔ اور نہ یہ خواہش ہے کہ دیسیون کو لکڑی کاٹنے والا یا پانی بھرنے والا بنائے۔ اُسکی کل خواہش یہ ہے کہ چند ایکڑ اراضی ہو جسکو وہ خود جوت سکے اور جب تک اُسکے پاس یہ زمین رہیگی تب تک وہ اپنے ہمسایون سے غالبًا مداخلت بیجا نہ کریگا۔ اگر ملک فن لینڈ کے وہ لوگ جو حال مین آباد ہوے ہین انگریزی سیکسن قوم کے ہوتے تو اُنھون نے دیسیون سے اراضی کا قبضہ کرلیا ہوتا۔ اور دیسیون کو کھیتون کے مزدور بنا لیتے۔ روسی جو نئے نئے آباد ہوے وہ اسی امر پر قانع ہوے کہ اپنے افعال و حرکات مین زیادہ حلم ظاہر کرین اور اپنی طرف سے تعدی نہ کرین۔ دیسی آبادی مین اُنھون نے صلح کے ساتھ بود و باش اختیار کی اور وہان کے باشندون کے ساتھ اُنسے جلد جلد ربط و ضبط بڑھتا جاتا ہے۔ بہت سے اضلاع مین ان برائے نام روسیون کی رگ و پے مین اِسلیونک خون کے عوض فن لینڈ والون کا خون زیادہ پیوست ہے۔

مگر اب یہ سوال ہوسکتا ہے کہ ان کل باتون کو ان لوگون سے کیا تعلق ہے جو نئی آبادی کے زمانۂ جہالت مین بسے تھے جسقدر مناسبت ان دونون کو ہے اُسقدر بادی النظر مین نہین معلوم ہوتی ہے۔ مجھے یقین ہوتا ہے کہ یہ برائے نام تبدل مقام اصل مین

ٹھیک ٹھیک نہ تھا کہ دفعتہً سب کے سب نے اپنا وطن چھوڑ دیا ہو بلکہ بتدریج تبدّل ہوتا گیا اسی طرح جسطرح شمالی رُوش مین تبدل واقع ہوا اور ہوتا جاتا ہے۔ ایک ہزار برس کا عرصہ ہوا کہ جو صوبہ آج کل یَارُوسلاف کے نام سے مشہور ہے اسمین اہل فن لَینڈ رہتے تھے اور اب اُسمین وہ لوگ رہتے ہین جنکو لوگ عموماً خاص اِسلَیوُونین تصور کرتے ہین لیکن یہ خیال کرنا کہ اِس ضلع کے اہل فن لَینڈ دور دوراز کے ملکون مین جا کر بسے جہان وہ اب پائے جاتے ہین بہت بڑی غلطی ہے۔ اصل مین وہ بیشتر تمام شمالی حصّۂ رُوش پر قابض تھے اور صوبۂ یارُوسلاف مین اِسلَیوُونین فرقے کے آگے بڑھنے سے وہ بھی انمین مل گئے۔ کسی قدر یہ کہا جا سکتا ہے کہ مغربی حصّے مین اِسلَیوُونین بھاگ گئے تھے کیونکہ اگلے وقتون مین وہ کُل شمالی جرمنی پر دریاے آلب تک قابض تھے۔ مگر سوال یہ ہے کہ اِس مقام پر بھاگ جانے کے کیا معنی۔ اِسکے صرف یہ معنی ہین کہ اِسلَیوُونین رفتہ رفتہ ٹیُوٹن ہو گئے۔ اور اِسطرح ٹیُوٹن مین ملے کہ اُس قوم کا نشان تک نہ رکھا۔ یہ سچ ہے کہ یُورَپ کے ایک حصّے پر بعض قومین اِس طور پر پھیلین جیسے اقوام جو پانی پھیلتی ہین۔ اور غالباً اُنھون نے کوشش کی کہ زمین کے اصلی قابضون کو نکال دین یا ہلاک کر ڈالین۔ خیر مَین اِس بحث کو اُسوقت تک چھوڑ دونگا جب تک جنوبی صوبون کا ذکر کرون۔

بابِ نوان

قصبے اور تجار

نووگورڈ۔ روسی قصبے۔ روس مین قصبون کی قلّت۔ میونسپل جلسون کے تاریخی حالات۔ طبقۂ امراے عظام قائم کرنے کی کوشش بیکار۔ سوداگر اور کاریگر قصبون کی کونسلین۔ ایک امیر سوداگر۔ اسکا مکان۔ اسکا شوق نمایش اسکے خیالات طبقۂ امراے کرام کے نسبت۔ سرکاری تمغے۔ سوداگرون کی بے ایمانی اور جہالت۔ علامات تبدل حالت۔

روس کے دیہاتون مین گرمی اور سردی کے دنون مین زندگی بسر کرنا بڑی فرحت بخشتا ہے۔ مگر ان دونون فصلون کے درمیان مین کئی ہفتون کا جو زمانہ ہوتا ہے اسمین مینہ اور کیچڑ سے دیہات کے مکان بدتر از زندان ہو جاتے ہین۔ اس کم بخت قیدخانے سے بچنے کے لیے مین نے ٹھان لی کہ اوائل اکتوبر مین آئیونونگا کو چھوڑ دون۔ آیندہ چند ماہ کے لیے مین نے قصبۂ نووگورڈ کو اپنا صدر مقام منتخب کیا۔

اس انتخاب کے کئی اسباب تھے مین نے سینٹ پیٹرسبرگ یا ماسکو جانا نہین پسند کیا۔ کیونکہ مین نے دور اندیشی کی کہ ان دونون شہرون مین میرے پڑھنے مین بیشک خلل پڑیگا۔ دیہات مین ایسے لوگون کے ساتھ ملنے جلنے کا مجھے زیادہ اتفاق ہوگا جو السنۂ مغربی مین سے کسی زبان کو صفائی کے ساتھ نہین بول سکتے اور دیہات کے طرز تمدن مطالعہ کرنے کا کہین بہتر موقع ملیگا۔ کل بڑے بڑے شہرون مین نووگورڈ سب سے قریب تھا اور اکثر باتون مین سب سے زیادہ دلچسپ۔ اسکی تاریخ عجیب و غریب تھی سینٹ پیٹرسبرگ بلکہ ماسکو تک کی تاریخ سے پرانی۔ اور اسمین اب تک بہت سی متبرک تاریخی یادگار ہین۔ گو اب درجۂ سوم کا قصبہ ہے اور پیشتر کی سی رونق اب کہان تاہم اب تک اسمین اٹھارہ ہزار

آدمیون کی آبادی ہے اور جس ضلع مین وہ واقع ہے وہ مرکز دائرہ تمدن ہے ۔
سینٹ پیٹرسبرگ سے قریب اسّی میل کے فاصلے پر ناسکو کی ریل دریاے والکھاف پر سے جاتی ہے اسکا دھارا تیز ہے اور اسمین دلدل بھی ہے ۔ اور جھیل اِلمن کو جھیل لیڈوگا سے یہ دریا ملاتا ہے ۔ نقطۂ تقاطع پر مین ایک چھوٹے سے جہاز دودی پر سوار ہوا ۔ اور قریب پچاس میل کے دریا مین گیا ۔ اس سفر مین تکان بہت ہوتا ہے کیونکہ یہ ملک ہموار ہے اور بالکل ایک حالت پر ۔ اور دودی جہاز ایک گھنٹے مین نو میل سے زیادہ نہین جاسکتا تھا ۔ غروب آفتاب کے وقت نووگورڈ خط تحتانی مین نظر آیا ۔ ہلکی ہلکی شفق مین اسطرح دیکھنے سے قصبہ واقعی ایک مرقع بہار نظر آتا ہے ۔ دریا کے مغربی کنارے پر کرِملن واقع ہے ۔ یہ ایک یون ہی سا اونچا تختہ زمین کا ہے جسکے اردگرد اونچی اونچی اینٹ کی دیوارین ہین اور اُنپر گرجا کے رنگین رنگین منار بہت بلند نظر آتے ہین ۔ دوسرے کنارے پر قصبے کا بڑا حصہ واقع ہے جسکا خط افق گرجاؤن کے بہت سے منارون سے جن کی شکل سیب کی سی ہوتی ہے اور ہری ہری چھتون سے جو جابجا خوشنمائی کے ساتھ نظر آتی ہین شکستہ نظر آتا ہے جابجا کسیقدر سبزے کے نظر آنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ باغ بھی ہین کرملن اور دوسرے کنارۂ دریا کے قصبے کے درمیان مین پتھر کا ایک پُل ہے جو ایک اونچی لکڑی کے پُل سے آدھا چھپا رہتا ہے جو پُرانے پُل کے عوض کام دیتا ہے یا یون کہین کہ کام دیتا تھا بہت آدمیون نے پیشین گوئی کی تھی کہ یہ پُل آیندہ ہمیشہ کے لیے بنا دیا جائے گا کیونکہ اُس سے اُن افسرون کو بہت اچھی آمدنی تھی جن کے تعلق اُسکی خدمت تھی ۔ واللہ اعلم یہ پیشین گوئی پوری ہوئی یا نہین ۔

جو لوگ چاہتے ہین کہ تماشا گاہون کی رنگ آمیزی اور تھیٹرون کی اِسٹیج کی آراستگی سے جو مغالطہ ہوتا ہے اُسکے لطف اُٹھائین اُن کو لازم ہے کہ تماشا گاہونکی پشت پر نہ جائین ورنہ پردے کی اوٹ پہاڑ ۔ وہان کچھ نہ نظر آئیگا ۔ (اِسٹیج اُس اونچی جگہ کو کہتے ہین جسپر تھیٹر ہوتا ہے) اسی طرح پر جو شخص چاہتا ہے کہ اس مغالطے مین پڑا رہے کہ رُوس کے قصبے مرقع بہار ہین تو اُسکو لازم ہے کہ کبھی اُنمین قدم نہ رکھے ۔ بلکہ فاصلے ہی سے دیکھنے پر

قناعت کرے۔ سڑکون پر سیر کرنے سے یہ مغالطہ بیشک دور ہو جاتا ہے اور یہ مثل صادق آتی ہے کہ دور کے ڈھول سُہانے۔

باہر سے دیکھنے مین روسی قصبے چاہے کیسے ہی پُر بہار نظر آئین لیکن اگر غور سے دیکھے جائین تو معلوم ہو جائے کہ قصبے کا ہے کو ہین گانؤن ہین۔ گو بالکل گانؤن کے سے نہون مگر اسمین شک ہی نہین کہ قصبون کے گرد و نواح کے سے معلوم ہوتے ہین سڑکین سیدھی اور چوڑی ہوتی ہین۔ کھرنجا یا تو بہت ہی نکما ہوتا ہے یا بالکل ہوتا ہی نہین مکانات لکڑی یا پتھر کے بنے ہوتے ہین۔ عموماً یک منزلے ہوتے ہین اور ایک دوسرے سے کشادہ کشادہ صحن سے جدا ہوتے ہین اُنمین سے اکثر ایسے ہین جنمین بازار کی طرف برآمدے کا رخ پسندیدہ نہین سمجھا جاتا۔ عام خیال یہ ہے کہ روسا ے شہر مین سے اکثر ایسے صاحب ہین جو دیہات سے آئے ہین اور اپنے ساتھ ہی دیہاتی طرز عمارات بھی لائے ہین۔ ایسی دکانین شاذ بلکہ بنی ہی نہین جنمین کھڑکیون مین اسباب سوداگری طرز سے چُنا ہوا ہو تاکہ رہرو ون کو خریداری کی رغبت دلائے۔ اگر خریداری کی آپکو خواہش ہے تو بڑے بازار جانا چاہیے جسمین دکانون کی لمبی لمبی اور موزون قطارین نیچی چھتون کی ہین۔ اور گوداموں اور ذخیرون مین دُھندلی روشنی ہوتی ہے اور سامنے کے رخ ستونون کی قطار۔ اسی مقام پر سوداگر زیادہ جمع ہوتے ہین۔ مگر اسمین وہ رونق اور چہل پہل نہین ظاہر ہوتی جسکے ہم سوداگری حلقے مین دیکھنے کے عادی ہین۔ دکاندار اپنے دروازے پر کھڑے ہوتے ہین یا بہت ہی قریب۔ یا خریدارون کی تلاش مین گھوما کرتے ہین۔ چونکہ خریدارون کا قحط ہے لہذا مجھے کہنا چاہیے کہ جب کبھی بکری ہوتی ہے تو فائدہ بہت کثیر ہوتا ہوگا۔ قصبے کے اور حصون مین اور بھی زیادہ ترسناٹا اور سستی نظر آتی ہے۔ بڑے میدان مین یعنی خاص تفریح کے مقام مین جہان لوگ جمع ہوتے ہین گائین اور گھوڑے باطمینان چرتے ہوئے نظر آتے ہین بشرطیکہ لوگون کی خوش نصیبی سے وہان ایسا کوئی مقام ہو۔ معقول۔ کجا تفریح کا مقام اور کجا بیل اور گھوڑون کی چراگاہ۔ انکے دفع کرنے کا نہ باشندون کے دلون مین خیال آتا ہے نہ اہل پولیس کے۔ شب کو

بازارون مین روشنی بالکل ہوتی ہی نہین - صرف چند تیل کے لمپ مہیا کیے جاتے ہین جن سے اور فائدہ تو بجز صرف یہ البتہ ہوتا ہے کہ تاریکی اور زیادہ نمودار ہو جاتی ہے - پس عاقبت اندیش باشندے دیر کرکے گھر واپس جانے کے وقت اکثر اپنے ساتھ لالٹین لیجاتے ہین - چند سال گذرے ماسکو کے ایک معزز وکیل نے اس تجویز سے مخالفت کی کہ شہر مین گیس کی روشنی کیجائے اور یہ دلیل پیش کی کہ جو لوگ رات کو باہر جانا چاہتے ہین اُنکو لازم ہے کہ اپنے ساتھ اپنے لمپ لیجائین - اس سے مخالفت کی گئی - اور ماسکو مین گیس کے لمپون کی روشنی کی گئی - مگر اس دار السلطنت قدیم کی تقلید قصبات مین ابھی کم ہوتی ہے - ہان سینٹ پیٹرسبرگ اور ماسکو مین البتہ گیس کی روشنی ہے مگر ان شہرون کو بالفعل ذرا بھلا دینا چاہیے کیونکہ ان مین اور اُن قصبون مین بہت ہی فرق ہے - اصلی روسی قصبون مین جنمین ماسکو بھی شامل ہے ابھی نیم دیہاتی طرز باقی ہے یا یون کہین کہ اُنکی ایسی صورت ہے جیسے کسی بڑے شہر کے آس پاس کے گانون کی ہوتی ہے جو حکام میونسپل کے حد اختیار سے باہر ہین -

رُوس مین قصبون کی قلت اُسقدر زیادہ نہین ہے جسقدر اُنکا دیہاتی پن زیادہ ہے - مین اس لفظ کو اس مقام پر اُس کے عام معنون مین استعمال کرتا ہون نہ کہ سرکاری معنون مین سرکاری زبان مین قصبہ عبارت ہے بہت سے مکانات سے جسمین تحصیل یا تھانہ وغیرہ ہوتا ہے اور اسی سبب سے یہ لفظ بعض اوقات چھوٹے چھوٹے گانون کے لیے بھی مستعمل ہوتا ہے - لہذا ہم سرکاری فہرست قصبات سے بحث نہ رکھین گے اور آبادی کے نقشجات کی جانب مخاطب ہونگے - لوگونکی راے عموماً یہ ہوگی کہ قصبہ اُس مقام کو کہنا چاہیے جسمین کم سے کم دس ہزار آدمی تو ہون اب اگر ہم اس تخمینے اور اندازے کے مطابق دیکھین اور نظر غور و تامل اس مسئلے پر ڈالین تو ہمکو اچھی طرح معلوم ہو جائیگا کہ کل یورپی رُوس مین باستثناے فن لینڈ و صوبجات بالٹک - لیتھوانیا - پولینڈ - کوہ قاف کے صرف ایک سو ستائیس قصبے ہین - انمین صرف پچیس قصبونمین پچیس ہزار آدمیون سے زیادہ کی آبادی ہے اور صرف گیارہ قصبون مین

پچاس ہزار آدمیون سے زیادہ کی آبادی ہے*۔

ان باتون سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ رُوس مین بمقابلہ مغربی یوُرپ شہر کم آباد ہین گانوَن زیادہ ہین مشرق کیجانب رُوس کی کوئی قدرتی سرحد کبھی نہ تھی بلکہ ہمیشہ ایک زرخیز اور غیر مزروعہ زمین کا ایک میدان فراخ تھا جس کے دیکھنے سے جی للچاتا ہے کہ یہین کھیتی کرے اور یہین رہیے تو سبحان اللہ۔ اور دہاقین نے ہمیشہ یہ میلان طبع ظاہر کیا کہ وہ اس مقام سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے مستعد ہین۔ اپنے ابتدائی طرز زراعت کی ترقی کرنے کے عوض جسکے لیے بہت بڑے رقبے کی ضرورت ہوتی ہے اور زمین بہت جلد لے لی جاتی ہے انکو ہمیشہ یہ امر زیادہ فائدہ بخش اور آسان معلوم ہوا کہ وہ جلا وطن ہوکر مشرق کی جانب کی نئی اراضی پر قبضہ کرلین۔ اس طرح پر ملک ہمیشہ بڑھتا گیا کبھی گورنمنٹ کی مدد سے اور کبھی بلا مدد سرکار اور اب خلیج بہرنگ اور کوہ ہماچل کے شمالی سلسلہ کوہستان تک پہونچ گیا ہے۔ دریاے نیپیر کے مخزن کے اردگرد جو چھوٹا سا ضلع واقع ہے وہ بڑھتے بڑھتے ایک سلطنت عظیم بن گیا جو فرانس کا چالیس گنا ہے۔ اور اس کل رقبہ عظیم مین صرف آٹھ کرور آدمی کی آبادی ہے گو روسی قوم مین ترقی نسل زیادہ ہے مگر ترقی آبادی بمقابلہ ترقی اراضی زیادہ نہین ہوئی لہذا ملک مین ابھی تک آبادی بہت ہی کم ہے۔ اگر ہم یوُرپی رُوس کو بہیئت مجموعی دیکھین تو ہمکو معلوم ہوگا کہ آبادی صرف چودہ فی مربع ورسٹ ہے۔ اب سنیے کہ برطانیہ اعظم مین اسی قدر رقبے مین تقریبًا ایک سو چودہ آبادی ہے۔ سب سے زیادہ گھنی آبادی تک مین صرف تقریبًا پینتالیس فی مربع ورسٹ ہے۔ جن لوگون کے پاس زمین اس افراط سے ہو اور جو زراعت سے اپنی پرورش کرسکتے ہین وہ غالبًا حرفت کی طرف مخاطب نہونگے اور نہ قصبون مین

*سینٹ پیٹرسبرگ کی آبادی	۶۶۸۰۰۰	کیف	۷۱۰۰۰
ماسکو	۶۰۲۰۰۰	نکولییف	۶۸۰۰۰
اڈسہ	۱۲۱۰۰۰	خارکوف	۶۰۰۰۰
کشنیف	۱۰۴۰۰۰	تولا	۵۸۰۰۰
سراطوف	۹۳۰۰۰	بردیچیف	۵۲۰۰۰
قازان	۹۷۰۰۰		

سکونت پذیر ہو گئے۔

دوسرا سبب جو قصبے بننے کا مانع ہوا غلامان خانہ زاد کی رسم تھی اس غلامی نے اور اس طرز تمدن نے جسکا وہ حصہ تھا آبادی کی قدرتی حس و حرکت کو بیکار کر دیا۔ امرا اسکے عادی تھے کہ اپنی جاگیرون پر بسر کرین اور اپنے غلامون کے ایک حصے کو سکھاتے تھے کہ جس شے کی انکو ضرورت ہو قریب قریب ہر شے مہیا کر دین مگر جو دہاقین قصبے مین بحیثیت کاریگر آباد ہوتا چاہین وہ آزادی کے ساتھ ایسا نہین کر سکتے تھے کیونکہ وہ اراضی سے متعلق تھے لہذا دیہاتون مین عجیب عجیب قسم کی صنعتین ہونے لگین جن کا مین نے اوپر ذکر کیا ہے

روسی قصبون کے کم وقعت ہونے کا حال اسباب متذکرۂ بالا سے سمجھ مین آگیا ہوگا ترقی اراضی ترقی حرفت کی مانع ہوئی۔ اور جو کسیقدر صنعت تھی بھی وہ بھی اس سے جاتی رہی کہ غلامان خانہ زاد قصبون مین نہین آتے تھے مگر یہ وجوہ ظاہرا غیر مکمل نظر آتے ہین۔ وسط یورپ مین بھی زمانۂ تاریکی مین یہی اسباب موجود تھے۔ اور باوجود اس ہمہ شہرون کی رونق کو خوب ترقی ہو گئی اور جرمنی کی سوشل اور پولٹکل تاریخ مین وہ ترقی بخوبی تمام مشہور رہوئی۔ ان شہرون مین سوداگر اور کاریگر رہتے تھے جنکا ایک نیا اور علیحدہ سوشل طبقہ بن گیا تھا جس سے ایک جانب امرا اور دوسری جانب گرد و نواح کے دہاقین سے پیشے اور خاص خاص اغراض شباہت اور دماغی قوت اور خاص خاص اخلاقی امور مین فرق تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ وسط یورپ کی طرح روس مین بھی بڑے بڑے قصبے اور اس قسم کا طبقۂ روسا کیون نہ قائم ہوا۔ وسط یورپ مین بھی تو وہی دونون اسباب موجود تھے۔

اس مسئلے پر بخوبی بحث کرنے کے لیے یہ امر ضروری ہے کہ تاریخ کے بعض ان امور پر جن پر بحث ہو چکی ہے پھر بحث کرین جسقدر صحیح امر مجھے معلوم ہوا ہے اسکو مین یہان بیان کرونگا۔

وسط یورپ مین زمانۂ جہالت مین مختلف پولٹکل فرقون کے درمیان جو جز و سوسائٹی تھے برابر جنگ رہتی تھی اور بڑے بڑے قصبے کسیقدر اسی جھگڑے کے سبب سے قائم ہو گئے تھے۔ یہ قصبے چاہے جس طور پر ابتدا ابتدا مین بنے ہون مگر اسمین شک نہین

کہ وہ پادریون اور مالکان اراضی اور فرمانروا ے ملک ان سب کی باہمی رعایت سے ترقی پاتے
اور قائم رہتے تھے۔ اور جو لوگ تجارت یا صنعت سے بسر کرنا چاہتے تھے وہ انمین مجبور
ہو کر بستے تھے تاکہ جو حفاظت اور آزادی اُن سے حاصل ہوتی ہے اُسکے لطف اُٹھائین
رُوس مین اس قسم کا پولیٹکل جھگڑا کبھی نہین ہوا سولہ صدی مین جو مانسکو کے شہزادگان عظام
نے تاتاریون کی اطاعت سے کنارہ کشی کی اور کل رُوس کے شہنشاہ بن بیٹھے پس اُنکی طاقت
کا کوئی مقابلہ نکر سکا اور نہ اُن سے کوئی لڑ سکا۔ چونکہ صرف وہی وہ حکمران تھے لہذا اُنھون نے
ملک کا اُس طرح انتظام کیا جیسا وہ مناسب سمجھے۔ پہلے پہل اُنکی حکمت عملی ترقی قصبجات کے
مفید مطلب تھی۔ جب اُنکو معلوم ہوا کہ تجارتی اور صنعتی طبقے مالگزاری کے زرخیز وسائل ہوسکتے
ہین تو اُنھون نے طبقہ ہاے مذکور کو دہاقین کے طبقے سے جدا کر دیا۔ اور اُنکو سوداگری کرنیکا
استحقاق اس طرح پر دیا کہ اُنکے سوا کوئی اور طبقہ تجارت نہین کر سکتا تھا۔ اور طبقون کو اجازت
نہین دی کہ اُن سے رقابت کا مقابلہ کر سکین اور مالکان اراضی کی ماتحتی سے اُنکو آزاد کر دیا۔
اگر وہ اس حکمت عملی کو ہوشیاری اور بخردی سے انجام دیتے تو ایک دولتمند طبقہ رؤسا بن جاتا۔
مگر اُنھون نے بالکل ایشیائی پست ہمتی اور ناعاقبت اندیشی کے ساتھ کارروائی کی لہذا مراددلی
بر نہ آئی جلب منفعت ذاتی نے ایسا چوندھیا دیا کہ اپنے محکومون کی بہبودی کو بھول گئے اور بہت
سنگین ٹکس باندھ دیے۔ اور رعایاے شہر کے ساتھ اس طرح پیش آنے لگے جسطرح غلامان
خانہ زاد کے ساتھ پیش آتے تھے جو سوداگر زیادہ دولتمند تھے اُنکو مجبور کیا کہ پرمٹ مین نوکری
کرین۔ اور اکثر اُنکے مقامات بود و باش سے دور و دراز فاصلے پر اُنکو بھیج دیا کاریگر سالانہ ماسکو
مین طلب کیے جاتے تھے کہ بلا اجرت زار کی خدمت انجام دین۔ اسکے علاوہ ٹکس کا
طریقہ فی نفسہ ناقص تھا۔ اور لوکل تمدن کے ممبر جنکو تنخواہ نہین ملتی تھی اور عملی طور پر حکومت سے
آزاد تھے وہ وصول ٹکس مین بیرحمی کرتے تھے۔ خلاصہ یہ کہ زار اپنی طاقت کو اسقدر بھونڈے
طرز پر اور بے توجہی سے کام مین لاتے تھے کہ اہل تجارت و صنعت بعوض اسکے کہ
قصبون مین امن و امان حاصل کرنے کے لیے بھاگ جائین اور وہان جاکر بہ فراغت
چین و آرام سے سکونت پذیر ہون خود قصبون ہی سے بھاگتے تھے تاکہ جبر و تعدی سے

محفوظ رہین۔آخر کار قصبون سے لوگ اس کثرت سے جلا وطن ہونے لگے کہ یہ امر ضروری سمجھا گیا کہ اُنکو تمدنی اور قانونی تدابیر سے روکین۔اور شہر کی آبادی قانوناً قصبون مین درج کی گئی جس طرح دیہات کی آبادی زمین کے متعلق کی گئی تھی۔جو لوگ بھاگ گئے تھے وہ بحیثیت مفرور واپس لائے گئے۔اور جن لوگون نے بار دوم مفرور ہونے کی کوشش کی اُنکو حکم دیا گیا کہ کوڑے پڑین اور سیبیریا کو جلا وطن ہون۔

گذشتہ صدی کے اوائل مین قصبون اور شہر کی آبادی کی تاریخ مین ایک نیا زمانہ شروع ہوا۔پیٹر اعظم نے اپنے سفر مغربی یورپ مین غور کیا کہ قومی ثروت اور کامیابی خاص کر اولوالعزم اور تربیت یافتہ متوسط طبقون پر منحصر ہے۔اور اُنھون نے اپنے خاص ملک کے افلاس کو اس پر محمول کیا کہ وہان شہرون مین روسا کا طبقہ مفقود تھا۔سوچے کہ کیا ایسا طبقہ رُوس مین بن سکتا ہے۔اور پھر یہ رائے قائم کی کہ ہان ایسا طبقہ روس مین بن سکتا ہے۔لہذا کوشش کی کہ سیدھے سادے اور ایمانداری کے طریقے سے طبقۂ مذکور بنا یا جائے۔اُنھون نے فوراً اپنے ملک مین ممالک غیر کے کاریگرون کو بُلوایا۔اور ممالک غیر کے سوداگرون کو اجازت دی کہ رُوس کی رعایا سے تجارت کرین۔نوجوان روسیون کو غیر ملکون مین بھیجا کہ مفید مفید ہنر سیکھین۔اور کوشش کی گئی کہ روسی کام کرنے کے قابل ہون اور اسکے لیے کتب السنۂ اجنبیہ کا ترجمہ کیا گیا اور مدارس قائم ہوے۔ہر قسم کی تجارت کو ترقی دی گئی۔اور صناعی کے مختلف کارخانجات فائدہ بخش قائم کیے گئے۔اسکے ساتھ قصبون کے تمدن کو بخوبی تمام ترقی دی گئی۔اور پرانے آزاد قصبجات جرمنی کے طرز پر انتظام عمل مین آیا۔پرانے طرز تمدن کے عوض جس سے گنوارپن کی بو آتی تھی جرمنی کا میونسپل طرز تمدن جاری کیا گیا۔آہین مجسٹریٹ تھے اور قصبون کی کونسلین اور عدالتین اور تجارتی سوسائٹیان اور تجارت کی متحدہ مجلسین اور ترقی تجارت وصنعت اور تعمیر شفاخانجات اور حفظان صحت کی پیش بندی اور مدرسے قائم کرنے اور عدالتون کے ذریعہ سے داد دینے اور پولیس کے انتظام وغیرہ امور کی نسبت بے شمار فہرستون کے ذریعہ سے ہدایت کی گئی تھی۔

ملکہ کیتھرائن ثانیہ بھی اسی ڈھرے پر چلین۔اگرچہ صنعت اور تجارت کی ترقی اُسکے

عہد مین کم ہوئی تاہم وضع قوانین اور بڑے بڑے فصیح و بلیغ فرمانون کے نفاذ مین البتہ زیادہ ترقی ہوئی۔ مطالعۂ کتب تاریخی نے اُسکو یہ سکھایا تھا جیسا کہ اُسنے اپنے ایک فرمان مین ظاہر کیا ہے کہ زمان سلف سے ہم ہر مقام پر دیکھتے ہین کہ جو لوگ قصبون کی طرح ڈالتے ہین اُنکی یادگار کو لوگ اُسیقدر آسمان پر چڑھا دیتے ہین جسقدر واضعان قوانین کی یادگار کو۔ اور ہم دیکھتے ہین کہ جو بہادر لوگ فتوحات کے لیے مشہور تھے وہ امید کرتے تھے کہ قصبون کی تعمیر سے اُنکے نام زندۂ جاوید ہو جائینگے۔ چونکہ اُسکی خاص آرزو زندگی مین یہ تھی کہ اُسکا نام بھی زندۂ جاوید ہو جاے لہذا اُسنے تاریخی نظیرون کے مطابق کارروائی کی اور تیئیس برس کے زمانۂ قلیل ہی مین دوسو سولہ قصبے تعمیر کیے۔ ظاہرا یہ کار نمایان معلوم ہوتا ہے مگر اُسکے حوصلے کو اُس سے تشفی نہین ہوئی۔ وہ صرف مطالعۂ تاریخ ہی مین برق نہ تھی بلکہ اپنے عہد کے فلاسفۂ ملکی کو بھی بڑی سرگرمی سے پسند کرتی تھی۔ اس فلاسفہ کو اعلیٰ ترین طبقۂ امرا قائم کرنے کی طرف بڑی ہی توجہ تھی جسنے فرانس مین ایک بہت بڑی پولٹکل عزت حاصل کی تھی کیتھرائن کا خیال تھا کہ چونکہ فرانس کے طرز پر ایک طبقۂ امرا اُسنے بنا لیا تھا لہذا وہ اعلیٰ ترین امرا کا طبقہ بھی قائم کر سکتی تھی۔ اس غرض سے اُسنے اس میونسپل انتظام مدنی کو بدل دیا جو اُسکے پیشتر کے تاجدار نے قائم کیا تھا اور کُل قصبون کو شاہنشاہی چارٹر یعنے عہدنامہ عطا فرمایا۔ یہ عہدنامہ موجودہ عہد حکومت تک بلا تبدل خاص بدستور برقرار رہا۔

یہ کوششین جو ایک دولتمند اور ذکی الطبع فرقۂ امراے عظام قائم کرنے کے لیے کی گئین اُنہین کچھ ایسی بڑی کامیابی نہین ہوئی۔ اُنکا اثر طرز معاشرت کی نسبت سرکاری کاغذات مین ہمیشہ زیادہ ظاہر ہوتا رہا۔ آبادی کا بہت بڑا حصہ غلامی کی حالت مین رہا اور اراضی سے اُنکو برابر تعلق رہا۔ اور امرا جو کسیقدر تربیت یافتہ تھے اُن سے فوجی اور سول خدمات لی جاتی تھین جو لوگ غیر ممالک مین مفید مفید ہنر سیکھنے کے لیے بھیجے گئے تھے اُنھون نے براے نام سیکھا اور جو واقفیت اُنھون نے حاصل کی اُس سے عملاً کوئی کام نہین نکلا۔ جب اپنے وطن کو واپس آئے تو ملک کی ناشوشتہ حالت کے اثر نے اُن پر بھی رنگ جما لیا اور کاہلی نے دامن پکڑا۔ قصبون کے بنانے کا نتیجہ بھی عملی طور پر براے نام نکلا۔ سرکاری معنون مین تو متعدد قصبون کا بنانا

امر آسان تھا گانون کو قصبے کی حیثیت دینے کے لیے صرف یہ امر ضروری تھا کہ ایک ضلع کی عدالت کے لیے ایک اِزبا یعنے لکڑی کا مکان بنایا جاے اور ایک پُولیس کے دفتر کے لیے تیسرا جیلخانے کے لیے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ایک معینہ دن کوئی گورنمنٹ افسر صوبے کی دارالسلطنت سے آتا تھا اور جو افسر نو تعمیر یا نئی مرمت کیے ہوے مکان مین بجا آوری خدمات کے واسطے مقرر ہونے کو تھے انکو جمع کرتا تھا۔ پادری کو حکم ہوتا تھا کہ سیدھی سادی مذہبی تقریب ادا کرے اور حسب ضابطہ ایک ایکٹ لکھا جاتا تھا۔ اور بعد ازان اعلان کیا جاتا تھا کہ قصبہ اب کھولا گیا۔ اس سب کارروائی مین کوئی امر مشکل نہ تھا مگر یہان وہان کے باشندون کے دلون مین تجارت اور صناعی کی اولوالعزمی کا جوش پیدا کرنا چندان آسان نہ تھا فرمان شاہنشاہی کے ذریعہ سے یہ بات نہین حاصل ہوسکتی تھی۔ نئے قائم کیے ہوے مُیونسپل انتظام کی ترقی دینے کے لیے جو ممالک غیر سے لیے گئے تھے اور جنھنے لوگون کی عادات اور تاریخی حالات مین جڑ نہین پکڑی تھی ویسا ہی مشکل امر تھا مغرب مین یہ کارخانجات انتظامی بتدریج شایع ہوے تھے اور کئی صدی کے عرصے مین۔ تاکہ اصلی خواہشین عملی طور پر پوری ہون جنکی اشد ضرورت تھی۔ رُوس مین وہ اسلیے اختیار کیے گئے تھے کہ جو خواہشین لوگون کے دلون مین نہین تھین وہ اُنکے ذریعہ سے پیدا کی جائین۔ ناظرین اس بات پر غور کرین کہ ہمارا بُورڈ تجارت مچھلی پکڑنے والون اور کشتیون کے ناخداؤن کے لیے ٹھیک ٹھیک نقشے مہیا کرے اور علم جہازرانی کے مصنفات عالمانہ اور جہازون کے کمرون کے ہوادار کرنے کے لیے مفصل ہدایتین دے تب اُسکو البتہ کسیقدر صحیح طور پر ذہن مین آئیگا کہ پیٹر کے وضع قوانین کا اثر قصبون پر کہانتک ہوا تھا۔ جو اہل دفاتر اپنی مرضی کے خلاف منتخب کیے گئے تھے وہ پیچیدہ ضابطون سے مایوس ہوکر گھبرا گئے اور بے شمار فرمانون کے سمجھنے سے قاصر رہے جن مین انکے مختلف اقسام کے فرائض کا ذکر تھا اور جن کے ذریعے سے انکو دھمکی دیگئی تھی کہ اگر کوئی گناہ کرینگے یا کوئی امر فروگذاشت کردینگے تو بیرحمی کے ساتھ سزایاب ہونگے مگر یہ امر جلد ظاہر ہوگیا کہ جو دھمکیان دی گئی تھین وہ اسقدر خوفناک نہ تھین جسقدر معلوم ہوتی تھین

لہذا وہ میونسپل حکام جنکا کام تھا کہ روساے شہر کی حفاظت کرین اور انکو روشن ضمیر بنائین خدا اور زار دونون کا خوف بھول گئے اور اس بیحیائی سے جبریہ وصول کرنے لگے کہ انکو سرکاری افسرون کی ماتحتی مین رکھنا ضروری سمجھا گیا۔

پیٹر اور کیتھرائن نے جو کوششین کی تھین کہ طبقۂ امراے عظام قائم کرین انکا خاص عملی نتیجہ یہ ہوا کہ قصبون کے باشندے بڑی موزونیت کے ساتھ فہرستون مین درج کیے گئے تاکہ ٹکس وصول کیا جائے۔ اور ٹکس بڑھایا گیا۔ جدید انتظام مدنی کے اُن کل حصّون مین جنکو گورنمنٹ کی مالگزاری سے تعلق نہ تھا نہ ذاتی سرگرمی تھی نہ جان گویا بالکل بے جان تھے۔ اصلیت یہ ہے کہ کل سلسلۂ انتظام رعایا پر جبریہ ڈالا گیا تھا اور بجز مرضی شاہنشاہی کے اسمین کوئی اور قوت نہ تھی۔ اگر یہ قوت خارج کردی جاتی اور روساے شہر پر امور میونسپل کا اہتمام چھوڑ دیا جاتا تو یہ طرز انتظام جو ہوا تھا فوراً شکست ہوجاتا مجسٹریٹ اور تجارت کی سوسائٹیان اور امراے عظام اور اور بے جان قالب جنکو فرمان شاہی نے گویا جان دیدی تھی سب فوراً مفقود ہوکر کالعدم ہوجاتے۔ مغرب مین ملکت کو میونسپل کارخانون سے لڑنا پڑتا تھا تاکہ وہ زیادہ طاقتور نہونے پائین۔ رُوس مین ملکت کو اُن کارخانون سے اس سبب سے لڑنا پڑتا تھا کہ وہ خودکشی کے مرتکب نہون اور بھوک کے سبب سے نہ مرجائین۔ مطلب یہ کہ مغربی یورپ مین میونسپلٹیون کو اسقدر ترقی تھی کہ گورنمنٹ کو خوف تھا کہ وہ مبادا خطرناک ہوجائین۔ اسکے برعکس رُوس مین اسقدر تنزل تھا کہ گورنمنٹ کوشش کرتی تھی کہ وہ برقرار رہین شکست نہوجائین کیتھرائن کے قوانین کے مطابق جو پوری قوت کے ساتھ عہد موجودہ تک برقرار رہا اور ابتک خاص خاص امور اُس کے باقی ہین قصبے تین قسمون کے ہین (۱) سرکاری قصبے۔ یعنے صوبون کے خاص خاص قصبے جنمین صوبے کے انتظام مدنی کے مختلف کارخانے جمع ہوتے ہین (۲) ضلع کے قصبے جنمین ضلعونکا انتظام ہوتا ہے (۳) زائد قصبے جنکا انتظام ملکی مین کوئی خاص درجہ نہین ہے۔

ان سب مین میونسپل طرز انتظام یکسان ہے۔ جو لوگ اتفاق سے قصبون مین رہتے ہین مگر اصل مین امراے عظام یا پادریون یا افسرون کے درجۂ ادنی سے متعلق ہین انکو

اگر شامل نکرین تو ہم کہہ سکتے ہین کہ قصبے کی آبادی تین قسم کی ہے۔ تاجر امرا کاریگر۔ یہ امرا اور بادریون اور دہاقین کیطرح موروثی قومین نہین ہین۔ ایک امیرزادہ تاجر ہوسکتا ہے یا یہ ممکن ہے کہ ایک آدمی ایک سال امیرزادہ ہو۔ دوسرے برس کاریگر اور تیسرے سال سوداگر۔ بشرطیکہ وہ اپنا پیشہ بدل دے اور ضروری مطالبہ ادا کردے۔

ان تینون قسمون مین اعزاز مین سب سے زیادہ معزز طبقۂ تجار ہے جو خاص کر دہاقین اور روساے شہر سے منتخب کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ تجارت مین مصروف ہو تو وہ تینون مین سے ایک سُوسَائٹی مین اپنی آمدنی کی مقدار اور جس کام کو وہ کرنا چاہتا ہے اُسکے نیچر کے مطابق اپنا نام لکھوا تا ہے۔ اور جیسے ہی مطالبہ ضروری ادا کرتا ہے ویسے ہی وہ سرکاری طور پر سوداگر مشتہر ہو جاتا ہے لیکن جب وہ مطالبہ مذکور دینا موقوف کردیتا ہے تو قانونی اصطلاح کی رو سے وہ تاجر نہین رہتا اور جس طبقے سے اُسکو پیشتر تعلق تھا اُسی مین پھر واپس جاتا ہے بعض خاندانون کے ممبر کئی پشت تک طبقۂ تجار سے تعلق رکھتے تھے اور قانون مین ایک مخملی کتاب کا ذکر ہے جس مین اُنکے نام لکھے جاتے تھے مگر اصل مین وہ مختلف طبقے کے نہین ہین۔ اور جب کہ وہ سالانہ مطالبہ سُوسَائٹی ادا نہین کرتے تو فوراً اُنکا استحقاق جاتا رہتا ہے۔

کاریگر لوگ قصبے کی آبادی اور دہاقین دونون طبقون کو باہم ملاتے ہین کیونکہ دہاقین اکثر تجارت کے جلسون مین اپنا نام لکھواتے ہین مگر جلسۂ اراضی سے بھی اپنا قطع تعلق نہین کرتے۔ ہر قسم کی تجارت یا حرفت کا ایک جلسہ قائم ہوتا ہے اور اُسکا افسر ایک سرغنہ ہوتا ہے اور دو اُسکے اَسِسٹنٹ جنکو ممبر منتخب کرتے ہین اور ایک منتخب کیا ہوا آدمی افسر ہوتا ہے۔ ایک کونسِل جس مین مختلف جلسون کے سرغنے شامل ہوتے ہین اُسکو مدد دیتی ہے۔ اس کونسل اور اس کے میر مجلس کا فرض ہے کہ جلسون کے متعلق جو امور ہون اُنکا انتظام کرے اور دیکھے کہ امیدوارون اور کارندون اور جہازون کے ناخداؤن کی نسبت جو مختلف ہدایتین ہین اُنکے مطابق حسب ضابطہ کامل طور سے عملدرآمد ہوتا ہے یا نہین۔

جس طبقے کا بیان نہین کیا گیا ہے جس مین وہ لوگ شامل ہین جو استمراری باشندگان قصبہ لکھے گئے ہین مگر کسی سُوسَائیٹی سے تعلق نہین رکھتے وہ ایک معنی کرکے روسائے شہر مین داخل ہین اور دو فرقون کی طرح آنکی ایک مختلف جماعت متحدہ ہوتی ہے جسمین ایک سرغنہ ہوتا ہے اور ایک انتظامی صیغہ اجرائے کار ذیل کے اعداد سے ان تینون قسمون کی تعداد اور کمی بیشی کا حال معلوم ہو جائیگا۔ یُورُپی رُوس مین سوداگرون کا طبقہ مع اُنکے عیال و اطفال کے قریب چار لاکھ چھیاسٹھ ہزار کے ہے۔ روسا تقریباً چالیس لاکھ تینتیس ہزار۔ کاریگر تقریباً دو لاکھ ساٹھ ہزار۔

ان تینون قسمون کو باہم ملانے والی سلسلۂ شہر کی مجلس شوریٰ ہے جو میونسپل انتظام کا سب سے بڑا اور متوسط کارخانہ ہے ایک شخص اسکا میر مجلس ہوتا ہے۔ چند سال گذرے اس جماعت کا بالکل از سر نو انتظام ہوا تھا اور میونسپل طرز انتظام کے سب سے جدید مسائل کے مطابق۔ اور اب کُل مالکان مکانات چاہے جس طبقے سے متعلق ہون اُنکی کارروائی مین شامل ہو سکتے ہین اور اُسکے دفتر مین کام کر سکتے ہین۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے قصبون مین ایک رئیس اعظم ہوتا ہے جو میر مجلس کا کام کرتا ہے مگر یہ نہین کہا جا سکتا کہ اس کارخانے کے اصلی امور مین کوئی بڑا تبدل ہوا ہے۔ انتخاب کے شاذ ہی آدمی شائق ہوتے ہین اور جو لوگ منتخب کیے جاتے ہین وہ اپنے فرائض کے ادا کرنے مین بہت ہی کم سرگرمی ظاہر کرتے ہین۔ بہت عرصہ نہین ہوا کہ سینٹ پیٹرسبرگ کی مجلس قصباتی مین تجویز کیا گیا کہ جو لوگ حاضر نہون اُنپر جرمانہ کیا جائے تاکہ کُورَم پورا ہوا کرے۔ اس امر سے اُن کارخانون کی کمی سرگرمی اور بے توجہی کا ایک دفتر کا دفتر طیار ہے۔ جب دار السلطنت مین ایسا واقعہ ہوتا ہے تو ہم باسانی خیال کر سکتے ہین کہ دیہات کے قصبون مین کیا ہوتا ہوگا۔

تجارت اور حرفت کی ترقی نے تاجرون کے طبقہ کو بیشک امیر بنا دیا مگر اُنکے طرز معاشرت پر بہت بڑا اثر نہین پیدا کیا۔ اس سلطنت کے کُل درجون مین سب سے زیادہ کنسرویٹیو یہی درجہ ہے جب کوئی روسی تاجر دولتمند ہو جاتا ہے تو وہ اپنے لیے ایک عمدہ مکان بنواتا ہے یا کسی تباہ حال امیرزادے کے مکان کو خرید کرکے اُسکی بخوبی

مرمت کرتا ہے اور گھر بنچے کے صحن اور بڑے بڑے آئینون اور دھات کی میزون اور بڑے
بڑے پیانو (جو اعلیٰ صناعون کے بنائے ہوے ہوتے ہین) اور اور اشیاے آرایش
مین جو نہایت ہی بیش بہا چیزون سے بنی ہوئی ہوتی ہین دل کھول کے روپیہ صرف کرتا ہے
اکثر اوقات خاص کر جب کبھی خاندان مین شادی یا غمی کا موقع ہوتا ہے وہ بڑی دھوم سے
دعوتین کرتا ہے اور بڑی بھاری بھاری اور خوش ذائقہ اور بیش قیمت مچھلیون۔ ممالک غیر کے
فواکہ۔ شیمپین اور ہر قسم کی قیمتی اور خوش ذائقہ اشیاے خوردنی مین زر خطیر صرف کرتا ہے
مگر اس فضول خرچی اور نمایش کے صرفون سے اُسکے روزمرہ کے طرز معاشرت پر اثر نہین پڑتا
جیسے ہی تم اُن سجے سجائے کمرون مین داخل ہوگے تم کو بادی النظر مین معلوم ہوجائیگا کہ وہ
روزمرہ کے استعمال کے لیے نہین ہین۔ آپ دیکھین گے کہ بھونڈی قسم کی سجاوٹ ہے
اور بہیئت مجموعی ایک ایسی بدنمائی اشیا مین نظر آتی ہے جو بیان نہین کیجا سکتی اور اس سے
خواہ مخواہ یہی بات ذہن مین آتی ہے کہ مکان سجنے والے سوداگر کے ابتدائی انتظام مین
نہ تو کوئی تبدل کیا گیا نہ کوئی شئے بڑھائی گئی حق یہ ہے کہ مکان کا ایک بہت بڑا حصہ بڑی
بڑی دعوتون کے موقع پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مالک مکان اور اُسکا خاندان نیچے کے درجے
مین چھوٹے چھوٹے اور سیلے کمرون مین رہتا ہے جن مین بالکل مختلف قسم کا اسباب ہوتا ہے
اور اُنکو اُسی مین آرام ملتا ہے روزمرہ کے لیے اچھے اچھے کمرے بند رہتے ہین اور عمدہ
عمدہ اسباب احتیاط کے ساتھ ڈھکا رہتا ہے۔ اگر کسی دعوت کے بعد جسمین تم موجود تھے
تم صاحب خانہ سے ملاقات کرنا چاہو تو تم کو سامنے کے دروازے سے داخل ہونے مین
غالباً کسیقدر دقت ہوگی۔ جب تم کئی بار دستک دوگے یا گھنٹی بجاؤگے تو غالباً کوئی شخص
پشت کے رخ سے آئیگا اور تم سے پوچھیگا کہ تم کیا چاہتے ہو۔ اسکے بعد عرصے تک توقف
ہوگا۔ اور آخر کار اندر سے پانؤن کی چاپ سُنائی دیگی۔ سِٹکنی اُتاری جائیگی اور دروازہ
کھولا جائیگا اور تم کو ایک وسیع ملاقات کے کمرے مین لیجائینگے۔ کھڑکیون کے محاذی دیوار
کیجانب ایک مسہری ضرور ہوگی اور اُسکے سامنے ایک بیضوی میز کے ہر کنارے پر تین
آرام کرسیون کی قطار ہوگی مسہری سے بصورت زاویہ قائمہ چند منٹ مین صاحب خانہ

آئیگا۔ وہ ہرے بوتامون کا لمبا سیاہ کوٹ اور لمبا لمبا خوب چمکتا ہوا بوٹ پہنے ہوے۔ سر کے بیچون بیچ سے مانگ نکلی ہوتی ہے اور اُسکی داڑھی سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ قینچی یا اُسترا کبھی اُسپیر چلا ہے۔ جب معمولی صاحب سلامت ہو چکتی ہے تو چاے کا پیالہ اور لیمون اور مربّے کے قتلے یا شاید شیمپین کی بوتل بطریق تواضع منگوائی جاتی ہے۔ خاندان کی عورتین دیکھنے کی تم کو امید نہین کرنی چاہیے تاوقتیکہ تم دلی دوست نہ ہو۔ کیونکہ تاجرون مین ابھی تک عورتون کا پردہ کسیقدر رائج ہے جو پیٹر اعظم کے عہد کے قبل اعلیٰ طبقے کے لوگون مین جاری تھا۔
صاحب خانہ غالبًا ایک تیز طبع آدمی ہوگا مگر بالکل ان پڑھ۔ اور انتہا سے زیادہ پنبہ دہن۔ آب وہوا اور فصل کی نسبت وہ بہت اچھی طرح گفتگو کریگا مگر اس گفتگو کے علاوہ باتین کرنے کا چندان میلان طبع نہین ظاہر کریگا۔ تم شاید اُسکے ساتھ اُن امور پر گفتگو کرنا چاہوگے جن سے وہ خوب واقف ہے مثلاً تجارت جو خود اُسکا پیشہ ہے لیکن اگر تم یہ کوشش کروگے تو بیشک تم کو کچھ ایسی واقفیت نہین ہوگی اور غالبًا کوئی ایسا سانحہ جیسا میرے ایک رفیق مسافر کو ہوا تھا واقع ہوگا۔ یہ صاحب ایک معزز روسی تھے اور دو مجالس علم وفضل نے اُنکو اس کام کے لیے بھیجا تھا کہ غلّے کی تجارت کی نسبت واقفیت حاصل کرین۔ جب وہ ایک تاجر کے ہان گئے جنھون نے وعدہ کیا تھا کہ اُنکی تحقیقات مین اُنکو مدد دینگے تو وہ تاجر مہمان نوازی کے ساتھ اُن سے ملا۔ مگر جب اُس ضلع کی تجارت غلّہ کی نسبت گفتگو شروع کی تو سوداگر نے دفعتہً اُسکی بات کاٹی اور اُس سے ایک کہانی کہنے لگا۔ اور وہ کہانی یہ ہے۔
”کسی زمانے مین ایک دولتمند مالک اراضی کا اکلوتا لڑکا بالکل آوارہ مزاج ہوگیا۔ ایک روز اُس لڑکے نے اپنے باپ سے کہا کہ میری خواہش ہے کہ کُل نوجوان غلامان خانہ زاد ہمارے مکان کے دروازے پر گائین۔ پہلے تو باپ نے کسیقدر کوشش کی کہ اُسکو اس بات سے باز رکھے مگر بعد ازان اُسکی درخواست منظور کی اور نوجوان غلامان خانہ زاد جمع ہوے مگر جیسے ہی اُنھون نے گانا شروع کیا اُس لڑکے نے باہر آن کر اُن سب کو نکال دیا۔“
جب تاجر یہ قصہ جو محض بے سروپا تھا بہت بڑھا کر اور توضیح وتشریح کے ساتھ بیان کر چکا تو ذرا دیر اُسنے توقف کیا اور پیالے مین کچھ چاء ڈالی اور اُسکو پی گیا۔ اور اُسکے

بعد دریافت کیا (بھلا آپ کے نزدیک اس انوکھی حرکت کا کیا سبب تھا)

میرے دوست نے جواب دیا کہ حضرت یہ پہیلی بندے کی سمجھ مین نہین آتی۔ سوداگر نے اُس کیطرف بُرے تیور سے دیکھکر اور جان بوجھکر دانت نکال کر کہا اسکا کوئی سبب نہ تھا اور وہ لڑکا صرف یہ کہہ سکتا تھا کہ (چلے جاؤ۔ چلے جاؤ۔ مین نے اپنی راے بدل دی۔ مین نے اپنی راے بدل دی)

میرا دوست صاف سمجھ گیا کہ یہ شخص بات ٹالتا ہے لہذا اُنھون نے اپنی راہ لی۔

روسی سوداگر کا عشق نمایش وظاہرداری ایک انوکھی قسم کا ہوتا ہے۔ وہ سجے سجائے ملاقات کے کمرون اور بڑی بڑی دعوتون اور قدم باز گھوڑون اور پیش بہا سمور سے خوش ہوتا ہے یا اپنی امارت کا اس طرح اظہار کرتا ہے کہ خانقاہون یا خیراتی کارخانون یا گرجاؤن مین شہزادون کے مانند عطیے دے۔ مگر ان سب باتون مین وہ اپنی اصلیت سے زیادہ کا اظہار کبھی نہین کرتا۔ اُسکی عادت مین داخل ہے کہ وہ ایسا لباس پہنتا ہے جس سے اُسکی سوشل حالت صاف ظاہر ہوتی ہے۔ وہ کبھی کوشش نہین کرتا کہ اعلیٰ درجے کے طریقے یا عمدہ قسم کا مذاق اختیار کرے اور اعلیٰ طبقے مین شریک ہونے کی بھی کبھی خواہش نہین کرتا۔ اُسکی یہ خواہش نہین ہوتی کہ اپنے سے بڑھکر اپنے کو ظاہر کرے لہذا بناوٹ سے اُسکو کوئی سروکار نہین۔ بالکل سادہ مزاج ہوتا ہے بعض اوقات ایک عجب طرح کی شان اُسکے بشرے سے عیان ہوتی ہے اس شان مین بھی سادگی ہوتی ہے۔ مگر ادنیٰ درجے کے امرا اپنے کو بہت بناتے ہین اور دون کی لیتے ہین کہ ہم اعلیٰ درجے کے تربیت یافتہ ہین اور جو علم وفضل فرانس مین وہ حاصل کرتے ہین اُسکا اثر اُنکے لباس اور حرکات وسکنات پر بھی پڑتا ہے ان دونون طبقون مین بڑا فرق ہے۔ اسمین شک نہین کہ جب تجار اپنے احباب کی دعوت کرتے ہین تو اُنکی خواہش ہوتی ہے کہ اُنکے مہمانون مین حتی الوسع عہدہ داران سرکاری خصوصاً حکام جلیل القدر زیادہ ہون مگر اُنکی یہ خواہش نہین ہوتی کہ حکام موصوف سے تپاک بڑھائین یا وہ بھی اُنکو اپنے ہان کی دعوتون مین بُلائین دونون فریق خوب سمجھتے ہین کہ تجار کا یہ منشا نہین ہوتا۔ اس مہمانی اور میزبانی کے اور ہی وجوہ ہین۔ سوداگر تو اس بات سے خوش ہوتے ہین کہ ہمارے ہان کی دعوت مین حکام بالادست

شریک ہوے اور اُسکو معلوم ہوتا ہے کہ اُسکے خاص طبقے کے لوگ حکام جلیل القدر کی شرکت کے سبب سے اُسکی زیادہ تر توقیر کرتے ہین - اگر تین جنرل بھی اُسکے ہان شریکِ دعوت ہوجاین تو وہ اپنے ہمچشمون مین ایسے تاجر سے گوے سبقت لیجاتا ہے جس کے ہان دو ہی آئے ہون اور حکام کو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ایک تو مفت مین اعلیٰ درجہ کی دعوت کھانے مین آتی ہے اور جو اعزاز اُسکی شرکت سے تاجر کو حاصل ہوتا ہے اُسکے عوض مین اُس سے سرکاری امور یا رفاہ عام کے لیے چندہ لیتا ہے -

اِسمین شک نہین کہ حکام کا یہ استحقاق کہ اس اعزاز کے جلدو مین چندہ وصول کرین ایک قسم کا باہمی سن سمجھوتا ہے - مگر بعض بعض حالتون مین صاف صاف کہ دیا جاتا ہے - مجھے خود یاد ہے کہ ایسے ہی ایک معاملے مین کھلم کھلا شرطین ہوئی تھین - ایک سوداگر نے ماسکو کے ایک حاکم جلیل الشان کی دعوت کی اور حاکم موصوف سے اقرار لیا کہ آپ پوری وردی پہن کر اور تمغے لگاکر تشریف لائیے گا - حاکم موصوف نے کہا یہ منظور مگر شرط یہ ہے کہ میزبان ایک جلسہ رفاہ عام کے لیے ایک چندہ دے جس سے حاکم موصوف کو خاص کر تعلق تھا - مشہور ہے کہ اس قسم کی شرطین بعض اوقات کسی جلسہ رفاہ عام کے فائدے کے لیے نہین کیجاتی ہین بلکہ جو رقم وصول ہوتی ہے وہ مہمان کی جیب مین جاتی ہے - اسکا تو مجھے ہرگز یقین ہی نہین آسکتا کہ رُوس مین ایسے حکام بہت ہین جو کھانا کھانے کے کمرون کی نمائش کے لیے اپنے آپ کو کرائے پر دینا منظور کر لینگے - مگر ایک ایسے واقعے کا حال مین نے سُنا تھا جس سے اس امر کا یقین ہوسکتا ہے کہ کبھی کبھی ایسے معاملے بھی پیش آتے ہین - ایک قصبے کے ایک دولتمند تاجر نے اپنے صوبے کے گورنر کو لکھا کہ ایک تقریب مین آپ قدم رنجہ فرمائیے اور یہ بھی لکھا کہ اگر آپ کی بیوی بھی تشریف لائین تو مزید احسان ہے - حضور گورنر نے اس دوسری درخواست پر بہت سے عذرات پیش کیے اور آخر کار اُس سوداگر کو سمجھا دیا کہ وہ کسی طرح شریک نہین ہوسکتین - اصل یون ہے کہ اُنکے پاس مخملی لباس ایسا نہین کہ وہ آئین - اکثر سوداگرون کی بیویون کا سا لباس بھی اُنکے پاس نہین ہے - دو دن بعد حضور گورنر بہادر کے پاس ایسی مخمل کا تھان پہونچا جس سے اعلیٰ تر مخمل تمام ماسکو مین نہین مل سکتی تھی - مگر یہ نہین ظاہر کیا گیا

کہ یہ کسنے بھیجا ہے۔ اب تو انکی زوجۂ مکرمہ تقریب مذکور مین شریک ہوئین اور جتنے لوگ شریک دعوت ہوے تھے سب کی خوشی کا باعث ہوا۔

یہ کچھ عجیب بات ہے کہ حکام جلیل القدر کے سواے سوداگرون کی نظرون مین اور کوئی طبقہ نہین جنچتا۔ اکثر سوداگر خوشی کے ساتھ دوسوا دوسو روپیہ صرف اس غرض سے خرچ کر ڈالینگے کہ مشیر سلطنت اُنکے ہان شریک دعوت ہو۔ چاہو اُسکو اپنے گمنام دادا کا نام بھی نہ یاد ہو۔ مگر ہان جلیل القدر عہدہ دار ہو۔ لیکن اگر کوئی شہزادہ بھی ہو مگر سرکاری خدمت پر نہو تو وہ چاہے شہنشاہ نہین کسی شہنشاہ گر کی بھی اولاد ہو اُسکے لیے دو روپیہ بھی خرچ کرینگے کہ خدا جانے یہ کس قسم کا آدمی ہو۔ اُنکی راے ہے کہ مشیر سلطنت کا باپ دادا چاہے جو ہو مگر اسمین تو شک نہین ہو سکتا کہ زارِ رُوسؔ کا نفس ناطقہ ہے۔ سب سے مقدم تو اُنکے نزدیک زار کی مہربانی ہے ورنہ اِس سے کیا ہوتا ہے کہ پدرم سلطان بود ع کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست تاجرون کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ سلطنت کے اس عمدہ اعزاز کو خود بھی حاصل کرین مگر یہ تو اُنکے خواب وخیال مین بھی نہین آتا کہ معزز معزز عہدہ ہاے جلیل القدر کے تمغے اُنکو کبھی نصیب ہونگے مگر وہ حتی الوسع بڑی کوشش کرتے ہین کہ وہ تمغے اور خطاب اُنکو ملین جو تجارت پیشہ لوگون کے لیے ہین یعنے چھوٹی قسم کے۔ یہ اعزاز حاصل کرنے کے لیے سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ کسی مجلس رفاہ عام مین فیاضی کے ساتھ چندہ دے۔ اور کبھی کبھی صاف صاف مول تول کیا جاتا ہے ایسے ایک واقعے کا مجھے خود تجربہ ہوا ہے جسمین صاف صاف کہا گیا تھا کہ فلان فلان شرطون پر تمغہ عطا ہوگا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ تمغے عطا کرنے مین بالکل سوداسلف کی طرح مول تول ہوتا ہے۔ چونکہ ایک افسر نے جو اُس کام سے خاص کر تعلق رکھتا تھا مجھسے بیان کیا ہے لہذا مین اُس واقعے کو درج کرتا ہون "کوئی بہت بڑی امیرزادی کسی انجمن رفاہ کی سرپرست تھین۔ ایک سوداگر نے درخواست کی کہ مین اس شرط پر انجمن مذکور مین رقم کثیر چندہ دینا چاہتا ہون کہ فلان تمغۂ اعزازی مجھے دیا جائے۔ تمغۂ مذکور کے عوض اُسکو کم اعزاز کا تمغہ دیا گیا کیونکہ جس تمغے کی درخواست کی تھی اُسکے لیے وہ چندہ جو سوداگر نے پیش کیا تھا کافی نہین سمجھا گیا۔ مگر سوداگر اِس سے خوش نہوا۔ لہذا اُسنے کہا کہ میرا روپیہ

سے مجھے واپس ملے - روپیہ واپس دینا پڑا - مگر قاعدہ ہے کہ عطیۂ خسروی واپس نہین لیا جا سکتا لہذا تاجر موصوف کو مفت مین تمغۂ اعزازی مل گیا "

تمغون کی اس کثرت کا یہ نتیجہ نکلا کہ لوگ انکی کم قدر کرنے لگے - جیسے نوتون مین نوتون کا حال ہوا تھا کہ افراط کے سبب سے نظرون سے گر گئے تھے آگے تو لوگ سونے کے تمغون پر جان دیتے تھے اور انپر ناز کرتے تھے اور فیتے کے ذریعہ سے گلے مین لٹکاتے تھے اب کوئی پوچھتا بھی نہین - اسیطرح عہدہ داران سرکاری کی توقیر جو پہلے ہوتی تھی اب اسکا شمہ باقی نہین ہے پہلے تو یہ ہوتا تھا کہ اگر دیہات کے کسی سوداگر کے ہان کوئی جلیل القدر مدعو ہوا تو اور سوداگرون کے دلون مین حسد پیدا ہوتا تھا - مگر اب اسی قدر ہے کہ اگر مدعو کرینگے تو مہمان نوازی کے حقوق فیاضی کے ساتھ بجا لائینگے - جب کبھی مین کسی سوداگر کے ہان فروکش ہوا اور کوئی عہدہ دار جلیل القدر بھی اُسکے ہان ٹکا ہوا ہے تو اکثر اوقات شیمپین اور بیش قیمت مچھلیون کے سوا کم قیمت کی چیز دیکھنے مین نہین آئی - اسقدر یہ سوداگر سیر چشم ہین -

عوام الناس کی راے ہے کہ تجار رُوس کے چال چلن مین دو بہت بڑے عیب ہین ایک جہالت دوسرے بے ایمانی - اسمین تو شک ہو ہی نہین سکتا کہ جاہل وہ ضرور ہین بہت سے تجار ایسے ہین جنھون نے ابتدائی تعلیم بھی نہین پائی ہے - اکثر الف کے نام سے بھی نہین جانتے - ناچار حساب کتاب کا حافظے پر دار و مدار رہتا ہے یا کچھ لکیرین سی کھینچ رکھتے ہین جنکو وہی کچھ خوب سمجھتے ہین بعض کسیقدر آسانی کے ساتھ اپنے دستخط کر سکتے ہین - اور ایک عجب قسم کے آلے کے ذریعہ سے سیدھا سادہ حساب بھی لگا لیتے ہین اس آلے کا رُوس مین بہت رواج ہے - بعض ایسے ہین کہ جنتر یان اور مقدس لوگون کی سوانح عمری پڑھ لیتے ہین - ایسے بہت ہی کم ہین جو بھی کھاتا رکھتے ہون - اور شاذ ہی ایسے ہین جنکو تعلیم یافتہ کہہ سکین - مگر اب اسمین جو انقلاب شروع ہوا ہے اُس سے رفتہ رفتہ ترقی ہوگی - بعض بعض تجار اب اپنے لڑکون کو اعلی سے اعلی تعلیم دیتے ہین اور ایسے نوجوان سوداگر بھی اب کہین کہین ملنے لگے ہین جو ممالک غیر کی دو ایک زبانین بول سکتے ہین اور جنکو تربیت یافتہ آدمی کہہ سکتے ہین - مگر افسوس ہے کہ اُنمین اکثر آدمی اپنے

آبا و اجداد کے پیشے بھول جاتے ہین اور کوئی پیشہ اختیار کر لیتے ہین۔ اس سے سوداگری کے طبقے کو بڑا نقصان اور صدمہ پہونچتا ہے۔

یہ جو کہا جاتا ہے کہ رُوس کے سوداگری طبقون مین بے ایمانی عام رائج ہے اسکی نسبت ٹھیک ٹھیک راے قائم کرنا مشکل ہے۔ اسمین تو ذرا بھی شک نہین ہوسکتا کہ کاروبار مین بہت بڑی بے ایمانی ضرور ہوتی ہے۔ مگر یہ امر تسلیم کے قابل ہے کہ اس بارے مین اجنبی آدمی ضرور مبالغے کے ساتھ راے قائم کرینگے۔ ہم بے کم و کاست اپنے خاص اندازۂ اخلاق تجارتی سے اسکا بھی اندازہ کرتے ہین اور یہ بھول جاتے ہین کہ رُوس مین تجارت صرف اُس ابتدائی حالت مین ہے جسمین مقررہ قیمت اور وسط درجے کے فوائد سے کوئی تعلق نہین ہے۔ اور جب ہم اتفاق سے کوئی اصلی بے ایمانی دریافت کر لیتے ہین تو ہمکو وہ خاص کر بڑی ہی سخت بددیانتی معلوم ہوتی ہے کیونکہ جو فریب کام مین لایا جاتا ہے وہ ایسا بھونڈا اور ناشایستگی کی حالت مین ہوتا ہے جس کے ہم عادی نہین ہین مثلاً وزن کرنے اور ناپنے مین دغا دینا جسکا رُوس مین بہت رواج ہے۔ اس سے غالباً ہم کو زیادہ غصہ آئیگا۔ ہان اگر ہوشیاری کے ساتھ کھوٹ ملا دین جس کا انگلستان مین رواج زیادہ ہے اور جسکو بہت سے آدمی وہان قریب قریب جائز تصور کرتے ہین تو ہم لوگون کو اسقدر رنج نہوگا۔ اسکے علاوہ اجنبی رُوس مین جاتے ہین اور کوئی کار عظیم شروع کر دیتے ہین اور وہان کے باشندون کی زبان اور عادات اور چال چلن سے واقف نہین ہو لیتے تو وہ گویا جان بوجھکر اپنے آپ کو لٹواتے ہین اور اُنہین خود اپنے آپکو ملزم قرار دینا چاہیے نہ کہ اُن لوگون کو جو اُنکی ناواقفیت اور ناتجربہ کاری سے فائدہ اُٹھاتے ہین۔ اس قسم کی بہت سی اور باتون سے وہ سختی کی راے جو غیر ملک کے لوگ روسیون کے اخلاق تجارت کی نسبت قائم کرتے ہین کسی قدر باطل ہو جاتی ہے۔ مگر ایسی دلیلون سے یہ ممکن نہین ہے کہ جو راے پہلے قائم کی گئی تھی وہ بالکل منسوخ ہو جاے۔ روسی خود مقر ہین کہ رُوس کے سوداگر بے ایمان اور بدذات ہوتے ہین طبقۂ ادنیٰ کے روسی تو نیکی اور اخلاق کو کچھ سمجھتے ہی نہین اور چالاک آدمی کی تعریف ہوتی ہے چالاک سے مطلب یہ کہ جتنا بے ایمان زیادہ ہو۔ روسی عموماً بہت زور دیکر کہتے ہین کہ رُوس کے تاجر کا کوئی بھول

ہی نہین لہٰذا بڑے سے بے ایمان ہوتے ہین رُوس مین ایک واہیات سا تماشا ہوتا ہے جسمین ایک شخص شیطان بنتا ہے اور ہر قسم کے بنی نوع انسان کو فریب دیتا ہے۔ مگر آخر کار رُوس کے سوداگر کی بے ایمانی سے وہ بھی شکست فاش پاتا ہے۔ جب سینٹ پیٹرسبرگ کے ایک تھیئیٹر مین یہ تماشا ہوتا ہے تو حاضرین جلسہ اس تماشے کے مطالب سے اتفاق راے کرتے ہین کہ واقعی روسی سوداگرون نے شیطان کے بھی کان کاٹے۔

اگر جنوبی قصبون مین بحر اسود کے ساحل کے قریب تھیئیٹر مین یہ تماشا کیا جاتا تو بہت کچھ بدلنا پڑتا کیونکہ یہان یہودی اور ارمنی اور یونانی تجار کے مقابل مین روسی سوداگر زیادہ متدین معلوم ہوتے ہین۔ واللہ اعلم یونانیون اور ارمنیون مین سے کون قوم بے ایمانی مین بڑھی ہوئی ہے مگر ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل نے دونون کو مات کر دیا۔ اُس ملک کے ایک روسی تاجر کو مین نے یہ کہتے سنا تھا کہ "میری سمجھ مین نہین آتا کہ یہ یہودی کاروبار کیونکر کرتے ہین گانوٴن مین گیہون فی شٹوورٹ گیارہ رُوبل* کے حساب سے خریدتے ہین۔ ساحل بحر تک اپنے ہی خرچ سے لے جاتے ہین اور جو لوگ یہان سے باہر لے جاتے ہین اُنکے ہاتھ دس رُوبل* کے حساب سے فروخت کرتے ہین اور بااین ہمہ وہ کسی نہ کسی تدبیر سے فائدہ اُٹھاتے ہین۔ لوگ کہتے ہین کہ روسی تاجر بدذات ہوتا ہے مگر یہان ہمارا روسی بھائی کچھ نہین کرسکتا"۔ اس بیان کی صداقت کی مجھے بے شمار موقعون پر تصدیق ہوئی ہے۔

اگر روسی تاجرون کے اخلاق کی نسبت مین ایک عام راے ظاہر کرون تو مجھے یہ کہنا چاہیے کہ رُوس مین تجارت بہت کچھ اسی اصول پر کی جاتی ہے جس اصول پر انگلستان مین گھوڑون کی سوداگری ہوتی ہے۔ جو شخص خریدنا یا فروخت کرنا چاہتا ہے اُسکو لازم ہے کہ اپنی ہی واقفیت اور ذہن کی جودت پر بھروسا کرے اور اگر اُسکو خراب سے خراب سودا ملے یا وہ ٹھگا جائے تو یہ اُسکا خود قصور ہے۔ انگریز تاجر جب رُوس مین پہونچتے ہین تو وہ شاذ ہی یہ بات سمجھتے ہین اور جب اُنکو یہ امر معلوم ہوجاتا ہے تب بھی اکثر اوقات روسیون کی زبان اور قوانین اور عادات کی عدم واقفیت سے وہ اس قابل نہین ہوتے کہ اس امر کی

* رُوبل ایک روسی سکہ کا نام ہے جو تخمیناً سترہ آنہ کا ہوتا ہے۔

واقفیت سے فائدہ اُٹھا سکین۔ پس پہلے وہ مروجہ بے ایمانی کے نسبت بے شمار طعن و تشنیع کی باتین کرتے ہین لیکن رفتہ رفتہ وہ اسکو اتفاقات پر چھوڑ دیتے ہین۔ اور جو روپیہ وصول ہونے سے رہ جاتا ہے اُسکے پورا کرنے کے لیے گران فروشی کرتے ہین اور اگر ضروری مستعدی اور طبعی ذکاوت سے اچھی آمدنی ہوئی تو بہت کچھ پیدا کر لیتے ہین لیکن برٹش تاجرون کی پُرانی قوم جلد جلد مفقود ہوتی جاتی ہے اور مجھے بڑا خوف ہے کہ نسل موجودہ اس طرح پر کامیاب نہین ہوگی۔ زمانہ بدل گیا ہے۔ پُرانے آسانی کے طرز سے دولت کثیر جمع کرنا اب آیندہ ممکن نہین ہے۔ حالتین ہر سال بدلتی جاتی ہین۔ اور مقابلہ و رقابت باہمی بڑھتی جاتی ہے۔ ان تبدل کی پیشین گوئی کرنے اور سمجھنے اور اُن سے فائدہ اُٹھانے کی غرض سے انسان کو ملک کی واقفیت اُس سے زیادہ ہونی چاہیے جیسی پُرانے فیشن کے آدمیون کو تھی اور مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نئی نسل والون کو اپنے اگلون سے بھی کہین کم واقفیت ہے۔ اگر اس امر مین کوئی تبدل نہین ہوگا تو مجھے یقین ہے کہ جرمن سوداگر جنکو عموماً بہت زیادہ سوداگری کی تعلیم دیجاتی ہے اور جس ملک مین سکونت اختیار کرتے ہین اُس سے زیادہ واقفیت رکھتے ہین آخرکار اپنے برٹش رقیبون کو خارج کر دینگے اب بھی کہا جاتا ہے کہ تجارت کی بہت سی شاخین جو پیشتر انگریزون کے ہاتھ مین تھین اب جرمنون کے ہاتھ مین چلی گئین

یہ خیال نکرنا چاہیے کہ رُوس کی تجارت کی انتظامی حالت جو غیر قابل تسکین ہے وہ روسیون کے کسی چال چلن کے نقص کا نتیجہ ہے۔ کل نئے ملکون کی حالت اوائل مین ایسی ہی ہوتی ہے علامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو تبدل رُوس مین واقع ہونے والا ہے وہ فائدہ رسان ہوگا۔ یہ سچ ہے کہ زمانۂ موجودہ مین ریل کی وسعت تعمیر اور بنکون اور کمپنیون کے جلد جلد ترقی پانے سے ہر قسم کی تجارتی بے ایمانیون کے لیے ایک نیا اور فراخ میدان کھل گیا ہے۔ مگر اُسکے برعکس اب ہر نئے قصبے مین کسیقدر تاجرون کی تعداد ہے جو مغربی یُورُپ کے طرز پر کاروبار کرتے ہین اور جنھون نے تجربے سے سیکھا ہے کہ ایمانداری سب سے بہتر حکمت عملی ہے۔ جو کامیابی اُمنین سے اکثرون نے حاصل کی ہے اس سے بیشک یہ بات ہوگی کہ اُنکا تتبع کیا جائیگا قومیت اور پُرانی باتون کا جوش جو سوداگرون کے

دلون مین عرصے سے تھا اب جلد جلد دفع ہوتا جاتا ہے۔ اور اب اکثر امرا ایسے ہین کہ دیہات مین زندگی بسر کرتے ہین اور سرکاری نوکری کو چھوڑ کر تجارت اور حرفت کی اولوالعزمی کے طرف متوجہ ہوتے ہین۔ اس طریقے سے ایک دولتمند اور تربیت یافتہ طبقۂ امرا بننے لگا جو کنیتھر اَیَن سنے قوانین و آئین کے ذریعے سے قائم کرنے کی کوشش کی تھی۔ مگر ہنوز دہلی دور است۔ ابھی برسون چاہیین۔ یہ ہمکو ایک دلچسپ مضمون غور کرنے کے قابل ملا ہے مگر ع کجا بود مرکب کجا تاختم —

باب دسوان

حکومت شاہنشاہی اور افسران سرکاری

نوو گوروڈ کے اور سب افسرون نے باستغناے نائب گورنر مجھے روسی بان سیکھنے مین مدد دی - حال کا طرز تمدن حسب احکام پیٹر اعظم اور اسکے جانشینون کا اس طرز تمدن کو ترقی دینا - طرز تمدن کا مختصر حال - سرکاری افسر - افسرون کے خطاب - گذشتہ زمانے کی عملداری نے روس کے ساتھ کیا کیا - تعلقات گورنمنٹ ورعایا - اس عملداری کے اصلی نقص - قانون کی پیچیدگیان - چند ٹرنیڑ اور میرے تعلقات - گرفتاری اور رہائی - بری عملداری کا سب سے بہتر علاج یہ ہے کہ رعایاے تربیت یافتہ اسکے خلاف ہو جاے - اس اصول کی روس مین اب پابندی ہوتی ہے

جیسا مین نے بیان کیا ہے ایک وجہ مقام نووگوروڈ مین موسم سرما مین قیام کرنے کی یہ تھی کہ مین دیہات کی سیاست مدن اور عمل گستری سے واقف ہو جاؤن - اور جب مجکو موقع مناسب ملا تو مین نے فوراً اپنا ارادہ گورنر و نائب گورنر پر ظاہر کیا - ان دونون صاحبون اور اور افسرون نے بھی وعدہ کیا کہ حتی الوسع اعانت دینگے - مین اس سے نہایت خوش ہوا لیکن جیسے ہی مین نے ان وعدون سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ویسے ہی میری ساری آرزوون کا خون ہوگیا کیونکہ جب ایک روز شام کو مین نائب گورنر کے پاس گیا اور انکو یاد دلایا کہ ایفاے وعدہ کیجیے تو معلوم ہوا کہ وہ اپنے قول سے پھر گئے نائب گورنر نے میری درخواست کے جواب مین مجھے غور سے گھورنا شروع کیا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ گویا مجھے وہ بدخواہ روس سمجھا ہے - اور پھر مجھے حاکمانہ نظر سے دیکھکر کہنے لگا کہ چونکہ تمھارے پاس وزیر کی کوئی سند ایسی تحقیقات کرنے کی نہین ہے لہذا مین تمھاری مدد نہین کرسکتا

اور نہ تمھین سرکاری دفتر معاینہ کرا سکتا ہون۔ مگر مین اِس سے مایوس نہین ہوا۔ بلکہ گورنر جنرل وغیرہ افسرون کی خدمت مین مین نے عرضیان بھیجین۔ اور اُنھون نے میری مدد کرنے مین کچھ وسواس نہ کیا۔ اِس سے اب مین خوش ہوگیا۔ گورنر نے بطیب خاطر مجھے سارے صوبے کی سیاست مدن اور نظم و نسق کا حال بتایا اور بعض ایسی کتابون کا نام لیا جن سے مجھے تاریخی باتین اور اُصول تمدن معلوم ہو سکتے تھے۔ اور افسران اعلیٰ نے مجھ پر اپنے اپنے محکمجات کا راز ظاہر کیا۔ آخرکار نائب گورنر نے بھی اپنے ہمرتبہ افسرون کی تقلید کی لیکن مین نے شائستہ طور پر عرض کیا کہ مجھے معاف فرمایئے۔ اِس طور سے مین نے کچھ تھوڑی سی واقفیت سیاست مدن رُوس کی حاصل کی۔ اور بعد ازان تجربہ و مطالعہ سے اُسکو تکمیل کو پہونچایا۔ جو واقفیت مجکو حاصل ہوئی وہ نذر ناظرین کیجاتی ہے۔

سیاست مدن کی عظیم الشان کل جس سے اِس وسیع سلطنت کے مختلف پُرزے باہم پیوستہ ہین اور جس سے کسی قدر انتظام و امن و امان حاصل ہے وہ کئی نسلون مین بتدریج قائم ہوئی ہے۔ مگر اُسکا اصلی بانی مبانی پیٹر اعظم تھا اُسکے قبل ملک کا انتظام جاہلانہ طور پر ہوا کرتا تھا۔ ماسکو کے شہزادون نے اپنے دشمنون کا ملک فتح کر کے اپنی سلطنت مین شامل کر لیا۔ اگرچہ اِس سے سلطنت تو عظیم الشان ہوگئی لیکن اُنھون نے یہ کوشش نہین کی کہ موزون اُصول سے اُسکی بنیاد کو مستحکم کرین۔ شہزادگان موصوف گو چلتے پُرزے تھے مگر مدبرانہ طبیعت نہین رکھتے تھے۔ اُنکے خواب و خیال مین بھی یہ بات نہین آئی کہ طرز تمدن کو موزون اُصول سے قائم کرین۔ اُنھون نے قدیم قواعد و ضوابط کو جہانتک اپنے مفید اور ذریعۂ جبر و تعدی پایا بدستور قائم رکھا اور صِرف اُسی قدر تبدل کیا جس قدر اشد ضروری تھا۔ اور یہ ضروری تبدلات اکثر خاص تھے نہ کہ عام طور کے۔ اِسکا بڑا رواج تھا کہ خاص خاص رائین یا خاص خاص ہدایتین بنام افسران ملک یا فرمان بنام منتظمان ملک بھیجے جائین مگر وضع قوانین کی جانب کم توجہ تھی۔ القصہ ماسکو کے حاکم صِرف ایک خود غرضی کی حکمت عملی کے پابند تھے اور جو کوئی امر کسی طرح سے اُنکو باعث تکلیف ہوتا تھا اُسکو بیرحمی سے نیست و نابود کر دیتے تھے۔ ہان بدرجہ مجبوری تو خیر انتظام کرنا ہی پڑتا تھا

اگر دلی توجہ نہ تھی لہذا اُنکے عہد سلطنت مین نہ صرف مختلف مقامون مین مختلف باتین نظر آتی تھین بلکہ مختلف طرز انتظام ایک ہی ضلع مین جا بجا نظر سے گذرتا تھا۔ پس یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا ایسے جہازون کا بیڑا ہے جس مین آہنی اور ڈونگی اور چھوٹے بڑے جہاز شامل ہین۔ یہ بے قاعدہ انتظام یا یون کہیے کہ عدم انتظام پیٹر اعظم نے بالکل پسند نہ کیا کیونکہ وہ پابند اصول تھا۔ اُنھون نے ٹھان لی کہ اِس ناقص طرز سیاست مدن کو ملغط کردین اور کوئی انتظام اصول معقول کے ساتھ کرین۔ اور تمدن کی کل کو اصول جدید کے مطابق چلائین۔ اِس امر کے ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہے کہ یہ عمدہ تدبیر انتظام ملکی جو رعایاے روس کے رواج و خیالات کے بالکل برخلاف تھی آسانی پایۂ تکمیل و کامیابی کو نہین پہونچی۔ اب یہان پر تصور کیجیے کہ ایسا معمار جسکے پاس نہ اوزار عمدہ ہون اور نہ فن تعمیر سے بخوبی آگاہ ہو اور نہ اُسکی مدد کے واسطے ہوشیار کاریگر ہون اور نہ مصالح عمدہ ملے اور باینہمہ قصد یہ کرے کہ دلدل پر ایک عالیشان محل کھڑا کرے تو فرمائیے یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ یہ امر عقلا کے نزدیک محال معلوم ہوگا مگر تاہم پیٹر اعظم نے محالات کو ممکنات کر دکھایا۔ اُس بیچارے کے پاس نہ تو مصالح تھا اور نہ فن تعمیر اسے واقف تھا اور نہ مضبوط نیو تھی جسپر عمارت کھڑی کرتا تو بھی اُسنے اپنی طبیعت کے زور سے پرانی عمارت سیاست مدن کو مسمار کر دیا اور نئی عمارت کی بنیاد ڈوالی۔ مگر اُسکی کوششین اکثر بیکار گئین اور اُسنے متواتر اِن مساعی مین شکست پائی۔ اپنے بے شمار احکام و فرامین مین اُس نے اپنی کوششون کا ایسا بیان کیا ہے کہ مرقع کھینچ دیا ہے جسکے پڑھنے سے افسوس اور عبرت اور نصیحت حاصل ہوتی ہے کہ باوصفیکہ متواتر ناکامیابی ہوئی تاہم جد و جہد بلیغ ہی کرتا رہا۔ اُسکے وزرا اُسکے خلاف ہو گئے۔ اور جو عمارت اُسنے بنائی تھی اُسکی بنیاد کمزور ہونے لگی۔ کل عمارت بڑی بیرحمی کے ساتھ ڈھا دی گئی یا خود ہی گر گئی مگر اِسپر بھی وہ معمار اپنی کوشش سے باز نہ آیا اور نہایت ثابت قدمی و استقلال سے اپنے ارادے پر قائم رہا جو قابل تحسین و آفرین ہے۔ صفائی اور سادہ دلی سے اپنی ناکامیابیون اور غلطیون کا اقرار کرتا رہا۔ اور صبر سے اُنکی چارہ جوئی مین رہا۔ اور کبھی کلمۂ مایوسی زبان پر

نہ لایا بلکہ یہی امید رکھی کہ ضرور آخر کار کامیاب ہونگا۔ بیت ؎ بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد ٭ اگر خارے بود گلدستہ گردد ٭ اِس شعر کے مفہوم کا پابند تھا مگر افسوس زندگی نے وفا نہ کی حضرت ملک الموت نے کام تمام کر دیا اور کُل مہمون کو ناتمام چھوڑ کر عالم جاودانی کا اُسکو سفر کرنا پڑا۔ اور اِس عمارت سیاست مدن کی تکمیل اُسکو اپنے جانشینون کے واسطے بطور ترکہ چھوڑنی پڑی۔

اُسکے جانشینون مین سے کوئی پیٹر اعظم سا عقیل وجفاکش نہ تھا اِسلیے لامحالہ اُن سب کو اُسی کی حکمت عملی پر چلنا پڑا۔ پُرانی جاہلانہ حکومت کا پابند ہونا اب غیر ممکن تھا۔ مغربی خیالات کے ساتھ ہی ساتھ یہ خواہش بھی زیادہ تر پیدا ہوئی کہ شہنشاہ کی قدرت و سطوت کو ترقی ہو لہذا ارکان دولت غور کرنے لگے کہ اُس جبروت حکمرانی کے حاصل کرنیکا کیا ذریعہ ہے تاکہ طرز تمدن مین اصلاح کیجاے۔ یہ انقلاب خیالات وطرز تمدن فرانس کے فرمانروا فلپ اور لوئی چہارم کے عہد کا سا تھا۔ دونون ملکون مین گورنمنٹ نے برابر یہی کوشش کی کہ ماتحت لوکل گورنمنٹون کو زیادہ تر بے دخل کر دے اور آخرکار وہ اِسمین بخوبی کامیاب ہوئی مگر اِس ظاہری مشابہت مین بہت بڑے بڑے فرق ہین۔ شاہان فرانس کو تو صرف صوبجات کے رئیسون کو مع اُنکے حقوق ملکیت کے مطیع کرنا پڑا۔ اور جب یہ کر چکے تو بآسانی تمام بشمول مختلف محکمجات بماتحتی افسر اعلیٰ حکومت قائم کر لی۔ شاہان رُوس کو مثل شاہان فرانس کے جنگ وجدال کی کچھ ضرورت تو نہ ہوئی مگر جاہل اور ناشائستہ رعایا مین ایسی حکمرانی قائم کرنے مین بہت مشکلین پیش آئین۔ کئی نسلون تک رُوس مین مدارس و دار العلوم کی بنیاد ڈالی گئی اور اُنکا صرف کثیر محض لوگون کی تعلیم وتربیت کے لیے ہوا تاکہ وہ تعلیم پاکر سرکاری نوکری کرنے کے قابل ہون۔

لہذا طرز تمدن مغربی یورپ کے موافق ہوگیا مگر بعض آدمیون کو اِسکا مطلق یقین نہین ہے کہ اِس طرز تمدن سے رعایا کی خواہش پوری ہوگی جِنکے لیے یہ طرز حکمرانی اختیار کیا گیا ہے۔ اِس بارے مین ایک مشہور آدمی نے کیا معقول بات کہی ہے کہ جناب آپ دیکھیے ابھی تھوڑے ہی دن گذرے کہ رُوس کے افسر عموماً تغلب وتصرف کرتے تھے جس سے

ملک مین ہر طرح کی ابتری اور طوائف الملوکی پائی جاتی تھی یہان تک کہ عدالتین گویا شرارت کے گھر تھین۔ لوگ اکثر دروغ حلفی کرتے تھے اور بہت سی اسی قسم کی شرارتین کرتے تھے جو کہ اب تک دور نہین ہوئی ہین۔ اب اس سے کیا ثابت ہوتا ہے یہی کہ روسی رعایا جرمن رعایا سے اخلاق مین کہین کم ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جرمنی کی سیاست مدن کا انتظام جو کہ جبراً خلاف مرضی انکا قبول کرنا پڑا انکے قابل و مناسب حال نہ تھا۔ فرض کیجیے کہ اگر کسی نوجوان لڑکے کو چُست بُوٹ جبراً پہنایئے تو وہ بیشک چیر پھاڑ ڈالیگا۔ اور لوگ اُس بوٹ کے پھٹے ہوئے ٹکڑے دیکھکر ہنسینگے مگر بوٹ پڑے جہنم مین پانون کو تو نہ ایذا پہونچے۔ اب سُنیئے کہ روسی رعایا کو نہ صرف تنگ بوٹ ہی جبراً پہننا پڑا بلکہ انکو تنگ قمیص بھی پہننا پڑا۔ اور چونکہ وہ لوگ نوجوان اور عالم شباب مین تھے انھون نے انکو پھاڑ کر پھینک دیا۔ تنگدل اور مغرور جرمنی کشادہ دل اہل رُوس کی حاجات کو نہ سمجھ سکتے اور نہ پوری ہی کرسکتے ہین۔

رُوس کی سیاست فی الحال بادی النظر مین ایک حیرت افزا عالی شان عمارت معلوم ہوتی ہے جسکی چوٹی پر شہنشاہ رُوس کھڑے ہین جو اپنے تئین خود مختار و مطلق العنان بقول پیٹر اعظم سمجھتے ہین۔ اور جنکو دُنیا مین کسی کی باز پرس کا خوف نہین ہے بلکہ انکو اپنی مملکت پر اختیار کُل ہے اور بطور ایک شاہنشاہ کے اپنی مرضی و عقل سے حکومت کرتے ہین۔ اور بادشاہ کے بعد اعلی مجلس سیاسی و جماعت وزرا ہے جسمین واضعان قوانین اور ارباب نصفت اور جج وغیرہ شامل ہین۔ انگریز تو قانون کی پہلی جلد دیکھکر یہی سمجھیگا کہ اعلی مجلس سیاسی بمنزلہ پارلمنٹ ہے۔ اور جماعت وزرا بمنزلہ انگریزی جماعت وزرا کے ہے۔ مگر اصل مین یہ دونون مجلسین بالکل شہنشاہ کے حکم کی پابند ہین۔ اگرچہ مجلس اعلی کو بہت سے قانونی اختیارات حاصل ہین مثلاً سالانہ بجٹ کا جانچنا صلح و جنگ کا اعلان کرنا اور اور ضروری فرائض کا ادا کرنا تاہم وہ صرف ایک ایسی جماعت ہے جس سے شہنشاہ اپنی خوشی سے مشورہ لیتے ہین مگر یہ کچھ فرض نہین ہے کہ اسکی رائے کے پابند بھی ہون۔ ہمارے وزراے اِنگلستان کی طرح یہان کے وزرا آزاد نہین ہین۔ ہر ایک وزیر بذات خود

بادشاہ کا جواب دہ ہے۔ کوئی عام جواب دہی کمیٹی کے تعلق نہین۔ سینٹ ایک اعلیٰ درجے کی جماعت سے مراد ہے جسکا سابق یہ کام تھا کہ شہنشاہ کی غیر حاضری یا کم سنی کی حالت مین انتظام کرے اور اُسکو سیاست کے ہر محکمے مین اختیار تھا۔ لیکن فی زمانناً اسکے تعلق صرف جوڈیشل امور اور مقدمات کا تصفیہ ہے اور وہ ایک عدالت مرافعہ بھی ہے ان تینون مذکورہ بالا محکمون کے ماتحت جماعت وزرا ہین۔ اور ان جماعتون کی تعداد دس ہے۔ یہ گویا مدار سلطنت ہین جنکے تعلق ہر قسم کے مقدمات ملکی کا تصفیہ ہے اور انھین کے ذریعے سے زار رُوس کے احکام نافذ ہوتے ہین -

یورپی رُوس مین باستثناے پولینڈ وصوبجات بالٹک و فن لینڈ و کوہ قاف چونسٹھ صوبے ہین اور اُنکے ماتحت اضلاع ہین۔ جو صوبے مستثنیٰ کیے گئے اُنکا انتظام سیاسی ایک خاص طور پر ہوتا ہے۔ صوبے کا اوسط رقبہ رقبۂ پرتگال کے برابر ہے مگر بعض بعض صوبے بلجیم کے سے چھوٹے ہین مگر ایک صوبہ بلجیم کا پچیس گنا ہے۔ لیکن صوبے کی وسعت کے مطابق آبادی نہین ہے۔ سب سے بڑا صوبہ آرچینجل ہے اسمین کوئی تین لاکھ آدمی سے کم ہونگے۔ اور بعض بعض صوبون مین جو اس سے چھوٹے ہین بیس بیس لاکھ سے زیادہ آبادی ہے۔ بعض بعض آکسفورڈ اور بکنگھم سے بھی چھوٹے ہین اور بعض کل سلطنت متحدہ برطن و آئرلینڈ سے کہین وسیع۔

ہر صوبہ ایک گورنر کی ماتحتی مین ہے۔ اور ایک نائب گورنر اُسکا مددگار ہوتا ہے اور ایک چھوٹی سی مجلس شوریٰ ملکہ کیتھرائن ثانیہ کے قوانین کی روسے جو اب تک داخل قانون رُوس ہین گورنر کے تعلق اسقدر نازک نازک اور اہم کام ہین کہ اگر اُنکے لیے لائق آدمی ڈھونڈھے جائین تو اِسکی ضرورت ہو کہ ایسی تعلیم دیجاے کہ ایک نئی قوم پیدا ہو تھوڑا زمانہ گذرا کہ گورنران صوبہ بڑے جابرانہ طور سے حکمرانی کرتے تھے۔ اور حکام عدالتہاے دیوانی و فوجداری پر انکا رعب غالب رہتا تھا۔ مگر وہ وسیع و غیر محدود اختیارات سب کم کر دیے گئے کچھ تو قانون کی روسے اور کچھ اعلان اور ترقی کے ذریعے سے گھٹ گئے اب جوڈیشل امور کی نگرانی مطلق گورنر کے ہاتھ مین نہین ہے بلکہ اکثر اختیارات جو

پیشتر اُسکو حاصل تھے اب نئی لوکل سلف گورنمنٹ کے تعلق کر دیے گئے۔ اِسکے بارے مین مین آگے چل کر بیان کرونگا۔ ماسواے اِسکے بہت سے روزمرہ کے معاملات کی کاروائی بذریعہ ہدایات سلطانی و سرکلرات وزرا کے ہوا کرتی ہے۔ اور جب کبھی کوئی ایسی بات پیش آتی ہے کہ جو ہدایات سے تصفیہ نہین پا سکتی تو فوراً وزیر سے بذریعہ ڈاک یا تار برقی صلاح و مشورہ لیا جاتا ہے۔ اب گورنرون کو بھی ایسے قانونی اختیارات کے حدود مین عوام کی راے کا کسی قدر لحاظ و پاس رہتا ہے۔ اور کبھی کبھی کسی کسی اخبار کے اڈیٹر کا بھی خوف رہتا ہے کہ مبادا کچھ چھاپ دے۔ پس وہ لوگ جو رعایا پر ظلم و تعدی کرتے تھے اور جنکا خطاب ہجو کرنے والون نے چھوٹے بادشاہ دیا تھا وہ اب محض ماتحت افسر ہوگئے۔ مین یقیناً کہہ سکتا ہون کہ بہت سے افسران گورنش نہایت ایماندار و متدین ہین گو شائد غیر معمولی قابلیت انتظامی نہو مگر اپنی سچی راے کے موافق اپنے فرائض بدیانت داری تمام ادا کرتے ہین۔ اِسمین شک نہین کہ اُم گرشئی جو میرے قیام مقام نوو گورڈ مین گورنر تھے نہایت ہی معزز اور عقلمند حاکم تھے۔ ہر درجے کے لوگ اُنکی قدر و منزلت کرتے تھے اور ہر دل عزیز تھے۔ اگلے وقت کے رؤسا خودمختار شاید اُن صوبون مین ملین تو ملین جو ایشیائی صوبون کے قریب ہین۔

ماسواے گورنر شہر کے اور بہت سے افسر بھی ہوتے ہین جو وزرا کی طرف سے کام کرتے ہین۔ اور ہر ایک کے ماتحت ایک ایسا محکمہ ہے جسمین مختلف افسر با تحتی افسر خاص کام کرتے ہین۔ اسواے اِسکے اُنکے ماتحت بہت سے مددگار سکریٹری اور محرر ہوتے ہین۔

سیاست مدن کی اِس پیچیدہ کل کے متحرک رکھنے کے لیے بہت سے تجربہ کار افسرون کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ افسر شریف اور نجیب اور پادریون کے فرقے سے ہوتے ہین اور اُنکا ایک خاص طبقہ ہے۔

کل عہدہ ہاے ملکی و جنگی کا بانی سبانی پیٹر اعظم تھا جسنے اُنکو چودہ درجون پر منقسم کیا تھا اور ہر ایک درجے کا ایک خاص نام رکھا چونکہ ترقی موافق ذاتی لیاقت کے ہوجاتی ہے اِسلیے جب کوئی شخص سرکاری نوکری مین داخل ہونا چاہتا ہے تو اُسکو ضرور ہے کہ

ادنیٰ مرتبہ سے شروع کرے اور اپنی کوشش اور لیاقت سے ترقی کرے - اگر سررشتۂ تعلیم کے سرٹیفکیٹ پیش کرے تو شاید اِس سے مستثنیٰ کر دیا جاے کہ ادنیٰ درجے مین نوکری نہ کرے عمدہ عہدہ پہلے ہی سے پا جاے - اور حسب فرمان شہنشاہی قانون کے حدود سے بری کر دیا جاے - مگر عام قاعدہ یہی ہے کہ جب کوئی سرکاری نوکری کرے تو ضرور ہے کہ وہ چھوٹے درجے سے شروع کرے اور اُسے یہ بھی ضرور ہے کہ وہان کچھ عرصہ تک رہے - جس عہدے پر وہ مقرر ہوتا ہے اُس سے اُسکی قابلیت کا اندازہ کیا جاتا ہے کہ آئندہ کس عہدے کے لیے منتخب کیا جاے - رُوس مین بعض عہدے ایسے ہین کہ اُنکے نام سے لوگون کو دھوکھا ہو جائیگا جب تک کہ اُنکی کیفیت اُنکو معلوم نہو گی -

ایک بات کا اور خیال رکھنا چاہیے کہ جب کبھی کسی روسی سیاح سے ہمسے ملاقات ہو تو آسکے کارڈ کے بڑے بڑے نامون اور خطابون سے دھوکے مین نہ آئین - کوئی تو اپنے کو مشیر زار یعنی رُوس لکھے گا - کسی کے کارڈ پر لکھا ہو گا - مشیر خاص حضور زار وغیرہ وغیرہ ایک بات مجھے عمر بھر یاد رہیگی - وہ یہ کہ امریکا کے ایک باشندے نے ایک اعلیٰ مشیر قانونی کی دعوت کی اور اپنے دل مین سوچا کہ اگر مشیر موصوف میرے ہان شریک دعوت ہونگے تو میرے اعزاز کا باعث ہو گا - جب وہ صاحب جنکو یہ مشیر قانونی سمجھے ہوئے تھے اُنکے ہان آئے تو اُسکو معلوم ہوا کہ یہ مشیر قانونی نہین ہے بلکہ کسی سرکاری دفتر کا ایک ادنیٰ سا محرر ہے - کہان تو وہ مشیر قانونی سمجھے ہوئے تھا اور کہان یہ محرر نکلے - یہ سُننا تھا کہ میزبان نے ناک بھون چڑھائی - اِسمین شک نہین کہ اور لوگون کو بھی ایسا ہی تجربہ ہو گا - غیر ملک کے باشندے جب سُنتے ہین کہ رُوس مین ایک مجلس کانسِل ڈی اِٹاٹ کے نام سے مشہور ہے تو وہ قیاس کرتے ہین کہ کانسیلر ڈی اِٹاٹ اِسی مقدس جلسے کے کوئی معزز ممبر یعنی رُکن عظیم ہونگے - مگر اصل مین یہ اور ایسے ہی اور خطاب ایسے معزز نہین ہین جیسے ظاہرا معلوم ہوتے ہین

جو لوگ عملاً نتائج نکالتے ہین اور صرف مسائل پر اپنی راے اور خیالات کو محدود نہین کر دیتے بلکہ جو نتائج مستخرج ہوتے ہین اُنپر زیادہ تر خیال کرتے ہین - وہ یہ نہین سُننا چاہتے کہ امراے عظام جو نظم ملکی کے لیے مقرر ہوتے ہین وہ کیا ہین وہ صرف یہ دریافت

کرتے ہین کہ اِن امراے عظام کی جماعت نے کام کیسا کیا ہے۔ زمان گذشتہ مین رُوس کو اِسنے کیا فائدہ پہونچایا اور زمان حال مین وہ کیا کر رہی ہے۔

آجکل کے زمانے مین جب کہ ظالم اور جابر اور خود سربراے نام مصلحون مین کسی کو ذرا بھی عقیدہ نہین رہا اور جما ہوا عقیدہ بالکل جاتا رہا۔ اور لوگ سمجھنے لگے کہ ایک آزاد قومی گوَرنمنٹ ہونی چاہیے جسکے فوائد مسلم الثبوت ہون تو ایسی حکومت کو کوئی پسند نہین کرتا کہ ایک شخص کی ماتحتی مین مختلف محکمے ہون اور وہ سب پر حکمرانی کرے۔

رُوس مین لوگ ایسی حکومت سے بالکل نفرت کرتے ہین کیونکہ اُسکی بنیاد قائم نہین رہ سکتی۔ یہ مسئلہ گو اچھا معلوم ہو مگر عمل مین آنا محال ہے۔

شہنشاہ نکولس کے عہد حکومت کو یاد کرکے جس مین بڑا سخت فوجی انتظام اور نازک نازک باتین جاری کی گئی تھین اکثر روسی حال کی سیاست مدن اور عدل گستری پر نالان اور حرف گیر ہین اور اکثر انگریز بھی اِس شکایت والزام کی تصدیق کرتے ہین۔

قبل اِسکے کہ ہم اِس امر مین راے دین ہمکو اِس انتظام کی نسبت یہ بھی یاد رکھنا ضرور ہے کہ ازروے تواریخ یہی انتظام عمدہ ثابت ہوا ہے۔ اور یہان پر ہمکو اپنی آزادی اور لوکل سلف گوَرنمنٹ کو دخل نہ دینا چاہیے بلکہ یہ دیکھنا چاہیے کہ اُسکے سوا اور کسی طرز تمدن کا عملدرآمد ہو سکتا ہے یا نہین۔ کبھی کبھی جو کچھ مدبرون کو قیاساً باعث حسن انتظام معلوم ہوتا ہے وہ بعض حالات مین عملاً غیر ممکن و نازیبا ہے۔ یہان پر اِس امر کے تصفیہ کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہے کہ روسی قوم کے زندہ رہنے سے بنی نوع انسان کا فائدہ ہے یا نہین مگر ہان ہم یہ جرأت کرکے کہہ سکتے ہین کہ اگر رُوس مین ایک مستحکم اور مضبوط حکومت اور انتظام سیاست مدن قائم نہ کیا جاتا تو فی زمانناً رُوس یورپ مین ایک طاقتور سلطان ہرگز متصور نہ ہوتا۔ تھوڑا زمانہ ہوا کہ دنیا کے اُس حصے مین جسکو روسی سلطنت کہتے ہین کئی مختلف خودمختار اور نیم خودمختار ریاستین تھین۔ رُوس کا حال ہندوستان کے حال سے بہت ملتا ہے رُوس کی سلطنت پہلے پہل خودمختار بادشاہ کے ذریعے سے قائم ہوئی۔ اسی سبب سے اِسمین تفرقے نہین ہونے پائے۔ اور اِسی خودمختار بادشاہ کے سبب سے جسکو پورے پورے

اختیارات حاصل تھے مغربی شائستگی نے اسمین اشاعت پائی۔ اوراب رُوس نے بھی یُورپ کی سلطنتون مین ایک اعلیٰ درجہ حاصل کیا ہے۔ گو لوگون کی یہ راے ہو کہ اگر مختلف ریاستین از خود باہم ملحق ہوجائین اور ہر طبقے کے باشندے مغربی شائستگی کو اپنی خوشی سے حاصل کرتے تو بہتر ہوتا مگر تاریخ سے پرظاہر ہے کہ یہ امر محال تھا۔

گو ہم تسلیم کرتے ہین کہ حکومت مطلق العنان اور سیاست مُدن کی ترقی پہلے رُوس کی قوت پیدا کرنے کے لیے اور بعد ازان اُسکی قومی آزادی قائم رکھنے کے لیے پُرضرورتھی لیکن اُسکے ساتھہ ہی ہمکو ان نتائج سے بھی چشم پوشی نہ کرنا چاہیے جو ایسے انتظام سے ظہور مین آئے۔ گورنمنٹ کی خواہش جو تھی اُس سے نہ رعایا کو ہمدردی تھی نہ صاف صاف رعایا کی سمجھہ مین آتی تھی لہٰذا نتیجہ یہی نکلا کہ گورنمنٹ اور رعایا مین اختلاف ہوا اور چونکہ بے سمجھے بوجھے عجلت اور سختی سے گورنمنٹ نے کوشش کی کہ اپنی خواہش پوری کرے لہٰذا رعایا کے دل مین جوش مخالفت پیدا ہوا۔ زار تو سمجھتے تھے کہ ہم مصلح ملک ہین اور رعایا اُنکو شیطان مجسم تصور کرتی تھی اور زار سمجھتے تھے کہ رعایا ایک ایسا آلہ ہے جس سے ہم ملکی امور مین اپنی خواہش پوری کرسکتے ہین۔ سرکار ہمیشہ لوگون کو ادنیٰ سمجھتی رہی اور یہ خیال کرتی رہی کہ وہ تدابیر ملکی سمجھہ نہین سکتے ہان لوگ انتظام کچھہ کرسکتے ہین۔ چونکہ اُن کو صرف اپنے افسرون سے ہدایت اور منظوری لینے کی حاجت پڑتی تھی لہٰذا وہ رعایا کو مفتوح اور مبتذل سمجھتے تھے۔ الغرض سرکار کو لوگ ایک کھلونا سمجھنے لگے۔ اُنکی راے تھی کہ جو بنی نوع انسان رعایاے سرکار ہین اُنکے فوائد پر سرکار نظر نہین ڈالتی بلکہ گورنمنٹ کے فائدے کے لیے بڑی بیرحمی سے رعایا کے حقوق کا خون کرتی ہے۔

سیاست مُدن کی کل رُوس مین بڑی سستی اور خامی کے ساتھہ چلتی ہے کیونکہ ملک اسقدر وسیع ہے کہ انتظام مین خواہ مخواہ توقف ہوتا ہے۔ کل وسیع ملک پر بحر شمالی سے لیکر بحر خزر تک و بحر باٹلک سے لیکر ولایت چین کے حدود تک سینٹ پیٹرسبرگ سے حکومت کیجاتی ہے جو دار الخلافت ملک رُوس ہے۔ ارکین دولت کو جوابدہی کا بڑا خوف رہتا ہے اور اکثر اپنے ماتحتون کے ہاتھہ سے معاملات و مقدمات نکال کر

افسران اعلیٰ کے سپرد کر دیتے ہین - جون ہی معاملات و امور ملکی سیاست مُدن کی کل مین ڈال دیے جاتے ہین تو گویا وہ اوپر کو چڑھنا شروع کرتے ہین - اور غالباً کسی نہ کسی دن وزیر اعظم کے پاس تک پہونچ جاتے ہین - اب دیکھیے کہ وزرا کے پاس کاغذات سرکاری کا طومار لگا ہوا پڑا ہے اکثر ناچیز اور ادنیٰ کاغذات کا بھی ڈھیر ہے جو کہ مملکت کے مختلف حصہ جات سے بسبیل ڈاک روانہ کیے جاتے ہین - اور حکام بالادست کے پاس تو اِسقدر انبار لگا رہتا ہے کہ اگر ہزار آنکھین اور رآؤن کے سے ہاتھ بھی ہون تو بھی ممکن نہین کہ اپنے فرائض کو بدیانت داری تمام ادا کر سکین - نہ تو اُنکو اِس ملک سے واقفیت تامہ ہے جسپر وہ حکمران ہوتے ہین - نہ کام کرتے ہین - جب تک چاہین بے کار بیٹھے رہین -

وسعت حکومت کے بُرے نتائج برداشت کرنے کے علاوہ رُوسؔ کو افسرون کے تغلب و تصرف کا بھی ظلم برداشت کرنا پڑتا ہے - ایک روز پیٹر اعظم نے یہ حکم نافذ فرمایا کہ اگر کوئی شخص اِسقدر بھی چوری کرے کہ جسکی قیمت سے ایک رسّی مول لیجاے تو اُسکو پھانسی دینا واجب ہے - اُسپر وزیر اعظم نے صاف دلی سے کہا کہ اگر جہان پناہ آپ اِس حکم کو عمل مین لائینگے تو کوئی افسر اِس مملکت مین باقی نہ رہیگا - اُس لائق افسر نے یہ بھی کہا کہ جہان پناہ ہم سب چوری کرتے ہین مگر صِرف تفاوت اتنا ہے کہ کوئی زیادہ اور کوئی کم - کوئی ظاہر مین - کوئی پوشیدہ - ڈیڑھ سو برس ہوئے کہ یہ کلمات زبان مبارک سے نکلے تھے - اِس عرصے مین بیشک رُوسؔ نے بہت باتون مین ترقی کی لیکن اخلاقی حالات سیاست مُدن کے ابھی تک ویسے ہی ہین - حال کی آبادی کا نصف حصہ بزرگون کا ابتک بلا مبالغہ وہی کلمات کہہ سکتا ہے جو کہ پیٹر اعظم کے وزیر اعظم نے کہے تھے -

ملک رُوسؔ کے یہ حالات نا ملائم سمجھنے کے لیے ضرور ہے کہ افسرون کی زر پرستی دو قسم پر تقسیم کیجاے - ایک تو افسرون کو عادت تھی کہ بجاآوری خدمت کا نذرانہ جبریہ وصول کرتے تھے - دوسرے وہ اور اور بے ایمانیون سے بھی لوگون سے روپیہ لیا کرتے تھے - اگرچہ ہم اِن دونون قسم کی بُرائیون مین بخوبی تفاوت نہین کر سکتے تاہم روسی افسر

اخلاقی طور پر نذرانہ و جبراً روپیہ لینے مین تفاوت کرتے تھے۔ اگر کوئی روسی افسر نذرانہ لیتا اور کوئی اُسکو بد دیانت کہتا تو وہ آگ بھبوکا ہو جاتا۔ یہ رواج عام تھا اور کسی قدر جائز اسوجہ سے سمجھا جاتا تھا کہ لوگون کو کم تنخواہ ملتی تھی۔ بعض محکمجات مین تو محصول لینے کی ایک فہرست رہا کرتی تھی۔ مثلاً برانڈی کشید کرنے والے ہر عہدہ دار کو گورنر سے لیکر چوکیدار تک کو علے قدر مراتب ایک مقرری رقم دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ کا حال مجھے بخوبی یاد ہے کہ کسی افسر کو کسی شخص نے معمولی رشوت سے زیادہ دیا تو اُسنے ایمانداری کے ساتھ جتنا زیادہ تھا اُتنا واپس کر دیا۔ اور اور بھی جرائم سنگین عموماً تو نہین پائے جاتے تھے لیکن تاہم تھے ضرور۔ بہت سے اعلیٰ افسر اور ذی رتبہ عہدہ دار زر کثیر لوگون سے لیا کرتے تھے مگر اسکو گناہ نہین سمجھتے تھے بلکہ شیر مادر۔ ماشاءاللہ تاہم وہ اپنے عہدہ پر قائم رہتے اور جماعت مین اُنکی بہت عزت ہوتی۔ اِس امر سے جسکا ذکر ہوا اُس زمانے کے روسی افسرون کا اخلاق پُر ظاہر ہے۔

بادشاہون کو بھی بخوبی اُن بُرائیون کا علم تھا اور سب نے کم و بیش اُنکے دفع کرنے کی کوشش بھی کی لیکن اُنکی کوششون سے جو نتیجہ ہوا اُس سے ہم سلطنت خود مختار کی تعریف نہین کر سکتے۔ جن مقامون مین ایک افسر اعلیٰ کی ماتحتی مین مختلف محکمے ہین جس مین ہر افسر اپنے ماتحتون کے جرائم کا جواب دہ ہے وہان یہ بات مشکل ہے کہ کسی افسر کو مجرم قرار دین اِسلیے کہ افسر اعلیٰ اُسکی تائید کرینگے کیونکہ افسر اعلیٰ خود بھی بُرائیون مین مبتلا ہین۔ سگ زرد برادر شغال۔ اب فرمائیے ایسے مجرم کو کون سزا دے سکتا ہے اور اُسکا جرم کب ثابت ہو سکتا ہے۔ زار رُوس تو بیشک مجرمون کو سزا دیگا اور اُنکا افشاے جُرم بھی کریگا بشرطیکہ عوام الناس اُسکا ہاتھ بٹائین مگر فی الحقیقت وہ بھی بیچارہ مجبوراً اُنھین کے ساتھ ہو جاتا ہے جو افسرون کی شرارت و بد ذاتی چھپانا چاہتے ہین۔ وہ خود اول درجے کا عہدہ دار مملکت رُوس مین ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ ماتحت لوگ بُرائی کرتے ہین جسکے ظاہر کرنے مین افسرون سے دشمنی پیدا ہو جاتی ہے اسلیئے وہ بھی خاموش ہو جاتا ہے۔ اگر افسرون کو اکثر سزا دیجاے تو لوگون کے نزدیک اُنکی کیا خاک

وقعت رہے بلکہ سرکار کی عزت و توقیر مین بھی بٹا لگے۔ اور اُسکے امن و امان مین بھی رخنہ پڑے جو رعایا کے آرام کے لیے ضروری ہے اِسلیے عہدہ دارون کی شرارت ظاہر نہین کیجاتی۔ ماسواے اِسکے وہ سرکار جسکا دارومدار صرف ایک شخص کی مرضی پر موقوف ہوا اور جسمین کبھی کبھی سختی کیجاے تو کیونکر ممکن ہے کہ وہ باقاعدہ حکومت و سیاست سے جسکی بنیاد عوام الناس کی راے پر ہو کم سخت و کم ظالم ہو۔ جب کبھی اعلیٰ درجون کے عہدہ دارون کی شرارت ظاہر ہوتی ہے تو زار نہایت ملائمت و حلم سے پیش آتا ہے۔ اگر عدل پورے طور پر کیا جاتا ہے تو یہ ایسی تدبیر سے ہوتا ہے کہ اعلیٰ درجے کا مجرم عہدے دار ویرانہ مین جو پیرِس یا بیڈن بیڈن ہے بھوکھا مرنے نہین پاتا۔ رُوس مین قاعدہ ہے کہ چاہے خود زار ہی کیون نہون رعایت ضرور کرینگے۔ ہان اگر کوئی شخص ملک کے ساتھ بدی کرتا ہے تو فرمانروا اُسکے ساتھ بڑی سختی سے پیش آئینگے کہ ملکی بدخواہون کے وہ جانی دشمن ہوتے ہین۔ رعایا کے خلاف اگر کوئی شخص کوئی جُرم کرے تو خیر مگر شہنشاہ کے خلاف جُرم کرے تو کہین کا نہ رہے۔

رُوس کے مصلحان قوم اور مدبرون نے یہ کوشش کی کہ جُرم ہونے ہی نہ پاے صرف اتنی ہی کوشش پہ قانع نہین ہوے کہ جب جُرم سرزد ہو تب اُسکا علاج کرین بلکہ کُل سخت قوانین سے پرہیز کرکے اُنھون نے ایک نہایت فطرتی و پیچدار ضابطہ قانون جُرم کے تدارک کے لیے ایجاد کیا ہے۔ جب ہم اُس پیچدار ضابطہ قانون پر غور کرتے ہین جس سے سیاست مُدن ہوتی ہے تو ہمارے دل مین یہ خیال گذرتا ہے کہ سیاست کی جمیع بُرائیون کا دفع کرنا غیر ممکن ہے۔ ہر ایک افسر کی کیفیت گویا پہلے سے معلوم رہتی ہے اور اِسوجہ سے ہر طرح کی فکر اُسکے حفظ دیانت داری مین کیجاتی ہے۔ چونکہ انگریز ناظرین اِس وسعتی حکومت کا حال بخوبی نہین جانتے اِسوجہ سے مین یہان پر ایک مثال دیتا ہون۔

فرض کرو گورنر جنرل کے محل مین ایک آتشکدہ کی مرمت کی ضرورت ہے۔ عام لوگ فوراً یہ تصور کرینگے کہ گورنر جنرل سے ذی رتبہ عہدہ دار پر اِسقدر اعتبار ہو سکتا ہے کہ چند روپیہ خرچ کرکے فوراً مرمت کرالین اور خرچ کو ایک ادنیٰ مدمین ڈال دین

لیکن وہان کے امراء سلطنت کے کچھ اور ہی خیالات ہین اُنکو سب قسم کی مدون کا خیال کرنا پڑیگا۔ ممکن ہے کہ گورنر جنرل صاحب کو ایک قسم کا مالیخولیا ہو گیا ہو کہ خواہ مخواہ مرمت ہونی چاہیے۔ اسلیے ضرور ہے کہ مرمت کی ضرورت کی تصدیق کیجاے۔ چونکہ دانش و دیانت ایک شخص واحد سے ایک جماعت مین زیادہ ہوتی ہے اسلیے ضرور ہے کہ کونسل سے اسکی تصدیق کیجاے۔ چنانچہ دو یا تین ممبرون کی کونسل اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ مرمت ضروری ہے یا نہین۔ یہ سند کافی ووافی سمجھی جاتی ہے۔ کونسل مین بھی صرف انسان ہی ہوتے ہین جو مرکب من الخطا رہین۔ اور شاید گورنر جنرل سے خوف بھی کھاتے ہون اسلیے ازروے دانش لازم آیا کہ پروکیورر صاحب جو ایک وزیر کے ماتحت ہین تصدیق کرین۔ جب یہ دوہری تصدیق حاصل ہوجاتی ہے تو ایک معمار آتشکدہ کے معائنے اور اُسکا تخمینہ کرنے کو طلب کیا جاتا ہے۔ لیکن معمار کو ٹھیکہ دیدینا بالکل خطرے کا باعث معلوم ہوتا ہے اسلیے تخمینہ کی تصدیق بھی اول بذریعہ کونسل بعدازان بذریعہ پروکیورر صاحب پر ضرور ہے۔ جب یہ کارروائی سولہ روز مین ختم ہو چکتی ہے اور کوئی دس بارہ تختہ کاغذ رنگا جا چکتا ہے تو گورنر جنرل صاحب کو اس امر کی اطلاع دیجاتی ہے کہ مرمت مین دو روپیہ دس آنہ یا قریب ڈھائی روپیہ کے صرف ہوگا۔ ابھی کارروائی بالکل ختم نہین ہوئی کیونکہ سرکار ضرور اس بات کا اطمینان کریگی کہ آیا تخمینہ معمار کا بابت مرمت درست ہے یا نہین اور آیا کسی طرح کی غفلت تو نہین کرتا ہے۔ اسلیے دوسرا معمار اُسکے کام کے ملاحظہ کے لیے طلب کیا جاتا ہے اور اُسکی رپورٹ کی بھی مثل تخمینہ کے بذریعہ کونسل و پروکیورر تصدیق ہوتی ہے کل مراسلات تیس دن مین ختم ہوتے ہین اور کاغذ ڈیڑھ دو دستے صرف مین آتا ہے۔ اگر کوئی عام شخص مرمت کی درخواست کرتا اور گورنر جنرل نہوتا تو واللہ اعلم کتنا عرصہ گذرتا اور کتنا کاغذ صرف ہوتا۔

ہم اس بات کا ضرور اپنے دل مین تصور کرلینگے کہ ایسے پیچدار طریقے سے جسمین اسقدر رجسٹر سیاق وسباق و مراسلات ہون۔ چوری تو ہرگز نہوتی ہوگی لیکن تجربے سے یہ بات بالکل غلط معلوم ہوتی ہے۔ ہر ایک ایجاد بدیع مین ضرور نئے فطرتی وسائل

پیدا ہوتے ہین۔ اِس طریقے سے غبن تو موقوف نہوا بلکہ لوگون کے دِلون مین یہ خیال گذرا کہ سرکار ہمکو متدیّن نہین سمجھتی۔ ماسواے اِسکے کُل افسران وعہدہ داران متدیّن وغیر متدیّن مین عادت جھوٹھ بولنے کی پیدا ہوگئی۔ چونکہ بڑے شیخی باز لوگون کے واسطے بھی یہ بات غیر ممکن ہے (اگرچہ شیخی روسیون مین نہین پائی جاتی ہے) کہ بدیانت داری تمام فرائض مقررہ اداکرین تو یہ بات ضرور ہی پیدا ہوگی کہ فرائض محض کاغذ ہی پر ادا کیے جاتے ہین عہدہ دارون نے ایسے امور کی تصدیق کی جنکو اُنھون نے کبھی خواب مین بھی نہ دیکھا تھا اور سیر منشیون نے ایسی ایسی جماعت کے پرچے رنگے جنکو کبھی خیال بھی نہ تھا کہ وہ کیا بلا ہین۔ پس اِس مثال مین جسکا ہمنے ذکر کیا مرمت تو معمار کے طلب کرنے سے پہلے ہی ہوچکی تھی مگر ہان ضابطے کی کارروائی باقی تھی۔ یہ تماشا صِرف اِسلیے کیا گیا کہ سرکاری کاغذات کو جب کوئی ملاحظہ کرے تو باترتیب پائے۔۔

طرز تمدن کی بُرائیون کے دفع کرلے کے لیے شاہ نکولس نے غالبًا سب سے عمدہ عمدہ ذریعے تجویز کیے تھے۔ وہ یہ بات بخوبی جانتا تھا کہ افسران ماتحت محکوم دھوکے دیتے ہین اِسلیے اُسنے ایک جماعت مسمّی بہ جنڈرمیر مشاہرہ معقول مقرر کی جو تمام ملک مین پھیلی ہوئی تھی اور ہر وقت بادشاہ کو ہر طرح کی آگاہی امور ملکی کی نسبت وہ دیا کرتی تھی۔ جو لوگ یہ سمجھتے تھے کہ انتظام مدن یون ہونا چاہیے کہ مختلف محکمے ایک افسر اعلیٰ کی ماتحتی مین ہون وہ زار کی اِس کارروائی کی مدح مین رطب اللسان تھے۔ اور زار کو بھی یہ عقیدہ تھا کہ اِن افسرون کے ذریعے سے راستی مخفی نہ رہیگی اور ہر طرح کی بُرائیان دفع ہوجائینگی۔ اگر سچ پوچھو تو اِس انتظام سے بہت کم اچھے نتائج پیدا ہوئے بلکہ برعکس اِسکے اِس سے ایک بُرائی یہ پیدا ہوئی کہ گو اُس جماعت کے افسر بمشاہرہ معقول منتخب منتخب آدمی تھے مگر وہ بھی اور لوگون کے عیوب مین شامل ہوگئے سچ ہے کہ خربزہ کو دیکھکر خربزہ رنگ پکڑتا ہے۔ وہ لوگ یہ تصور کرنے لگے کہ ہمکو لوگ جاسوس اور چغل خور سمجھتے ہین جو بڑی ذلت کی بات ہے اور جس سے دیانت داری کوسون دور بھاگتی ہے۔ اِسلیے اُنکی کوشش اور جد وجہد سے کوئی عمدہ نتیجہ ظہور مین نہین آیا۔ وہ لوگ پیٹر اعظم کے پُرڈیکیو رنٹیر جنرل کی

حالت مین تھے اور اُس نیک شخص کے موافق وہ نہین چاہتے تھے کہ ایسے آدمیون کو برباد کردین جو اپنے ہموطنون سے کسی طرح بدتر نہین ہین - علاوہ برین حسب ضابطۂ قانون عدول حکمی بددیانتی سے بھی بدرجہا قبیح جُرم متصور تھا اور جو لوگ سلطنت کے خلاف جرائم کرتے تھے وہ سب سے بڑھکر مجرم سمجھے جاتے تھے - جنڈرمیٹر نے اسلیے عام برائیون کی نسبت چشم پوشی کی جنکو لوگ لاعلاج سمجھتے تھے - اور حقیقی یا محض قیاسی شرارت کے دفع کرنے مین کوشش کرنا شروع کی - ظلم و تعدی و تغلب و تصرف جو ہو رہا تھا اُسکا کبھی کسی نے خیال ہی نہ کیا - ہان اگر کوئی بطریق تمسخر یا مضحکہ کوئی بات خلاف سرکار زبان پر لاتا تو بڑی نمک حرامی تصور کیجاتی تھی -

یہ جماعت ابھی تک موجود ہے اور ہر بڑے شہر مین اُسکا ایک نائب پایا جاتا ہے اُسکو بھی ایک قسم کا پولیس سمجھنا چاہیے اور اُسکی ضرورت اکثر ایسے معاملات مین پڑتی ہے جو سرکار کو مخفی رکھنے منظور ہین مگر افسوس ہے کہ یہ جماعت ایسے قانونی ضوابط سے محدود نہین تھی جنسے افسرون کی تعدی سے عوام الناس محفوظ رکھے جاتے ہین - اس جماعت کے اختیارات غیر محدود تھے گویا ستاح کمیشن تھا - اُسکو اختیار تھا کہ جب کبھی کسی شخص کو کسی طور سے مشکوک سمجھے تو اُسے جب تک چاہے قید مین رکھے یا بلا تحقیقات قانونی رُوس کے کسی ویرانے مین جلاء وطن کر دے - القصہ یہ جماعت ایسے لوگون کو سزا دیتی ہے جو ملکی معاملات کے بدخواہ ہین - اور ایسی انجمنون کی سدباب ہوتی ہے جو سرکار کا مقابلہ کرتی ہین اور ملکی بلوون کو دفع کرتی ہے - علاوہ برین اِسکا یہ کام بھی ہے کہ احکام سرکار کو جو خلاف قانون ہون عمل مین لائے -

اِس عجیب و ابتر شاخ سیاست مدن سے میرا تعلق ایک عجیب طور پر رہا - مجھے تو نووگورڈ کے نائب گورنر سے تجربہ ہو چکا تھا جسکا مین پہلے ذکر کرچکا ہون - پس مین نے یہ چاہا کہ اپنے تئین ہر طرح کے شک سے بری رکھون - اور اسلیے مین نے ایک عرضی جماعت موصوف کے افسر اعلیٰ کی خدمت مین گذرانی تاکہ مجھکو کوئی سرکاری سند اِس مضمون کی دستیاب ہو کہ کل افسران رُوس پر جنسے میری ملاقات ہو یہ بات ثابت ہوجائے کہ مین

کسی طرح پر بدخواہ رُوسؔ نہین ہون اور بُرا ارادہ اپنے دل مین کسی طرح کا نہین رکھتا۔ میری درخواست منظور ہوئی اور مجھے ضروری اسناد بھی عطا ہوئین۔لیکن میری وہی مثل ہوئی کہ بیری سے نکلا تو ببول مین اُلجھا۔عہدہ داران رُوسؔ کا اشتباہ اپنی نسبت دفع کرنے کے عوض مین نے نادانستہ دوسری قسم کا اشتباہ اپنے اوپر عاید کیا۔وہ اسناد جو سرکار کی طرف سے مجھے عطا ہوئی تھین اُنھون نے عوام الناس کے نزدیک یہ نتیجہ پیدا کیا کہ مین جنڈرمیرؔ کی طرف سے نائب مقرر ہوا ہون اور اس سے مجھے عوام الناس سے ریاست وسیاست مدن کی آگاہی مین بڑا خلل پڑا۔چونکہ مجھے آگاہی حاصل کرنے کے لیے عوام الناس کی روسی افسرون سے زیادہ ضرورت تھی اسلیے مین نے سند کو پھر از سرنو اپنے لیے منظور نہ کرایا۔اور مثل ایک عام سیاح کے ملک مین سیر کرتا رہا کچھ دنون تک تو مجھے اسمین کوئی تکلیف نہین ہوئی لیکن ہان اس بات کا مین اقرار کرتا ہون کہ لوگ مجھے بغور تمام دیکھتے رہے اور میری پاسبانی کرتے رہے کہ آیا مین جاسُوس تو نہین ہون یہان تک اکثر ڈاکخانے مین میری چٹھیان بھی لوگ کھول لیا کرتے تھے مگر الحمد للہ اور کسی طرح کی تکلیف مجھے اب تک نہین پہونچی۔انجام کار ایک دن رات کو مین نے ان اسناد سے کام لینا چاہا مگر جائے تعجب ہے کہ لوگون نے آکر مجھے گھیر لیا اور گرفتار کرلیا۔یہ امر یون وقوع پذیر ہوا۔

سنہ ۱۸۷۰ع کے موسم سرما مین مجھے آسٹریا اور سرؔویا جانے کا اتفاق ہوا اور ایک تھوڑے عرصے کے بعد براہ کالؔ ڈُبویا رُوسؔ کو واپس آنا پڑا۔پرڈتھ شہر مین جب مین پہونچا جو حدود رُوسؔ پر ہے تو وہان مجھ سے جماعت مذکور کے ایک افسر سے اتفاقیہ ملاقات ہوئی جسکا یہ کام تھا کہ مسافرون کی اسناد ملاحظہ کرے۔اگرچہ میرا پروانہ راہداری شاہی مُہر سے مزین تھا جسکو رُوسؔ وانگلشیہ سلطنت کے سفیرون نے مقام لنڈن مین ملاحظہ کیا تھا تو بھی اس افسر نے میری تحقیقات کامل میری گذشتہ زندگی اور معاش کی نسبت کی۔اور یہ بھی دریافت کیا کہ اب آیندہ تم کیا کرنا چاہتے ہو۔جب اُسکو یہ بات معلوم ہوئی کہ مین دو برس سے اپنے صرف سے سیاحی کرتا ہون باین غرض کہ انواع واقسام کی

آگاہی وواقفیت حاصل کرون تو اُسکو شک ہوا کہ مین رعیت سرکار انگلشیہ نہین ہون لیکن جب میرے بیانات کی میرے رفیق مسافر سے تصدیق ہوئی جو میرا روسی دوست تھا اور جسکے پاس بڑی بڑی سرکاری سندین موجود تھین تو مجبور ہو کر اُس افسر نے میرے پروانہ راہداری پر دستخط کیا اور مجھے جانے کی اجازت دی۔ چُنگی کے افسرون نے بھی ہمارے اسباب کا جلد جلد معائنہ کر لیا۔ ہم دونون سیاح ایک نزدیک کے گانون مین جاکر اُترے جہان ہمارا ارادہ شب باشی کا تھا۔ ہمنے خدا کا شکر ادا کیا کہ اب ہم دیہات کے افسرون کے اختیار سے کچھ عرصے تک محفوظ رہینگے۔ جب رات کو ۱۲ بجے تو کسی نے آکر دروازے کو بڑے زور سے دھکا دیا اور ایک شخص نے چاہا کہ زبردستی اندر گھس آئے تب بڑی بحث کے بعد مجبور لامحالہ دروازہ کھولنا ہی پڑا۔ وہ افسر جسنے میرے پروانہ راہداری پر دستخط کیے تھے مجھ سے بدرشتی تمام کہنے لگا کہ اب حضرت آپ کو یہان چوبیس گھنٹے تک رہنا پڑیگا۔

اِس بات کے سُننے سے مجھے بڑی حیرت ہوئی اور مین نے جرأت کر کے اُس سے کہا۔ کیون خیر تو ہے۔

وہ کہنے لگا۔ کیون کیا معنی۔ یہ تو ہمارا کام ہی ہے۔

مین نے کہا ہان آپ کے فرائض مین ہو مگر مجھے افسوس ہے کہ مین آپ کی اِس درخواست کی تعمیل نہین کر سکتا۔ مین علی الصباح روانہ ہو جاؤنگا۔

اُسنے کہا۔ جانا کیا ہنسی ٹھٹھا ہے۔ اپنا پروانہ راہداری تو لاؤ۔

مین نے کہا۔ حضرت جب تک کوئی بندے کو زنجیرون سے جکڑ نہ رکھے بندہ تو ضرور علی الصباح چار بجتے بجتے یہان سے روانہ ہو جائیگا۔ اب مین ذرا آرام کرنا چاہتا ہون لہذا آپ کی خدمت مین عرض ہے کہ آپ یہان سے تشریف لے جائیے۔ آپ مجھے سرحد تک البتہ روک سکتے تھے۔ اب آپکا کوئی اختیار نہین کہ آدھی رات کو آئیے اور بھلے آدمیون کو تکلیف دیجیے اور اُنکی نیند حرام کیجیے۔ بس بس اب آپ جائیے ورنہ صبح سرکار مین اطلاع کرونگا پروانہ راہداری تو آپ کیا آپ کے فرشتون کو بھی نہ دونگا۔ مگر ہان جو کوئی پولیس کا افسر آئیگا تو خیر اُسکو دینے کا مضائقہ نہین۔

اب سنیے کہ حقوق اور عام اوصاف جنٹلمینی کی بحث ہونے لگی اس حصص مین میرے مخالف نے جو برسر پرخاش تھا اپنی تحمل نہ گفتگو کو بالاے طاق رکھکر یہ کہنا شروع کیا کہ جس معزز جماعت سے مین تعلق رکھتا ہون وہ سیاست مدن کی ایک خاص شاخ ہے۔گو وہ ظاہرا بدوماغ اور منغص ہوا تھا لیکن کوئی ناشائستگی کا فعل اس سے سرزد نہین ہوا اگرچہ اسکو کسی قدر یقین تھا کہ مجھ سے مداخلت کرنے کا اختیار اسکو حاصل ہے۔اب اسکو کچھ کچھ شک ہوا۔جب اس شخص نے یہ دیکھا کہ مین کسی طرح سے اپنا پروانہ راہداری نہین دیتا اور پھر مین جاکر بستر پر استراحت کرنے لگا تو وہ ناچار ہوکر لوٹ گیا مگر ایک آدھ گھنٹے کے عرصے مین پھر آکر مجھکو ستایا۔اکبے جب وہ آیا تو افسر پولیس کو بھی لیتا آیا اور مجھ سے کہا کہ جتنے کاغذات آپ کے پاس ہون مجھے عنایت کیجیے۔جب مین نے اس سے سوال کیا کہ آپ میرے ساتھ اس طرح کیون مسلوک ہین تو کہنے لگا کہ جناب مین اسکا سبب عرض نہین کرسکتا مگر ہان حکم کا پابند ہون کہ آپ کو گرفتار کرون۔پس آپ خاموش رہیے اور قانون شاہ کی تعمیل فرمائیے۔اِسپر مین نے اپنا پروانہ راہداری حوالہ کردیا مگر ہان اس سے ایک رسید لے لی۔اور یہ بھی شرط کرلی کہ مین اس مقام مین رہونگا تاوقتیکہ میرے تار کا جواب نہ آئے جو مین دار الخلافت روس مین بمقام سینٹ پیٹرسبرگ بخدمت سفیر انگلستان روانہ کرونگا۔

دوسرے دن علی الصباح مین نے ایلچی کے نام تار دیا اور دن بھر جواب کا منتظر رہا۔افسر پولیس نے مجھے یہ اجازت دی کہ آپ دن کو نواحی موضع مین سیر کرسکتے ہین مگر اور کہین نہین جاسکتے لیکن مین نے اس اجازت سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔اس موضع کے کل باشندے یہودی تھے۔اور آپ جانتے ہین کہ یہودی مملکت روس مین خبر وحشت اثر کے پھیلانے مین مشہور ہین۔صبح نہونے پائی تھی کہ کوئی مرد و زن و طفل اس مقام مین ایسا نہ تھا کہ جسے یہ نہ معلوم ہوا ہو کہ بندہ مجرم ہے۔اور سب لوگ یہی چاہتے تھے کہ اس مجرم کو دیکھین جسکو پولیس نے گرفتار کرلیا ہے۔جب مجرم سمجھکر ہر کس و ناکس بنظر غور کسی کو دیکھے تو کب اچھا معلوم ہوگا۔اِسلیے مین کمرے سے باہر نہین نکلا۔اور اس ہمراہ رفیق سیاح کی صحبت ہی کو غنیمت جانا وہ از راہ مہربانی ایسے وقت نازک مین میرے ساتھ رہا۔اور

کبھی کبھی مجھسے انگریزی رعایا کی آزادی کی نسبت مذاق بھی کرتا تھا میں نے تمام دن اسی لطف سے بسر کیا۔ یہ سب تو جو کچھ ہوا سو ہوا مگر قباحت یہ تھی کہ دیکھیے کتنے دنون یا ہفتون یا مہینون تک وہان رہنا پڑیگا۔ اِسکی نسبت افسر پولیس ذرا بھی کچھ نہین بتاتا تھا۔

لیکن خدا کے فضل سے مجھے امید سے پہلے ہی رہائی مل گئی۔ دوسرے دن چھتیس گھنٹے کے بعد شب کو وہ افسر پولیس میرے پاس پھر واپس آیا۔ اور مجھے پروانہ راہداری واپس کیا۔ اور اسیوقت ایلچی کے پاس سے میرے نام تار بھی آیا کہ حکام نے تمکو بری کیا۔ مین بہت ہی خوش ہوا۔ جب مین نے وزیر اعظم سے اِس بات کی وجہ موجہ دریافت کرنی چاہی کہ مجکو افسران پولیس نے کیون اتنی تکلیف دی تو اُسنے اُسکے جواب مین یہ کہا کہ آپکے نام کا ایک اور شخص جھوٹے جعلی بنک کے نوٹ لیے ہوئے اُسی راہ سے اُسی روز گذرنے والا تھا اِس غلطی سے افسران پولیس نے آپ کو گرفتار کیا۔ خیر معاف کیجیے۔ اُنکو دھوکھا ہوا۔ مین اس بارے مین اتنا تو کہہ سکتا ہون کہ باضابطہ یہ تقصیر درست معلوم ہوتی ہے مگر افسران روس کی صرف فطرت ہے۔ خیر ہرچہ بادا باد۔ مین نے اُسکو منظور کیا۔ پھر آیندہ کوئی ایسی شکایت کرنے کا اتفاق نہوا۔

جو کچھ کہ مین نے دیکھا اور جنڈرمیز کی نسبت سنا اُس سے مجھے یہ بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ افسران جماعت نہایت شائستہ و تربیت یافتہ لوگ ہین جو صرف ایذا رسانی کو اپنا فرض منصبی ادا کرنا جانتے ہین۔ لیکن یہ افسوس ہے کہ عوام الناس اُنپر شک اور نفرت کی نگاہ سے نظر کرتے ہین۔ اکثر وہ بزدل اور کمینے اور فرومایہ جو بغاوت پر کمر باندھے ہین اور جنکو گرفتار کرنا جنڈرمیز کا خاص کام ہے وہ بھی بنظر حقارت اُنھین دیکھتے ہین۔ اور اِس بات سے کچھ ہمکو تحیر بھی نہ ہونا چاہیے۔ اگرچہ بہت ایسے شخص ہین جو سزاے سنگین کی ضرورت اشد سمجھتے ہین مگر ایسے لوگ دنیا مین کم ہین جو جلاد سے نفرت نہ کرتے ہون۔ اب خیر اِس طول طویل حکایت سے کنارہ کرکے آمدم برسر مطلب۔ اِس جماعت اور بہت سے ضوابط و قوانین کے اجراسے بھی حکام کی بددیانتی اور رشوت ستانی اور جرائم کسی طرح کم نہین ہوتے جتنی کوششین اُن برائیون کے دفع کرنے کے لیے کی گئین جنکا مین

ذکر پہلے کرچکا ہون اُتنی ہی انجام مین ناکامیابی ہوئی۔ کیتھرائن ثانیہ کے عہد حکومت سے لیکر عہد حال تک دیہاتی پولیس و اضلاع وصوبجات کے منصف دیہات کے باشندون کی منظوری سے ہوا کرتے تھے۔ اور اُنکی تواریخ سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو لوکل سلف گورنمنٹ کے انتظام کے نہایت قائل ہین ضرور اِس بات کو سمجھینگے کہ تواریخاً یہ لوکل سلف گورنمنٹ شاہی انتظام سیاست مدن سے کہین بدتر و بدرجہا ابتر ہے جسکا سر ہے نہ پیر ہے۔ خیر علاج اِن سیاست مدنی کی برائیون کا یہ ہے کہ اِس کل سیاست مدن کی کل کو عوام الناس کے اختیار مین کر دینا واجب و لازم ہے۔ کل کوششین بیچارے زار کی نسلاً بعد نسلٍ درباب اندفاع قباحات بے ثمر رہین۔ کیا کہون۔ شہنشاہ نکولس کی کوشش بھی اِس بارے مین بے سود محض ہی رہی لیکن جب جنگ قرمیہ کے بعد لوگون کے اخلاق مین کسی قدر تبدیلی ہوئی اور زار نے رعایا کو اپنی مدد کے لیے طلب فرمایا تو وہ برائیان جنکی جڑ بڑی مضبوط تھی فوراً کافور ہوگئین۔ کچھ زمانے تک زر پرستی و تغلب و تصرف کا نام و نشان تک مملکت روس مین نہین رہا تھا لیکن اُسوقت سے اُنکو پھر ایسا زمانہ میسر نہین ہوا اور رفتہ رفتہ یہ نتیجہ ہوا کہ قاعدۂ قدیم پر آگئے۔ فی زماننا یہ ہم نہین کہہ سکتے کہ سیاست مدن اور عدل گستری اُس برائی سے پاک و مبرا ہے بلکہ یہ ہم کہہ سکتے ہین کہ سابق کے زمانے سے از روے تواریخ اب کہین بہتر ہے۔ مگر ہان اِس زمانے مین بھی بیچارے مصیبت کے مارے انجنیر و منتظمان محکمۂ جنگل بدنام و ہدف سہام طعن ہین۔ اگرچہ عوام الناس کی راے کا اِسقدر زور فی زماننا نہین ہے جیسا کہ چند برس پیشتر تھا تو بھی اِسقدر زور تو اب بھی ہے کہ اُن بہت سی برائیون کو دفع کر سکتا ہے جو عہد شاہ نکولس اور اُسکے جانشینون کے زمانے مین رائج تھین اِس مضمون کے بارے مین مین کچھ پھر لکھونگا۔ ع یار زندہ ہے تو صحبت باقی۔

باب گیارھوان
نئی لوکل سلف گورنمنٹ

جلسۂ زمنسٹوو کے تاریخی حالات دریافت کرنے کا عمدہ موقع۔ جلسۂ زمنسٹوو اور پارلمنٹ۔ ضلع کی مجلس۔ امرا اور غلام۔ قصبے کی ایک مجلس۔ مشہور مشہور ممبر۔ مختلف جلسہاے زمنسٹوو کا فرق۔ اُسکے مقاصد اور ضرورت۔ امراے کرام اور وضع قوانین۔ غیر معمولی امیدین۔ جلسۂ زمنسٹوو نے کیا کیا ہے۔ سرگرمی اسمین کیون نہین ہے۔ ایک عجیب سانحہ۔ جلسۂ زمنسٹوو کی حالت آیندہ کیا ہوگی

نووگوروڈ مین میرے پہونچنے کے کچھ عرصہ کے بعد مین نے ایک رئیس سے شناسائی پیدا کی جو لوکل سلف گورنمنٹ کے ممبر مجلس تھے اور چونکہ نہایت خلیق وخوش مزاج وسخن سنج تھے مین نے اُنسے کہا کہ آپ مجھے اُس محکمہ کے حالات سے آگاہی بخشیے جسکے آپ کارکن ہین۔ اُنھون نے بخوشی منظور کیا اور اپنے نائبون اور ہمرتبہ رفیقون سے ملاقات کرائی اور مجھے بہ خلق تمام اپنے دفتر مین بُلایا اور کہا کہ جب کبھی آپکا جی چاہے یہان شوق سے آیا کیجیے۔ اس سے بے شک مین نے بڑا فائدہ اُٹھایا۔ اول اول تو مین نے گاہ گاہ ملاقات کی لیکن جب مین نے دیکھا کہ میرے دوست اور اُسکے ہمرتبہ رفیقون نے یہ ارادہ وخواہش ظاہر کی کہ مجھے لوکل سلف گورنمنٹ کی سیاست وعدل گستری سے بخوبی واقف کرین اور میرے آرام کے لیے اُنھون نے وہان ایک میز بھی لگا دیا تو اب مین بلاناغہ دفتر جانے لگا اور کئی کئی گھنٹے وہان صرف کرنے لگا اور روزمرہ کے معاملات وامور نظم ونسق کو دیکھنے لگا اور جو بات نسبت بہبودی وآسائش رعیت دلچسپ نظر آئی تو اُسکو تحریر بھی کرنے لگا یہانتک کہ ایک جماعت کا مین بھی ایک ممبر ہوگیا۔ جب کبھی یہ لوگ دارالشفا یا پاگل خانہ یا

مدرسۂ دیہی کے ملاحظہ کو جایا کرتے تو مین بھی اُنکے ہمراہ ہولیتا۔ جہان کہین کسی لوکل سلف گورنمنٹ کے کارخانہ مین وہ لوگ جاتے تو مین بھی اُنکے ساتھ سایہ کی طرح رہتا اور وہ کسی نقص یا عیب کو جو ظاہر ہوتا مجھسے نہین چھپاتے تھے۔

ان اُمور کا ذکر مین اس مقام پر اس نظر سے کرتا ہون کہ روسی لوگ ہر اجنبی کی جو اُنکے ملک کے حالات سے واقف ہونا چاہتا ہے وہ اُسکی ہر طرح پر اعانت و دستگیری کرتے ہین۔ وہ لوگ اپنے دل مین یہ خیال کرتے ہین کہ اجنبیون نے ہمکو اور ہمارے ملک کے حالات کو بخوبی نہ سمجھا اسی سبب سے ہمپر تہمت لگاتے ہین اور مفت مین ہمکو بدنام کرتے ہین اسلیے اب وہ کوشش کرتے ہین کہ یہ بدنامی و بہتان دور ہو جاوے۔ یہ بات باعث فخر روس ہے کہ روسیون مین وہ جھوٹھی حب الوطنی نہین پائی جاتی جسکی وجہ سے انسان اپنے قومی عیوب کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے وہ اپنے قواعد و قوانین ملکی کے انصاف کرنے کے لیے نہایت سخت ہین نہ کہ رحم دل و طرفدار۔ شاہ نکولس کے زمانہ مین لوگ جو سرکار سے اتفاق رکھتے تھے وہ کہتے تھے کہ ہم بڑی خوشی کے ساتھ ایسے ملک مین رہتے ہین جسمین نہایت حُسن انتظام ہے۔ چھ برس کے عرصہ تک مین ولایت رُوس مین رہا ہر جگہ لوگون نے بخوشی میری تحقیقات مین ہر طرح کی اعانت دی۔ مگر مجھے کبھی اس قول کی تصدیق نہین ہوئی کہ روسی غیر ملک والون کی آنکھون مین خاک جھونکتے ہین جیسا کہ بعض مورخون نے لکھا ہے۔

زِمستوو ایک قسم کی لوکل سیاست ہے جس سے دیہاتی پنچایتین موقوف ہوگئین اور اُسکا کام اُن حاجات عوام الناس کے رفع کرنے کا ہے جنکو دیہاتی پنچایتین دفع نہین کر سکتین۔ اسکے خاص فرائض یہ ہین کہ سڑک و پلون کو درستی کی حالت مین رکھے دیہاتی پولیس و دیگر عہدہ دارون کے سفر کرنے مین اعانت کرے۔ ہوشیار منصفون کو چُنے۔ درس و تعلیم و حفظان صحت کا خیال رکھے غلہ کی فصل کی نگرانی کرے۔ قحط سالی کا تدارک کرے۔ الغرض اسکا یہ کام ہے کہ آبادی ملک کی بہبودی و آسایش و ترقی اخلاق مین کوشش کرے۔ تو یہ زمستوو بمنزلہ پارلمنٹ ہے یعنے اسمین ایک جماعت ہے جسکا جلسہ ہر سال ایک مرتبہ ہوا کرتا ہے اور اسمین ایک اور مجلس خاص اُسکے متعلق ہے

جسکو یہی جماعت اپنے ممبرون سے چُن لیا کرتی ہے - اگر اس جماعت کو آپ لوکل گورنمنٹ تصور کیجیے تو اُس مجلس کو بمنزلۂ جماعت وزرار سمجھیے - اکثر لوگ میرے دوست ممبر مجلس کو تمسخر سے وزیر اعظم کہا کرتے تھے - ہر تیسرے سال ایک مرتبہ مالکان زمین ایک طرز خاص سے ممبرون کو چن لیا کرتے ہین اور اُسمین دیہاتی جماعت و مُیونسپیلٹی بھی انکی اعانت کرتی ہے - ہر صوبہ اور ہر ضلع مین ایک ایک ایسی جماعت ضرور ہے -

نووگوروڈ مین وارد ہونے کے تھوڑے عرصہ بعد مجھے ضلع کی اس قسم کی جماعت مین جانے کا اتفاق ہوا اُمرار عظام کے کمرہ مین مین نے تیس چالیس آدمیون کو ایک لمبے میز پر جسپر سبز پوشش تھی اردگرد بیٹھے ہوے دیکھا - ہر ممبر کے آگے چند تختے کاغذ کے لکھنے کے واسطے رکھے ہوے تھے اور پریسیڈنٹ کے آگے ایک دستی گھنٹی موجود تھی جسکو وہ آغاز کارروائی مین زور سے بجاتا تھا اور اُسوقت بھی بجاتا جبکہ ممبرون کو خاموش کرنا منظور ہوتا - پریسیڈنٹ کے دہنے بائین ممبر اور کارکن بیٹھے ہوے تھے جنکے آگے لکھی اور چھپی ہوئی اسناد کا ڈھیر تھا جنمین سے منتخب کرکے وہ کبھی کبھی دیر تک پڑھتے تھے یہانتک کہ زیادہ تر سامعین جلسہ انگڑائیان لینے لگتے اور دو یا تین تو واقعی سو ہی جاتے - جب یہ رپورٹ ختم ہوتی تو پریسیڈنٹ صاحب گھنٹی بجا دیتے تاکہ خواب آلودہ لوگ بیدار ہون اور یہ بھی دریافت کرتے کہ آیا کسی کو کچھ کہنا تو نہین ہے - کبھی کبھی کوئی کوئی شخص کچھ کہنے لگتا اور اُسپر دیر تک بحث ہونے لگتی - جب کبھی کسی راے مین اختلاف پڑتا تو کبھی کبھی پریسیڈنٹ صاحب یہ کہدیتے کہ ہان کرنے والے لوگ کھڑے ہو جاوین اور انکار کرنے والے لوگ چُپ چاپ بیٹھے رہین -

اس جماعت کے دیکھنے سے مجھے اس بات کی بڑی حیرت ہوئی کہ اسمین شریف و رئیس و کسان و دیہاتی شامل ہین اور کسانون کا شمار زیادہ ہے اور ان دونون قسم کے اشخاص مین دشمنی و خصومت کا نام و نشان تک نہین - مالکان اراضی اور اُنکے اسامی اُسوقت برابر و ہمسر تصور کیے جاتے ہین - بحث ہمیشہ اسامی کرتے تھے لیکن کبھی کبھی کوئی کوئی کسان و دہقانی ممبر بھی بولتا تھا جسکا بیان ہمیشہ صاف عمل مطلب پر ہوتا تھا جسکو

اور لوگ بڑے غور و ادب کے ساتھ سنتے تھے۔ بجاے سخت دشمنی و مخالف راے کے جسکا ہونا ایسی جماعت مین قرین قیاس تھا اُسمین اتفاق راے معلوم ہوتا تھا جس سے یہ امر صاف ثابت تھا کہ ممبرون کی جماعت کثیر اِن معاملات مین جو پیش نظر ہین کم توجہ رکھتی ہے

یہ جلسہ ماہ ستمبر مین ہوا تھا۔ دسمبر کے شروع مین صوبہ کی جماعت کا جلسہ ہوا اور تین ہفتہ تک باسمین مین روزمرہ جایا کرتا تھا۔ یہ جماعت طریقہ و خصلت مین مثل جماعت ضلع کے تھی۔ اِسکے خاص اوصاف یہ تھے کہ اِسکے ممبر سب منتخب لوگ تھے جنکو دس اضلاع کی جماعتون نے منتخب کیا تھا اور اِس جماعت مین وہی معاملات پیش ہوتے جو نہ صرف ایک ضلع سے بلکہ اضلاع متعددہ سے علاقہ رکھتے تھے۔ ماسواے اِسکے اِسمین دہقانی نائب بہت کم تھے اِس سے مجھے حیرت ہوئی کیونکہ مین یہ جانتا تھا کہ قانوناً ممبران دہقانی بھی منتخب ہو سکتے تھے مگر اصلیت اسکی یہ ہے کہ ضلع کی جماعتون نے اکثر اپنے چست و چالاک ممبرون کو چُنا تھا اور لامحالہ مالکان زمین بھی انتخاب کے قابل ٹھہرے۔ اس انتظام کے بارہ مین دہقانیون نے کچھ اعتراض نکیا کیونکہ اس انتظام مین حاضرباشی کے لیے زرکثیر اپنے پاس سے خرچ کرنا پڑتا تھا اور نائبون کو زرخرچہ سرکار سے نہین ملتا تھا۔

مین چند ممبرون کا حال بیان کرتا ہون تاکہ ناظرین کی سمجھ مین یہ امر بخوبی آسکے کہ یہ جماعت کیا حیثیت رکھتی ہے۔ یہ عام لوگ ہین جنکا کچھ جوانی کا حصہ سرکاری نوکری فوجی افسری مین گذرا اور بعض نے سول کی نوکری کی اور بعد ازان پنشن لیکر اپنے دیہات کو چلے گئے اور وہان کھیتی کر کے کھانے بھر کو پیدا کرنے لگے۔ بعض نے نوکری بھی کرلی تاکہ آمدنی اور بڑھے اب مین چند ممبرون کا بیان ذکر کرتا ہون۔

مثلاً آپ ایک بوڑھے خوش رو جنرل کو وردی پہنے ہوے دیکھینگے جسکے بٹن کے سوراخ مین سینٹ جارج کی صلیب بنی ہے۔ یہ وردی اُن لوگون کو دیجاتی ہے جو لوگ معرکہ نبرد مین بڑے بڑے کارنمایان کیے ہوتے ہین شہزادہ (س) نسبر کو دیکھیے گا جو رُوس کے روساء عظام مین سے کسی کا پوتا ہے۔ اُسنے سیاست مدن مین ذی رتبہ

عہدون کا کام بدیانت تمام انجام دیا اور اپنی زندگی کا معتدبہ حصہ دربار مین بصفائی دل وسخاوت وراست بازی صرف کیا اگرچہ زمانہ حال کے واقعات سے کم آگہی رکھتا ہے اور بعض اوقات اُسمین سُستی اور کاہلی بھی پائی جاتی ہے مگر امور متنازعہ مین اُسکی راے باصواب ہے اور جب کبھی وہ کھڑا ہوکے کچھ بولتا ہے تو صاف سپاہیانہ طور سے گفتگو کرتا ہے۔

وہ درازقد ولاغراندام شخص جسکی عمر متوسط درجے سے کسی قدر زیادہ ہے اور جو ذرا جانب چپ دبا ہوا بیٹھا ہے وہ شہزادہ فلان ہے۔ وہ بھی مشہور آدمی ہے مگر سب باتون سے ذاتی آزادی کو زیادہ پسند کرتا ہے اور خسروی دربار سے کچھ سروکار نہین رکھتا ہے۔ جتنا فرصت کا وقت اُسکو ملا سب مطالعۂ کتب و درس وتدریس مین صرف کیا اور بہت سی تصانیف علم مجلس و علم مدبری مین تصنیف کین۔ ایک نہایت سرگرم شخص ہے اور آزادی غلامان خانہ زاد کا حامی اور اُس زمانہ سے کسانون کی بہبودی وآسایش کے لیے برابر جانفشان رہا اور سررشتہ تعلیم کے قائم کرنے کے لیے کوشش کرتا رہا اور یہ بھی چاہتا تھا کہ ہر گانون مین مجلسین قائم ہون اور مدرسے جاری ہون تاکہ عوام الناس کو فائدہ پہونچے اور اسی طور پر بہت سی ملکی اصلاحین کین۔ ان دونون صاحبون نے اپنی سخاوت سے اسامیون کو بہت سی اراضی دیدی جس کے وہ قانوناً مجاز نہ تھے۔ اس مجلس مین شہزادہ لوا وابسر اکثر تقریر کرتا ہے اور ہمیشہ لوگون کی توجہ اپنی طرف مائل کرتا ہے اور کل مشہور کمیٹیون مین ایک مشہور شخص تصور کیا جاتا ہے۔ گو وہ لوکل سلف گورنمنٹ کے ضوابط کا بڑا معین ہے مگر وہ تصور کرتا ہے کہ انکو کسی قدر محدود رکھنا چاہیے اور اسوجہ سے وہ اپنے خواجہ تاش افسرون سے اکثر مختلف الراے رہتا ہے جنکی راے یہ ہے کہ محض قیاسی تدابیر پر عملدرآمد ہوتا کہ صوبہ کی آمدنی اور حالت ترقی پذیر ہو۔ اُسکے پاس جو مسٹر (پ) لبسر بیٹھے ہوے ہین وہ اور ہی طور پر راے زنی کرتے ہین اور وہ بھی بڑے چالاک وہوشیار ممبر مجلس ہین۔ یہ صاحب کسی ضلع کی جماعت بورڈ کے پریذیڈنٹ ہین جہان پر اُنھون نے بہت سے ابتدائی تعلیم کے مدارس کی بنیاد ڈالی اور بہت سی دیہاتی مجلسین قائم

کین انجمن کے پہلو مین ایک اور صاحب بیٹھے ہین جو کچھ دن ہوے چند برس تک مالکان اراضی و رہائی یافتہ اسامیان روس کے ثالث تھے اور اُس زمانہ مین صوبہ کی جماعت اسامی کے ممبر تھے۔ اور اب دارالخلافت روس مین کسی بنک کے مہتمم ہین۔

پرسیڈنٹ صاحب کے راست وچپ اور اور ممبر بیٹھے ہین۔ وہ شخص جو کہ طول وطویل رپورٹ پڑھتا ہے۔ میرا دوست وزیر اعظم ہے جو کسی زمانہ مین افسر رسالہ تھا۔ اور چند روز فوج مین کام کرکے اپنی ریاست مین چلا آیا وہ عقیل وفہیم ولائق مدبر ہے اور علم وفضل مین یکتا۔ اُسکا خواجہ تاش افسر معین جو رپورٹ پڑھتا ہے۔ ایک تاجر ہے اور میونسپل بنک کا مہتمم ہے۔ اُسکے پاس جو شخص بیٹھا ہے وہ بھی تاجر ہے اور کسی قدر اُسی کی طرح مشہور ہے۔ گو کہ وہ ایک ادنی خاندان سے پیدا ہوا ہے اور متوسط عمر کا ہے۔ مگر روس کے اہل تجارت مین ایک مشہور ومعروف شخص ہے۔ افواہاً مشہور ہے کہ یہ شخص سینٹ پیٹرسبرگ کو جاتے ہوے دولت لاانتہا پا گیا تھا۔ راستے مین اُسنے کسی گانون مین ایک دیگ مسی خریدی اور اُس سے اُسنے کچھ دولت حاصل کی اور پھر بیچکر اُس دولت کو خوب بڑھایا۔ یہانتک کہ تھوڑے عرصہ مین اُسنے دولت بے شمار جمع کی۔ لیکن دور اندیش لوگ اب اُسکی نسبت یون پیشین گوئی کرتے ہین کہ چونکہ وہ خطرناک پیشون مین مصروف ہے پس ضرور ایک دن مفلس وفقیر ہو کر عالم جاودانی کا سفر کریگا۔

یہ سب لوگ جنکا ذکر ہوا ترقی کرنے والی جماعت سے تعلق رکھتے ہین جو کہ لبرل جماعت کی تدابیر کی تائید کرتی ہے۔ خصوصاً اُن تدابیر کی جس سے رعایا کی بہبودی متصور ہے۔ مخالف وہ پستہ قد مُنڈا ہے جو اپنی چمکتی ہوئی آنکھون کو بار بار مٹکاتا ہے یہی شخص گویا جماعت مخالف کا ہادی ہے۔ یہ صاحب بے شمار تدابیر کا مقابلہ محض اس بنیاد پر کرتے ہین کہ صوبہ مین فی الحال ٹکس بہت جاری ہے۔ اور اسلیے نہایت مناسب ہے کہ اخراجات صوبہ کم کیے جائین۔ ضلع کی مجلس مین یہ شخص اس اصول کو نہایت کامیابی کے ساتھ درس دیتا ہے کیونکہ وہان پر کثرت جماعت اسامیان ہے اور وہ بخوبی جانتا ہے کہ مختصر یا محاورہ زبان مین موقع پر مثل کیونکر استعمال کرنی چاہیے

جس سے دہاقین کے دلون پر زیادہ اثر پیدا ہو منطقی اور علمی دلیلین وہ کیا خاک سمجھینگے مگر یہان صوبہ کی مجلس مین اُسکا آنا صرف ایک ادنیٰ درجہ کی عزت ہے اور اس لیے ضرور ہے کہ وہ ایسے موقع پر مخالفت کرے۔

نوو گورڈ کی لوکل سلف گورنمنٹ بے شک اُسوقت جسکا مین ذکر کرتا ہون نہایت شائستہ اور مستعد جماعت مشہور تھی اور اسمین شک نہین کہ ۱۸۷۰ء مین اُسکی کارروائی قابل تسکین تھی۔ رپورٹون پر بہت غور ہوتا تھا۔ اور سالانہ بجٹ کے ہر ایک امر پر نہایت غور ہوتا تھا۔ لیکن اسکے بعد جب مین چند صوبہ جات کی سیر کے لیے گیا تو دیکھا کہ اب اور ہی طرح پر کارروائی ہوتی ہے۔ بہت سے صوبہ جات مین کورم یعنے لوگون کی رائے جو حاضر نہین تھے حاصل کرنی بڑی مشکل نظر آئی۔ اور کارروائی جو اُنھون نے شروع کی تھی چونکہ بہت سے ممبر غیر حاضر تھے لہذا صرف اوپر کی کارروائی پر جھٹ پٹ ختم کر دی۔ اس مجلس کا وقار صرف اُسکی لوکل امور مین کوشش کرنے و معین رہنے پر موقوف ہے۔ بعض اضلاع مین اس بات پر بڑا زور دیا جاتا ہے اور بعض مین کوئی اسکا کبھی خیال بھی نہین کرتا۔

شاید ناظرین یہ خیال کرین کہ لوکل سلف گورنمنٹ کسی صدی مین بتدریج مثل دیہاتی مجالس کے قائم ہوئی اور اب فی زماننا وہ محض ایک قدیم آزادی کا نمونہ ہے اور اُسنے سلطنت کے ارکین سے مقابلہ کر کے اُنکو نیچا دکھایا مگر یہ غلط ہے۔ حقیقت اگر پوچھیے تو یہ کوئی بات نہین۔ وہ بس برس ہوے کہ یہ ایک نیا طرز تمدن ہے اور فرمانروایان خودمختار نے قائم کیا ہے۔ اور اب وہ یہ دماغ و دعویٰ رکھتا ہے کہ مین اُن بدنظمیون کو دفع کرونگا جو بادشاہ کے سبب سے پیدا ہوئی ہین۔ یہان پر یہ سوال وارد ہے کہ یہ قدرت مطلق العنانی کیونکر پیدا ہوئی جسکو لوگ تعصب کی راہ سے ایک پارلیمنٹ کی مجلس تصور کرتے ہین اور پھر جاے حیرت یہ ہے کہ لوگ اس سے خوف بھی کھاتے ہین اور پھر بھی انتظام ہر صوبہ و ضلع مین عوام الناس کو شامل رکھکر جائز کرتے ہین۔ اس عجیب ابتری و بدانتظامی سے ناظرین کے آگاہ کرنے کے لیے مجھے واجب ہے کہ واضعان قانون کا کچھ ذکر کرون جب کوئی وزیر تصور کرتا ہے۔ کہ مجھکو اپنے محکمہ مین کسی قسم کی اصلاح کرنی

منظور ہے تو ضرور ہے کہ وہ باقاعدہ عرضی گذرانکر شہنشاہ رُوس سے اس امر مین اجازت لے کہ مجھکو ایسا کرنا منظور ہے۔ اگر جہان پناہ اس اشارہ کو پسند کرتے ہین تو اُسی وقت حکم نافذ فرماتے ہین کہ اس بارہ مین تحقیقات کیجاوے کہ آیا سائل نیک نیت ہے یا نہین اور اگر ہے تو اُسکی چارہ جوئی کی تدبیر معقول کیجائے۔ لہذا کمیشن کیجا ہوتا ہے اور بڑے کامل طور پر اسکا تدارک کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اول تو وہ ضوابط رُوس کی تاریخ کو مطالعہ کرتا ہے اور قدیم زمانہ سے لیکر وہ بیچارہ اُسپر غور کرتا ہے یا یون کہیے کہ سبکے درس کو جو حاضر محفل ہین بغور اس بارہ مین سُنتا ہے۔ یا اُن مضمونون کو خاص کر بغور و تعمق سُنتا ہے جو افسر تیار کرکے لاتے ہین اور اگر مذاق اور تاریخی امور ہوے تو اور زیادہ توجہ ہوتی ہے۔ دوسری بات اسکے بعد یہ ہوتی ہے کہ پھر علمی بحث کیجاتی ہے۔ اس کارروائی مین ایک یادداشت لکھنے کی ضرورت پڑتی ہے جسمین ہر ملک غیر کے قواعد تواریخی مندرج کیے جاتے ہین اور ما سوائے اسکے فرانسیسی اور جرمنی حکما کے بیقیاس بیان درج ہوتے ہین۔ ان یادداشتون مین اکثر یہ امر ضروری سمجھا جاتا ہے کہ باستثنائے ٹرکی اور سب یورپین سلطنتون کا ذکر مذکور ہو۔ اور بعض اوقات جرمنی اور سوئٹزرلینڈ چھوٹی چھوٹی ریاستون کا بھی ذکر ہوتا ہے۔

اگر آپ مفصل حال سُننا اور اس عجیب سیاست مدن کو سمجھنا چاہتے ہین تو مین ایک مثال پیش کرون۔ مین اِن کاغذات مین سے جو میرے آگے پڑے ہین ایک اُٹھائے لیتا ہون اور وہ بھی بے سوچے سمجھے۔ اس یادداشت مین کسی بڑی اصلاح کی تجویز ہے جو عوام الناس کی نسبت ہے۔ پہلے تو مسائل فلسفیہ کی عام طور پر بحث کی ہے بعد ازان قرآن کی نسبت کچھ راے دی ہے۔ بعد ازان حوالہ دیا ہے کہ جنگ پلوپنیشیا کے بعد شہر ایتھنس مین مفلس فقیرون کے ساتھ کیا سلوک ہوتا تھا بعد ازان زمانہ جہالت کی کچھ باتین درج ہین۔ کہین زبان لاطینی کی عبارت لائے ہین۔ آخر مین زمانہ حال کے قوانین متعلق غربا کا بیان کیا گیا ہے اور کل ملکون کے قانون کا ذکر بھر دیا ہے۔ اب سُنیے کہ تاریخی حال جسکو خلط مبحث کہنا چاہیے اکیس صفحون مین درج ہے اور یادداشت کا نفس مطلب

تو واہ ہی واہ ۔ جرمنی اور فرانس اور انگلستان کے علم ادب سے اکثر نام بوجہ بے سبب ٹھونس دیے ۔ پھر اس ذخیرۂ مزخرفات کو علم وفضل سمجھتے ہین ۔ غضب تو یہ ہے ۔ شاید ناظرین متوحش ہون اسلیے کہ ایک ایسے معاملے کا مین نے ذکر کیا ہے جو شاذ ہی واقع ہوتا ہے ۔ اچھا تو اور کاغذات فیل سے نکالیے وہان بھی یہی حال ہے کہین پر پانچوین صدی کے قوانین سیکلک کا ذکر ہے ۔ کہین بیت المقدس کا بیان ۔ اسی قدر لکھنا میرے نزدیک کافی ہے ۔ میرے ایک دوست نے مجھسے کہا کہ یہ نمونہ بہت صحیح ہے ۔ اب دوسرا ذکر سنیے ۔

جبکہ دانش انسانی اور تجربہ کا خاص جوہر اخذ کرلیا تو کمیشن یہ غور کرتا ہے کہ اُسکے نتائج کیونکر مفید رُوس ہو سکتے ہین کہ اُنہین عام حالات رُوس اور لوکل امور مین ایک مناسبت ہو سکے ۔ اس شخص کے نزدیک بات سہل و دلچسپ معلوم ہوگی جو عملاً قیاسی تدابیر کا قائل ہے ۔ مگر رُوس کے واضعان قانون کو جو اس بارہ مین کچھ توجہ نہین کرتے ہیچ و پوچ نظر آتا ہے ۔ اکثر مین نے اس محکمہ کے افسرون سے ملاقات کی اور اُنکے کاغذات کو دیکھا محض اس غرض سے کہ سیاست مدن مملکت رُوس کی نسبت آگاہی حاصل ہو مگر مین ہر حالت مین ناامید ہی رہا ۔ اس بارہ مین عام خبر محدود و بے سر و پا حالات ملک سے ملتے رہے جنکو دانا محقق کچھ نہ سمجھے اور جن سے وہ مثل کمین گاہ دشمن متنفر رہے ۔ مگر جھوٹی تعلیم سے حقیقی امور کی کیفیت ظاہر ہوئی ۔ یہ فلسفہ دان قانون ساز جنھون نے کل اپنی عمر عزیز دار الخلافت سینیٹ پیٹرسبرگ مین صرف کی اُتنا ہی علم نسبت مملکت رُوس رکھتے ہین جتنا کہ شہر لندن کا شہدہ سلطنت انگلشیہ کا حال جانتا ہے اور اس بارہ مین وہ بیچارے رُوسی علماے جرمنی کی تصانیف سے کوئی فائدہ نہین اُٹھاتے جن سے تواریخی و حکمتی امورات کی غیر محدود تعلیم متصور ہے ۔

کمیشن سے امر مجوزۂ ریاست کونسل کے پاس جاتا ہے اور وہان اُسکی جانچ ہوتی ہے اور حسن و قبح دیکھے جاتے ہین اور شاید کچھ اُسمین ترمیم کیجاتی ہے لیکن اس سے کسی طرح کی ترقی متصور نہین ہے کیونکہ کونسل محض براے نام ہے جنکے ممبر چند برس کام کرکے

اور بھی سخت دل ہو گئے ہین - گو نسل درحقیقت ایک جماعت عہدہ داران رُوس سے ہے جنکو کچھ علم بیچارے دہقانیون کی حالت کا مطلق نہین ہے - کبھی کوئی تاجر یا دستکار یا کسان اسکی حدود متبرکہ مین داخل نہین ہوتا ہے پس اسکی حکمرانی بلا کسی عملی ورسمی اعتراض کے جاری رہتی ہے کیونکہ کوئی اعتراض کنندہ ہی نہین ہے -

وہ کمیشن جسکی تقرری ۱۸۵۹ء مین محض اس غرض سے ہوئی تھی کہ اتحاد و آزادی لُوکل سیاست مدن مین ہو وہ بھی اُسی طرز پر رہی جسطرح دو کمیشن کا ذکر ہمنے پہلے کیا - مقام تعمیش اِس دارالخلافت یونان کی لُوکل سیاست کا ذکر ہمنے نہین کیا مگر حالت کمیشن کی اسوقت بدرجۂ اعلیٰ جسکا مین نے کسی قدر تذکرہ پہلے کیا ہے - اسی سے ان نئے ضوابط و انتظامات کی کل کیفیت روشن ہے -

وہ قانون جو کمیشن نے بمحنت و مشقت تمام جاری کیا ماہ جنوری ۱۸۶۴ء مین طبع ہوا اُس سے لوگون کو بڑی بڑی امیدین ہوئین - اُس زمانہ مین شایستہ درجہ کے روسیون کے لیے ایک نہایت سادہ و آرام دہ قاعدہ درباب ادراک کیفیت بہتری و بہبودی ضوابط ہر قسم حاصل تھا - وہ سب یہ قاعدہ جانتے تھے کہ ہر ضابطہ و انتظام کی خوبی اسی مین ہے کہ وہ لبرل یعنے آزاد اور باعث فوائد عام بھی ہو - یہ سوال کہ وہ کہانتک لوگون کی خاصیت و حاجت کے مناسب ہے اور اُنکی حالت کو کسقدر زیبا ہے کبھی کوئی خیال نہین کرتا تھا اس سوال کا جواب دینا کوئی اپنے اوپر فرض بھی نہین سمجھتا تھا کیونکہ جو کوئی قاعدہ انتخاب کے اصول پر ہے اُسمین ایک میدان بحث آزادی کا تصور ہوتا تھا اور لوگ اُسکو پسند بھی کرتے تھے کیونکہ یہ شرائط ایسے تھے جنکو جماعت مذکورہ پورا کر سکتی تھی - امیدین جو اس سے پیدا ہوئین وہ تو کسی طرح پر تھین جنکا تذکرہ بھی کرنا امر محال ہے - لوگ یہی خیال کرتے تھے کہ امور ملکی و کفایت شعاری کی ترقی ضرور ایسے ضوابط کے قائم کرنے مین متصور ہے جنکی بنیاد دہر دل عزیزی پر ہے - اگر لُوکل سلف گورنمنٹ انگلستان مین بمقابلہ جماعت مذکور اختیارات کی ایسی آزادی قائم کرتی جیسا کہ بہت سے علماء جرمن نے ثابت کیا ہے تو ان ضوابط و قواعد سے جو مملکت رُوس مین جاری ہوے کتنا بڑا فائدہ متصور تھا - اسکا کون بیان کر سکتا ہے

انگلستان مین کبھی صوبجات کی پارلمنٹ قائم بھی نہین ہوئی اور لوکل سیاست مدن ہمیشہ بدست مالکان اراضی اعلیٰ درجہ رہی مگر رُوس نے ہر ضلع مین ایک ایک مجلس ممبران قائم کی ہے جسمین کسان بیچارہ امرا و روسا کے برابر تصور کیا جاتا ہے۔ جو لوگ انتظام مجلس کا زیادہ خیال بہ نسبت ملکی ترقی کے کرتے ہین وہ یہ امید رکھتے ہین کہ جماعت مذکور بہت جلد ملک کو اچھی سڑکون و محفوظ پلون و بے شمار دیہاتی مدارس و معقول دار الشفاؤن سے معمور کردے گی اور ہر قسم کی شایستگی کی ضرورت و حاجت کو بھی لوکل سلف گورنمنٹ رفع کریگی لوگون کا یہ بھی خیال ہے کہ کشتکاری و تجارت و محنت کی ترقی صرف لوکل سلف گورنمنٹ پر موقوف ہے اور یہی اسامیون کی حالت کو بہتر کرنے والی تدبیر ہے۔ وہ غفلت شعاری اور موروثی حالت اور صوبجات کی زندگی لوکل امور کی نسبت اب محض بیکار متصور ہوئی اور لوگ اُسکو دفع کرنے کا خیال معقول کرنے لگے۔ اور اس غرض سے اکثر وہ مائین اپنے بچّون کو ایسی جماعتون مین داخل کرنے لگین جنکو وطن کی محبت تھی تاکہ صغرسنی ہی سے وہ مملکت کی بہبودی و ترقی کا خیال و لحاظ کرنے لگین۔

اس امر کے ذکر کرنے کی اس مقام پر کوئی ضرورت نہین کہ یہ توقعہاے نامناسب بر نہ آئین۔ سرکار نے اوّل ہی سے یہ ارادہ نہ کیا تھا کہ ان ضوابط کو کسی طرح ملکی و مدبری شہرت دیتی جسنے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اپنا منشا یون ظاہر کیا کہ یہ مجالس کسی طرح اخلاق ملک پر اختیار رکھنے کے لائق نہین۔ یہان تک کہ اُسکا منشا یہ ہوا کہ وہ بذریعہ درخواستہاے و دیگر ملکی اشتغالک کے اخلاق ملک پر کسی نوع پر زور ڈالے۔ جون ہی لوکل سلف گورنمنٹ دار الخلافت رُوس نے انتظام ملک مین دخل دینا چاہا تو وہ مجلس بحکم شہنشاہ رُوس فوراً درہم برہم ہوگئی۔ اور چند ممبران مشہور کو جلاوطنی کا حکم نافذ ہوا۔

لوکل سلف گورنمنٹ کو جو اختیارات ازروے قانون حاصل تھے اُنہین بھی کچھ ترقی موافق توقع رعایا و عوام الناس کے اُسنے نہین کی۔ ملک مین سڑکین ایسی درستی سے طیار نہین ہوئین جیسا کہ عوام کو خیال تھا نہ پل محفوظ تھے ابھی اگر جاکر کسی گانون مین آپ دیکھین تو اُتنے مدارس نہین ہین جتنے کی امید لوگون کو لوکل سلف گورنمنٹ سے تھی۔ اور راے جناب

دار الشفاؤن کا تو ذکر ہی کرنا فضول ہے کہ انکا تو نام و نشان تک بھی نہین ہے - تجارت و
کسب مین تو لوکل سلف گورنمنٹ نے کچھ ترقی نہین کی اور دیہات کی حالت اُسی طور پر ہے
جیسی کہ سیاست مدن قدیم کے زمانہ مین تھی - پر جناب یہ سُنیے کہ ترقی جو ہوئی تو ٹکس اور
لوکل ریٹس کے بارہ مین ہوئی اور وہ اسقدر عجلت کے ساتھ ہوئی کہ ریل کی بھی اُسکے سامنے
کوئی حقیقت نہین سواہ ترقی ہو تو ایسی ہو - اور لوگ اس جماعت مذکور کے قائم ہونے سے یہ نتیجہ
نکالنے لگے کہ یہ تو ایک محض بیہودہ و بیکار ضابطہ ممالک روس مین جاری ہوا جسکے سبب ٹکس
کی زیادتی و کثرت ہوئی اور فائدہ کچھ بھی نہوا تینتیس صوبون کا ٹکس تین برس کے عرصہ مین ۵۱۸۶۲۳۰۲
روبل سے بڑھتے بڑھتے ۷۶۵۹۶۵۴ روبل تک ہو گیا اگر اس ضابطہ کا انصاف بنظر غور کیا جاوے
تو وہ امیدین جن کا خیال عوام الناس کو اول مین تھا کچھ بھی بر نہ آئین بر عکس اسکے اس سے یہ نتیجہ
پیدا ہوا کہ لوکل سلف گورنمنٹ سے کوئی بہبودی و ترقی ملک نہین ہوئی - اور روس اور اقوام
یورپ کی نسبت مفلس ہین - یہ تصور کرنا کہ یہ روس اپنے لیے بذریعہ سیاست مدن کل آرام حاصل
کر سکتا ہے جو اور اقوام یورپ کو حاصل ہین ایسا بیہودہ و غیر ممکن خیال ہے جیسا کہ ہم
تصور کرین کہ کوئی مفلس شخص فوراً ایک عالی شان محل اپنے لیے تیار محض اسوجہ سے
کر سکے کہ اسکو کسی متمول ہمسایہ سے تعمیر کرنے کی حکمت ہاتھ لگ گئی ہو - ایک نسل کے
گذرنے کا تو ذکر ہی کیا ہے چند نسلین گذر جائین تو شاید روس کی حالت مثل جرمنی و فرانس
و انگلستان ہو تو ہو - یہ تبدل آزادی حکومت سیاست بہ سستی ہو تو ہو مگر یک بہ یک و دفعتہً
تمام اسکا ظہور نا ممکن ہے - اگرچہ تمام یورپ کے مدبرون و فیلسوفون کی دانش بھی زور
مارے تو بھی یہ مراد و مقصد حاصل نہو گا - اس جماعت نے وہ کام کیے ہین کہ معترضون
کی سمجھ مین نہین آتے - اول تو وہ اپنے روزمرہ کے فرائض کو بخوبی تمام ادا کرتی ہے
اور پھر اُسکی ذات مین تغلب و تصرف کا دھبا نہین پایا جاتا - دوم اُسنے ملک کی دار الشفاؤن
و پاگل خانون کی ترقی کے ماسوا اور بھی قواعد درباب بہبودی و خیر خواہی ملک
جاری کیے اور جہانتک ممکن تھا اُسنے اپنے اختیار کے موافق اور بھی وسائل درباب تعلیم
عوام الناس جاری کیے سو دیہات مین مدارس واسطے تعلیم کے تیار کیے - وہ مدرسہ جو لوکل

نوو گورڈ مین ہے اُسی سنے قائم کیا ہے اور مین سنے اُسکو چندبار دیکھا مین اُسکے ہتم کی نہایت تعریف و توصیف کرسکتا ہون - تیسرے اسی لوکل سلف گورنمنٹ سنے لوگون پر مناسب ٹکس جاری کرنے کا ایک قاعدہ نکالا ہے جس سے مالکان اراضی و مالکان مکانات کو اپنا اپنا بار اخراج معاملات سرکاری مین کرنا پڑتا ہے - پھر اسی لوکل سلف گورنمنٹ سنے ایک قاعدہ و نظام باہمی معاہدہ درباب آتش زدگی دیہات قائم کیا ہے اور یہ اُسکے لیے ایک نہایت بیش قیمت قاعدہ و ضابطہ ہے کیونکہ اُس ملک مین غربا اکثر چوبی مکانات مین سکونت گزین ہین و آتش زدگی کا اکثر اتفاق ہوتا ہے سنہ ۱۸۶۵ع مین جماعت مذکور کی آمدنی مین ۳۴ صوبجات کے لیے جسکی وسعت برطانیۂ اعظم و آئرلینڈ کے قریب سے ہے صرف دو کرور روپیہ کی تھی - اُسکے اخراجات بہ تفصیل ذیل ہین -

تصریح مکانات	رُوبل	فیصدی
۱ - مکانات پُولیس و دیگر اراکین دولت	۶۶۹۷۱۹	۶،۴
۲ - مکانات افواج	۱۱۸۸۸۰	۸،۰
۳ - وسائل باربرداری پُولیس و دیگر عہدہ داران پولیس	۲۴۸۵۹۷۳	۰،۱۷
۴ - خاص سیاست درباب امورات اسامیان	۲۱۶۰۲۵۸	۹،۱۴
۵ - درباب انصاف عدالت	۱۹۲۵۳۸۸	۲،۱۳
۶ - سڑک و پل ہا	۱۹۰۶۷۷۷	۱،۱۳
۷ - حفظ صحت یعنے حکما و دارالشفاہا	۱۲۰۴۱۶۴	۳،۸
۸ - تعلیم عوام الناس	۷۳۸۸۵۹	۱،۵
۹ - ادائے قرضہ و دیگر اخراجات	۵۶۲۹۹۱	۸،۳
۱۰ - جماعت مذکور کی لیاقت و عدل گستری کے اخراجات	۲۷۹۷۳۶۰	۲،۱۹
میزان کل	۱۴۰۵۶۹۵۶۷	۰،۱۰۰

گو کہ اس سنے ایسے عمدہ نتائج پیدا ہوسے توبھی جماعت مذکور فی الحال کسیقدر خطرناک حالت مین ہے - عوام الناس اُسکو لائق اعتبار نہین سمجھتے اور علامتون سے پر ظاہر ہے

کہ اب جماعت مذکور کچھ دن کی مہمان ہے۔ اسکو سب لوگ تسلیم کرتے ہین اور کل عہدہ دارون کو اسکے اسباب پر نظر غور رہتی ہے۔ وہ کہتے ہین کہ سرکار نے پہلے تو بسرگرمی تمام اپنی خوشی سے لوکل سلف گورنمنٹ کا انتظام اپنے سر ڈالدیا مگر بعد ازان اُسکو اُس انتظام سے خود ہی خوف ہوا اور اُسکے ممبرون کو بالکل تنگ پکڑا تو مجالس کو مجبوراً امراے عظام کو بطور پریسیڈنٹ قبول کرنا پڑا۔ تجارت و محنت و مشقت کی حد باندھ دی گئی اور اس سے یہ نتیجہ ہوا کہ تجارتی فرقہ مجالس کی کارروایون سے جدا اور علٰحدہ رہا۔ وہ عام اختیارجو ان مجالس کو منجانب سرکار عطا ہوے تھے لے لیے گئے۔ اصلیت یون ہے کہ ردیون کی عادت مین داخل ہے کہ جب کوئی برائی رُوس مین ہوتی ہے تو لوگ سرکار ہی کو ملزم قرار دیتے ہین اور یہی سوچتے ہین کہ اس مرض کا علاج سینٹ پیٹرسبرگ سے ہوگا چونکہ سرکار ہر امر کو اپنے اختیار مین رکھنا چاہتی ہے لہذا لوگون کا میلان الزام سرکار کی طرف مناسب ہے۔ لیکن وہ بیان جس سے جماعت مذکور ملزم ٹھہرتی ہے معقول نہین ہے۔ اگر یہ امر ممتنع الانکار ہے کہ جماعت مذکور کا اختیار نہایت محدود ہے کہ وہ پوری پوری آزادی کے ساتھ کام نہین کرسکتی تو یہ بھی معقول وجہ ہے کہ وہ ضابطہ و مجلس جسکو ایسی تابعداری کرنی پڑتی ہے حقیقی روح سے مبرا ہے۔ میری راے مین وہ سُستی و کاہلی جو جماعت مذکور فی زمانہ رکھتی ہے اور یہی وجہ سے ہے جو خاص اُسکی قومی خصوصیات پر مبنی ہے۔ اس امر کی توضیح و تشریح مختصراً رُوس و انگلستان کے طریقۂ ایجاد ضوابط و مجالس پر نظر کرنے سے حاصل ہوسکتی ہے۔

انگلستان کے طرز تمدن مین یہ بات ہے کہ اِسکے کُل امور مدنی عوام کی خواہش کے مطابق انجام پاتے گئے کہ آبادی کے ایک بہت بڑے حصّے کو اُسکی ضرورت تھی۔ فوائد عوام کے متعلق جسقدر اُمور ہین اُنمین ہم عاقبت اندیشی کرتے ہین اور پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہین کہ خدا نکرے کسی امر مین تغیر و تبدل ہو۔ گو ہم کو یہ بھی معلوم ہو کہ وہ دن جلد آنے والا ہے کہ تبدل ضرور ہوگا مگر حتی الوسع اُس سے بچنا ہی مناسب ہے۔ اسی لیے ہر طرح سے اُسکا تقدم بالحفظ کرتے ہین اور جب ہمکو اس بارہ مین وسائل معقول دستیاب ہوتے ہین تو فوراً اُنکو کام مین لاتے ہین اور اُنپر عمل کرتے ہین۔ وسائل دستیاب

کرنے کا بھی طریقہ عجیب و غریب ہے۔ یون کہنا چاہیے کہ ہم اپنے ملکی سیاست کی عمارت کو موافق حاجات و حالات زندگی بڑھاتے گھٹاتے رہتے ہین اور قیاسی اصول و حالات استقبال پر کچھ زیادہ توجہ نہین کرتے۔ اس عمارت کو گوکہ لوگ ایک عجیب عمارت بہ نسبت ادراک حسن و قبح سمجھینگے جسکا طریق تعمیر کسی ایک وضع پر نہین ہے اور علماے فلسفی کے اصول کے خلاف تعمیر ہوئی ہے مگر چاہے جو کچھ ہوا ور لوگ چاہے جو کچھ تصور کرین مگر یہ عمارت ہماری حاجات زندگی کو بخوبی رفع کرتی ہے اور اسکا ہر گوشہ در وزن ہمارا کام بخوبی تمام انجام دے سکتا ہے۔

مگر رُوس کا طرز تمدّن گذشتہ دو صدیون سے انگلستان سے مختلف طور پر ہے۔ اسکو مختصرًا یون بیان کرنا چاہیے کہ وہ گویا ایک سلسلہ غدر کا تھا جو خاص فرمانروا کی ذات سے ہوا تھا۔ ہر نئے شہزادہ اور شہنشاہ رُوس نے بعد از تخت نشینی یہی ارادہ کیا کہ انتظام و سیاست مدن مملکت رُوس کو مطابق نئی حکمت زمانہ کے درست کرنا چاہیے مگر ضوابط کی درستی اور مجالس کے انتظام کو عوام الناس کی حاجات پر موقوف نہ رکھا بلکہ برعکس اسکے قیاسی دان لوگون نے عوام الناس کی اُن حاجات و ضروریات زیست کو رفع کرنیکے لیے جنکا اُنکو خود کچھ علم نہ تھا ایک جماعت مدنی ایجاد کی۔ اس سے صاف ظاہر و ہویدا ہے کہ سیاست مدن کی کَل کو عوام الناس سے کچھ زور نہ ملا بلکہ اُسکی کل حرکت کا دار و مدار قدرت سرکار پر موقوف رہا۔ بدین سبب کچھ جاے تعجب و حیرت نہین کہ سرکار کی کُل کوششین درباب تخفیف تکالیف رعایا جو بذریعۂ وسعتِ سیاست و حکومت ہوتی رہین کہ لوکل سلف گورنمنٹ اُنکو رفع کریگی محض ناکامیاب و بیکار رہین۔

یہ بات سچ ہے کہ لوکل سلف گورنمنٹ نے طرز تمدن سے اور زیادہ کامیابی حاصل کی۔ روساے و امراے رُوس کا زیادہ تر حصہ سیاست مدن کی ترقی کی طرف بدین نظر مائل ہوا کہ اس امر کی بشدت ضرورت ہے اور ہر شخص امور ملکی کی اصلاح کی طرف زمانۂ سابقہ سے اب زیادہ مائل ہوا۔ اسلیے پہلے تو رُوس مین ایک زمانہ سرگرمی ظہور مین آیا جس سے لوگون مین آیندہ چستی و چالاکی کی روح پیدا ہوئی اور پھر اُسکا رفتہ رفتہ اثر بھی ظہور مین

آیا۔ اس ضابطہ مجلس کے اول ہی اول قائم ہونے سے ایک نوایجادی کا اثر رعایا مین پیدا ہوا اور لوگ جو اُسکے ممبر تھے یہی سمجھتے تھے کہ عوام الناس کی نگاہ ہر قول وفعل پر ہے۔ کچھ زمانہ تک تو لوکل سلف گورنمنٹ بھی اپنی چستی وچالاکی پر نازان رہی ۔ لیکن جب اس ایجاد کی نئی کیفیت وحالت جاتی رہی تو عوام الناس نے اپنے خیالات کو اور ہی طرف رجوع کیا اور اور اُمور پر غور کرنا شروع کیا تو وہ سرگرمی جو امراض ملکی دفع کرنے کے بارہ مین تھی کافور ہوگئی اور اُس کے بڑے بڑے مشہور وچست وچالاک ممبران بھی عہدہاے جلیل القدر کے متلاشی ہوے جن سے کہ اُنکو فائدہ خاطرخواہ ہو۔ ایسی نوکری اُنکو بہ آسانی تمام ملگئی کیونکہ اُس زمانہ مین چست وچالاک وتعلیم یافتہ لوگون کی سرکار کو نہایت ضرورت تھی کیونکہ اُسوقت عدالت ہاے دیوانی کے ہر ایک محکمہ کا انتظام ہو رہا تھا اور ماسواے اسکے ریلوے وبنک وجماعت متحدہ تجارت کا انتظام درپیش تھا۔ اُنکا مقابلہ کرنے مین جماعت مذکور کو بڑی بڑی مشکلات درپیش آئین ۔جماعت مذکور اس بات کا مثل شاہی خدمات کے اختیار نہ رکھتی تھی کہ لوگون کو پنشن یا تمغے یا ترقی دے سکے اور نہ تاجرون اور صناعون کی بیش قرار تنخواہین دے سکتی تھی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگون کا اُسکی طرف سے جی ہٹ گیا اور جماعت کی وقعت کم ہوتی گئی۔

اس موقع پر ان امور کا ظاہر کر دینا مناسب تھا کیونکہ اس جماعت پر ایسا خراب اثر پڑا کہ آج تک نہین پہنچ مگر اُسکو بھی خاص سبب تصور نکرنا چاہیے کیونکہ سُستی وکاہلی تا بایان جماعت مذکور وعوام الناس مین بھی پائی جاتی ہے۔ اِسکا خاص سبب یہ ہے کہ لوگون کو اُن باتونکی ضرورت کم معلوم ہوئی جنکا انصرام جماعت مذکور کے تعلق تھا۔ مثلاً پہلے آپ ایک ضرورت کو تصور کرلین۔ اور وہ ضرورت یہ ہے کہ عمدہ سڑکین قومی ترقی کے لیے پرضرور ہین کیونکہ یہ اصول رُوس مین ہر کس وناکس پر جو کہ شایستگی وتعلیم یافتگی کا کچھ بھی دعوی رکھتا ہے روشن ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ وہ شایستہ تا بایان جماعت مذکور جو اکثر اصول وقواعد کو ضرورت سمجھکر جاری کرتے ہین اور یہ سمجھتے ہین کہ ہمارے اضلاع مین عمدہ سڑکون کی ایسی ضرورت ہے جیسے اُنکو موقع تاش کھیلنے کا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ایک تو ضرورت قیاسی دوسری

ضرورت عملی ہے - جب مالکان اراضی اپنا اپنا حساب بدرستی تمام رکھنے لگے اور یہ بھی دریافت کرنے لگے کہ وہ روپیہ جو سڑکون پر خرچ ہوا اُن اشیا کے محصول سے جو ملک سے بیرونجات مین روانہ کی جاتی ہین وصول ہوجاویگا تو اُسوقت مجالس اورکمیٹیان جوبابت انصرام سڑک کے تعین زیادہ سرگرم نظر آنے لگین - لوکل سلف گورنمنٹ کی اور فروعات کا بھی بعینہ یہی حال تھا -

ایک واقعہ چشم دید جو ضلع کی ایک مجلس نظمی مین ہوا تھا مین مختصر طور پر بیان کرونگا اس سے صاف ظاہر ہوجائیگا کہ جماعت مذکور عملاً مفید نہین ہے - جبکہ ابتدائی تعلیم کے مدارس کا انتظام درپیش ہوا اور اس بارہ مین مجلس قرار دیگئی تو ایک ذی اختیار ممبر فرمانے لگے کہ سبھی حضرات تعلیم کو جبراً کل ضلع مین جاری کرنا نہایت انسب و اولی ہے - مقام حیرت تو یہ ہے کہ اس رائے کی زبان سے نکلتے ہی تکمیل بھی ہوگئی - اگرچہ کل حاضرین مجلس اس بات کو جان سکتے تھے بشرطیکہ کچھ بھی زور اپنے دماغ کو دیتے کہ مدارس اُس ضلع مین بند کئے کرنے چاہیے ہین اور ٹکس تو پہلے ہی سے سنگین بندھا تھا - یہ معزز ممبر اپنی شہرت آزادی کے خیالات قائم رکھنے کے لیے یون کہنے لگا کہ اس انتظام جبریہ کو قائم رکھنے کے لیے اس بات کی کوئی ضرورت نہین کہ لوگون پر جرمانہ کیا جاے یا اُنکو کسی قسم کی سزا دیجائے - مگر ناظرین سمجھ سکتے ہین کہ وہ کونسا انتظام جبریہ ہے کہ بلا استعمال وسائل جبریہ قائم کیا جاے - اُس ذی اختیار و معزز ممبر مجلس نے اس امر کا کچھ خیال نکیا - اس مشکل سے نکلنے کے لیے اُسکے ایک جنبہ دار نے اشارہ کیا کہ جو اسامی اپنے لڑکون کو مدارس مین نہ بھیجین اُنکو مجالس مین کسی قسم کی خدمت نہ ملے - مگر اس تجویز پر کل حاضرین جلسہ نے قہقہہ لگایا کیونکہ بہت سے نایبان مجالس یہ جانتے تھے کہ اس فرضی سزا کو کسان بہت بڑی رعایت تصور کرینگے اور جب اس جبریہ تعلیم عام کی بحث ہوئی تھی تو وہ سڑک جو کمرۂ مجلس کی کھڑکیون کے سامنے تھی قریب دو فٹ مٹی سے پٹ گئی اور سڑکین بھی قریب قریب اسی حالت مین تھین - اکثر ممبران مجلس پیدل آتے تھے اسلیے کہ پیدل آنا غیر ممکن تھا کسواسطے کہ کل شہر مین ایک ہی گاڑی تھی - بہت سے ممبر اپنی اپنی خاص سواری تو رکھتے تھے مگر راستہ اچھا نہ تھا لیک دن شارع عام پر ایک ممبر مجلس کی گاڑی اُلٹ گئی اور وہ

بیچارے دھم سے گر کے کیچڑ مین دھنس گئے۔ اس انتظام کے خلاصے مین اسکے اور عیوب بھی لکھ سکتا ہون مگر سوچتا ہون کہ کسی ایسی مجلس پر حرف گیری کرنا جو حال ہی مین قائم ہوئی ہو اور جس کا منشا فائدہ رسانی و بہبودی ملک ہونا مناسب ہے اسکا نقص زیادہ تر ناتجربہ کاری کے سبب سے ہے۔ گو اس مین نقص اور غلطیان ہین تاہم اور مجالس سے جنکی عوض یہ قائم ہوئی ہے کہین بہتر ہے۔ اگر ہم اسکو قدیم لوکل سلف گورنمنٹ کے ایجاد سے تشبیہ دین تو ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ اُسنے ملکی شائستگی مین بڑی ترقی کی۔ اب اسکی آئندہ کیا حالت اور کیسی صورت ہوگی اس بارہ مین ہم کچھ نہین کہہ سکتے۔ مین یہ یقیناً کہہ سکتا ہون کہ اُسکی سُستی بتدریج جاتی رہیگی اور عموماً اُسمین نئی اور صحت بخش باتین پیدا ہوتی جائینگی جون جون لوگ اُن باتون کی ضرورت اور احتیاج کو سمجھنے لگینگے۔ مگر یہ بھی ممکن ہے کہ یہ مجلس بوجہ عدم وجود فہم و فراست نیست و نابود ہو جاتے یا کسی اور وجہ سے جڑ مضبوط نہونے پائے اور اسکا نام و نشان تک باقی نہ رہے۔ کسی شخص نے خوب کہا ہے کہ وقت ایسے کامون پر کم لحاظ رکھتا ہے جو کہ اُس سے استعانت کے طلبگار و خواستگار نہین ہوتے۔ اور یہ ضرب المثل سوائے رُوس کے اور کسی ولایت مین لفظاً و حرفاً پوری نہین اُتر سکتی جہان کہ ضوابط و مجالس مثل کدو و لوکی کے شب ہی بھر مین اُگ آتی ہین اور پھر دفعتہً ایسی نیست و نابود ہو جاتی ہین کہ اُنکا کہین نام و نشان تک صفحۂ ہستی پر باقی نہین رہتا۔

باب بارھوان

پرانے مالکان اراضی

روسیون کی مہمان نوازی۔ دیہات کا ایک مکان۔ اُسکے مالک کا پتا۔ اُسکی سوانح عمری۔ جاڑے کی شام۔ کتب۔ جنگ قدیمیہ اور آزادی غلامان خانہ زاد۔ ایک شرابی مالک اراضی۔ ایک بوڑھا جنرل اور اُسکی بیوی۔ ایک پنشن یافتہ جج۔ ایک چالاک آدمی۔ سوسائٹی کی ابتر حالت۔

اُس ابتر حالت کے اسباب

کُل ممالک غیر سے جنمین مین نے سفر کیا ہے رُوس بلاشبہہ اُن کُل امور مین جو مہمان نوازی کے متعلق ہین گوے سبقت لیگیا ہے۔ ہر فصل ربیع مین مختلف حصص ملک کے مالکان اراضی کی دعوت کی چھٹیان میرے پاس بڑی کثرت سے آتی تھین۔ اور اِس کثرت سے کہ ممکن نہ تھا کہ سب دعوتین مین قبول کرسکتا۔ گرمی کی فصل کا ایک بڑا حصہ عموماً دیہات کے ایک مکان سے دوسرے مکان مین پھرنے مین بسر ہوتا تھا۔ میرا یہ قصد نہین ہے کہ ناظرین سے کُل مطوّل حالات سفر بیان کرون کیونکہ گو اصل مین وہ دلچسپ ہون مگر اُنکا بیان از بس طول وطویل ہے۔ مگر مین چاہتا ہون کہ رُوس کے مالکان اراضی کی نسبت اِسقدر بیان کرون کہ ناظرین کو اُنکا کچھ اندازہ ہوجاے۔ پس اِس بیان کے لیے طبقۂ مذکور کی چند باتین بطریق مُشتے نمونہ از خروارے درج کرتا ہون۔

رُوس کے مالکان اراضی مین قریب قریب کُل حالتون اور درجون کے آدمی پاے جاتے ہین امراے عظام سے لیکر جو مغربی یُورپ مین شائستگی کے اعلیٰ درجے کے سامان عشرت سے خوش وخُرّم رہتے ہین تا بغریب غربا پھٹے کپڑے پہننے والے جنکے پاس چندہی ایکڑ زمین ہے جس سے زندگی کی ضرورتین بدقت مہیّا ہوسکتی ہین۔ پہلے مین صاحبان

درجۂ متوسط کی چند مثالین لکھتا ہون۔

ایک چشمے کے کنارے پر جسکے پانی کی روانی سست ہے اور گھومتا ہوا گیا ہے ایک صوبہ وسط مین واقع ہے۔ اِسمین ایک بے ترتیب سلسلۂ تعمیرات چوبی واقع ہے۔ یہ مکان پُرانے ہین اور اُنپر رنگ آمیزی نہین ہے بلکہ بمرورزمانہ سیاہ پڑ گئے ہین اور کیلون سے جڑے ہوئے تختون کی اونچی اونچی ڈھالو چھتین اُنپر ہین۔ خاص عمارت ایک لمبا یکمنزلہ رہنے کا مکان ہے جو سڑک سے بطرز زاویۂ قائمہ بنا ہوا ہے۔ اِس مکان کے آگے کے رُخ ایک فراخ مگر بےصرف مرمت پائین گاہ ہے۔ اور پشت کی طرف ویسا ہی کشادہ اور سایہ دار باغ ہے۔ قدرتی پہاڑ تو اِسمین بہت ہین مگر حضرت انسان کی صناعی نے یہان کچھ ترقی کی ہے۔ پائین گاہ کے دوسری جانب سامنے کے دروازون کے محاذی اصطبل اور سوکھی گھانس کا چھپر اور کھار ہے اور مکان کا جو کنارہ سڑک سے زیادہ دور ہے وہان دو چھوٹے چھوٹے مکان ہین۔ ایک باورچیخانہ اور دوسرا شاگرد پیشہ۔ اُنکے علاوہ اشجار لیمون کی ایک قطار کے اندر سے ہمکو ایک اور سلسلۂ تعمیرات چوبی نظر آیا بمرورزمانہ یہ بھی سیاہ پڑ گیا ہے اور تعمیرات اول سے بھی زیادہ منہدم حالت مین ہے۔ یہ مقام کھلیان کے متعلق ہے۔

اِن عمارات کا طرز تعمیر واقعی کچھ ایسا سڈول نہین ہے گو ظاہرا یہ مثل ایک بیڈول تودے کے نظر آتی ہین تاہم اِن مین کسیقدر ترتیب ہے اور کسی مطلب سے اِس قطع پر بنائی گئی ہین۔ وہ کل عمارتین جنمین آتشدانون کی ضرورت نہین ہوتی یعنی مکانات بود و باش باورچیخانے سے بہت دور بنائے جاتے ہین کیونکہ باورچیخانے سے آگ لگنے کا احتمال رہتا ہے اور باورچیخانہ اس سبب سے بھی علٰحدہ واقع ہوتا ہے کہ وہان جب تیل کا استعمال کیا جاتا ہے تو اُسکی بو اُن لوگون تک کو کسی طرح اچھی نہین معلوم ہو سکتی جنکی قوت شامہ بہت تیز نہین ہے۔ مکان کی تعمیر کا ڈھچر بھی بے مطلب نہین ہوتا۔ رُوس کی پُرانی مُنو سناہٹی کا ایک ضروری خاصہ یہ تھا کہ ذکور و اناث علٰحدہ علٰحدہ رہتے تھے۔ مگر اب یہ رسم عرصے سے مفقود ہو گیا ہے۔ تاہم جو مکان پُرانے طرز پر بنے ہین اُنمین اِس رسم کا اثر

ابتک باقی ہے۔ مکان متذکرۂ بالا بھی اِسی قسم کے مکانون مین سے تھا۔ لہٰذا اِسمین تین حِصّے تھے ایک کنارے پر مردانہ مکان۔ دوسرے کنارے پر زنانے درجے۔ اور وسط کا درجہ دونون کی بود و باش کے لیے۔ اِسمین کھانا کھانے کا کمرہ اور ملاقات کرنے کا آراستہ کمرہ بھی تھا۔ اِس انتظام سے آرام ملتا ہے۔ اور مکان کے صدر کے رُخ دو دروازے ہونے کا سبب اِس سے ظاہر ہے۔ پشت کی طرف تیسرا دروازہ تھا جو وسط کے درجے سے ایک کشادہ برآمدے کے جانے کا رستہ تھا جہان سے باغ نظر آتا تھا۔

اِسمین آپٹون آنٹوینج کئی سال سے رہتے ہین۔ یہ پُرانے فیشن کے جنٹلمین مین اور اپنے فیشن کے آدمیون مین ایک ذی لیاقت شخص ہین۔ اگر ہم اُنکو اُسوقت دیکھین جبکہ وہ اپنی آرام کُرسی پر بیٹھے ہون اور اُنکے اِردگِرد اُنکا ڈھیلا ڈھالا بڑا سا چُغہ لٹک رہا ہو اور لمبا ترکی پائِپ ہاتھ مین ہو تو ایک ہی نظر مین ہمکو اُنکے چال چلن کا حال اُنکے بشرے سے معلوم ہو جائے۔ خدا نے اُنکو چوڑی چوڑی ہڈّیان اور رنانے عطا کیے ہین اور ظاہر ہوتا ہے کہ اُنکا جسم قدرتی بڑا اشہ زور بنایا گیا ہے۔ مگر اُنھون نے ایسی تدبیر کی کہ قدرت کے اِس فیض بخش عطیے سے فائدہ نہ اُٹھایا اور اب طاقت اور اعصاب سے زیادہ چربی اُنکے بدن مین ہے۔ اُنکا سر جسکے بال پر قینچ کیے ہوئے ہین گولے کی طرح گول مول ہے اور اُنکے خط و خال مین بھدّا پن ہے۔ اور اِس بھدّے بھدّے خط و خال کا معاوضہ اُنکی قناعت طبع اور نیک دلی سے ہو جاتا ہے جو ہمیشہ یکسان رہتی ہے۔ اور کبھی کبھی اِس نیک دلی کے سبب سے دانت کھول کر مُسکراتے بھی ہین۔ اُنکا چہرہ اُن چہرون مین سے ہے جنپر چاہے کیسا ہی بڑھا ہوا مسخرہ ہو اپنے فن کی لیاقت سے فکر یا سوچ نہین پیدا کر سکتا۔ اِسمین چہرے کا کوئی قصور نہین ہے کیونکہ ایسے خیال کا وہ کبھی عادی ہی نہین کیا گیا لیکن ہی تو تھا کبھی کبھی اُسکو دِق ہو کر کسیقدر غصّہ بھی آجاتا ہے تو ایسے موقعون پر اُسکی چھوٹی چھوٹی بھوری آنکھین چمکنے لگتی ہین۔ اور اُسکے چہرے پر قرمزی رنگ کی ایک چمک چھا جاتی ہے جس سے سکتے کی بیماری ظاہر ہوتی ہے۔ مگر کبھی ایسے چکّر مین نہین پڑے کہ فکر اور سوچ کے معنی اُنکی سمجھ مین آتے کہ فکر کیا بلا ہے۔ لڑائی اور مایوسی اور امید اور اور خیالات جن سے

انسان کی زندگی مین ایک ایسی دلچسپی یا مایوسی ہو جاتی ہے جیسی ڈریما وغیرہ مین ہوا کرتی ہے گو یہ امور سننے سنانے سے کچھ یون ہی سے معلوم ہوئے ہون مگر اُنکا ذاتی تجربہ اُسکو مطلق نہین ہوا ہے۔ اصل یون ہے کہ وہ زندگی کے لیے اُس جھگڑے کے پھیر مین کبھی نہین پڑا جسکو حال کے فلسفی قانون قدرت بیان کرتے ہین۔

قریب قریب ساٹھ برس کا عرصہ ہوا کہ آئیون آئیونچ اُس گھر مین پیدا ہوا تھا جہان وہ اب تک رہتا ہے۔ ابتدائی سبق اُسنے گانوٗن کے پادری سے پڑھے تھے اور بعد ازان ایک بڑے پادری کے لڑکے نے پڑھایا جسنے پادریون کے مدرسے مین اسقدر کم تعلیم پائی تھی کہ وہ آخری امتحان مین کامیاب نہین ہو سکا۔ یہ دونون اتالیق اُس سے انتہا سے زیادہ رعایت کے ساتھ پیش آئے اور جسقدر رقم اُسنے یاد کرنا پسند کیا اُسیقدر رقم اُسکو یاد کرنے دیا۔ اُسکے باپ کی خواہش تھی کہ وہ تحصیل علم مین محنت کرے مگر اُسکی مان کو خوف تھا کہ پڑھنے سے مبادا اُسکی صحت مین فتور پڑ جاے۔ لہذا ہر ہفتے مین اُسکو کئی بار چھٹیان ملتی تھین۔ ان وجوہ سے وہ خواہ مخواہ جلد جلد ترقی نہ کر سکا اور علم حساب کے ابتدائی قواعد سے بھی کچھ یون ہی سا تب تک واقف تھا جب ایک روز اُسکے باپ نے کہا کہ تم اب اٹھارہ برس کے ہو گئے ہو اور تمکو فوراً نوکری کرنی چاہیے چونکہ آئیون کو کسی قسم کی محنت اور مستعدی کی جانب طبعی میلان نہ تھا۔ عام اس سے کہ چاہے کیسی ہی نوکری ہو۔ وہ اس تجویز سے بالکل خوش نہین ہوا کہ ایک رسالے کی رجمنٹ مین جسمین اُسکے باپ کا ایک پرانا دوست کرنل تھا وہ بحیثیت جنکر بھرتی ہو۔ فوجی ملازمی کا اُسکو عشق نہ تھا اور امتحان دینے کے نام سے نفرت کُلی۔ پس جب اُسکو معلوم ہوا کہ اپنے والد کے حکم کی تعمیل یقیناً کرنی پڑیگی تو اُسنے اپنی مان کو ترغیب دی کہ باپ کی تجویز سے مخالفت کرے۔

آئیون اس مصرع کے مفہوم کا مصداق تھا ع۔ دو عملے مین ہمارا آشیان ہے +

جب باپ کے خیالات یاد کرتا تھا تو اُسکو خواہش ہوتی تھی کہ نوکری کرے اور وہ سرکاری عہدہ حاصل کرے جسکے ہر روسی امیر زادے کو خواہش ہوتی ہے اور اُسکے ساتھ ہی اپنی مان کی تعظیم کے خیال اور اپنے خاص مذاق کے مطابق اُسکی خواہش یہ تھی کہ گھر ہی مین رہے

اور اپنے کامل طرزِ معاشرت کو بدستور برقرار رکھتے۔ ایک روز میٹرک اتفاقیہ اُسکی ملاقات کو گئے اُنھون نے اِس دو عملے سے اُسکو نکالا اور کہا کہ محکمۂ نگرانی جاگیر نابالغان کی مین تمکو افسری دلوادونگا۔ اِس دفتر کے کُل کام ایک سکریٹری انجام دیتا تھا جو تنخواہ پر نوکر رکھا جاتا تھا اور جو شخص اِس عہدے پر نوکر ہوتا تھا نہ اُسکو کام کرنا پڑتا تھا اور نہ اُسکو تنخواہ ملتی تھی بلکہ وہ ہر سال ترقی مدارج پایا کرتا تھا۔ ایُوتن تو بس یہ چاہتا ہی تھا اُسنے اِس تجویز کو دِل سے قبول کرلیا اور سات برس کے عرصے مین بلا اِسکے کہ اُسنے اپنی طرف سے کوئی کوشش کی ہو اُسکو سکریٹری کا ایک اعلیٰ عہدہ مِل گیا جو مدارج فوجی مین عہدۂ کپتان کے مطابق ہے اِس سے زیادہ معزز درجہ حاصل کرنے کے لیے اُسکو کوئی ایسی جگہ تلاش کرنی ہوتی جہان وہ اپنا کام دوسرون کے ذریعے سے انجام نہین دے سکتا۔ پس اُسنے ٹھان لی کہ جو عظمت اُسکو اِسقدر آسانی سے حاصل ہوئی ہے اُسی پر پھر اکتفا کرکے زیادتی مدارج کی خواہش نہ کرے لہذا اُسنے اپنا استعفا بھیجدیا۔

جیسے ہی اُسکی سرکاری ملازمت کا زمانہ ختم ہوا ویسے ہی اُسنے اپنی شادی کرلی قبل اِسکے کہ اُسکا استعفا منظور ہو وہ ایک روز صبح کو دولھا بنا ہوا تھا۔ اِسمین بھی اُسکی جانب سے کوئی کوشش نہین کی گئی تھی۔ اُسکو کبھی یہ بھی دِقّت نہین اُٹھانی پڑی کہ وہ شادی کی درخواست کرے۔ یہ کُل کام اُسکے والدین نے انجام دیا جنھون نے اپنے لڑکے کے لیے اپنے سب سے قریب ہمسائے کی اِکلوتی بیٹی کو پسند کیا۔ یہ نوجوان لڑکی سولہ برس کی تھی اور حُسن یا لیاقت یا کسی اور خاص امر کے لیے مشہور نہ تھی مگر اُسمین ایک بہت بڑی صفت یہ تھی کہ وہ ایسے شخص کی لڑکی تھی جسکی جاگیر اُنکی جاگیر سے مِلی ہوئی تھی اور جس سے امید تھی کہ زمین کا ایک ٹکڑا بطریق جہیز دے نکلیگا اور اِس اراضی پر اُنکا مدت سے دانت تھا کہ مِلے تو اپنی جاگیر مین شامل کرلین۔ نکاح کی نازک شرطین ایک بوڑھی عورت کے تعلق کی گئین جو اِن کامون مین برق تھی۔ اُسنے اپنے اِس کام مین اِسقدر کامیابی حاصل کی کہ چند ہی ہفتون مین ابتدائی انتظام ہوگیا اور شادی کا دِن بھی مقرر ہوگیا۔ اِس طرح سے ایُوتن آئیوِنچ نے اُسی آسانی کے ساتھ دُلھن بھی پائی

جس آسانی کے ساتھ اُسکو عہدہ سکرٹیری اعلیٰ مِل گیا تھا۔

گو دولھا کو بیوی مِل گئی تھی اور اُسنے اپنی پسند سے شادی نہین کی تھی مگر ایک لمحے کے لیے بھی اُسکو یہ خیال نہین ہوتا تھا کہ بیوی سے اُسکو عشق ہے یا نہین تاہم اُسکے والدین نے جو بیوی اُسکے لیے تجویز کی تھی اُس سے اُسکو افسوس بھی کچھ نہ تھا۔ پیریا ٹپرووْنا اُسکی بیوی اپنے چال چلن اور تعلیم سے ایسے شخص کی بیوی ہونے کے لیے ٹھیک موزون تھی جو اِیوَن اَئیوَنِچ تھا۔ گھر مین وہ دائیون اور خواصون کی صحبت مین رہی تھی اور اُسنے جو کچھ سیکھا تھا گانوُن کے پادریون سے یا اپنی مان کی مصاحبون سے اور بس۔ اُسکی زندگی کا پہلا ماجرا یہ تھا کہ اُسکی شادی کے لیے تیاریان کی گئین۔ اِسکے بعد اپنی تمام زندگی مین وہ اِس خوشی کو یاد کرتی تھی جو اُسکو اپنے بیاہ کے جوڑے کی خریداری سے حاصل ہوئی تھی۔ بیاہ کے لیے جو اشیا خریدی گئی تھین اُسکی پوری فہرست اُسکو یاد تھی بعد شادی کے اُسکی زندگی کے پہلے چند سال بہت خوشی سے نہین گذرے کیونکہ اُسکی خوشدامن اُسکے ساتھ اِس طرح پر پیش آتی تھی جیسے کوئی ایسے شریر بچے کے ساتھ پیش آتا ہے جسکو اکثر تنبیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر وہ اِس ادب آموزی کو اِس صبر سے برداشت کرتی تھی کہ باید و شاید۔ رفتہ رفتہ وہ خود الہخانہ بن گئی۔ اور خانہ داری کے امور مین سیاہ و سفید کرنے کا اُسکو اختیار ہو گیا۔ اُسوقت سے وہ مستعدی کے ساتھ زندگی بسر کرتی تھی بس اور کوئی ضروری بات نہین واقع ہوئی۔ اُسمین اور اُسکے شوہر مین باہم اُسقدر عشق ہو گیا جسکی عقلاً ایسے طبائع مین جو بلغمی ہون شادی کے تیس برس کے بعد امید ہو سکتی ہے۔ وہ اپنے شوہر کے کھانے پینے اور خدمت کرنے مین مصروف رہتی تھی۔ اُسکے شوہر کو لکھنے پڑھنے کے کامون سے کوئی سروکار نہ تھا۔ اور وہ حتی الوسع طرح اُسکے آرام کی فکر رکھتی تھی۔ اُسکا میان کہا کرتا تھا کہ ہماری بیوی کی اِس خدمتگزاری اور خبرداری نے تو ہم کو بالکل مجہول ہی کر دیا۔ شکار اور صید افگنی کا جو اُسکو شوق تھا وہ بھی جاتا رہا۔ پڑوسیون کی ملاقات کا خیال رفتہ رفتہ کم ہوتا گیا۔ اور سال بسال وہ اپنا وقت زیادہ تر اپنی آرام دینے والی آرام کرسی پر صرف کرنے لگا۔

اُن لائق میان بیویون کی روزمرہ کی زندگی ہر روز یکسان گذرتی تھی صرف فرحت کی فصلون مین البتہ تبدیل ہوتا تھا۔ گرمی کے دنون مین آئیون سات بجے کے قریب اُٹھتا تھا اور اپنے خدمتگار خاص کی مدد سے سادے کپڑے پہنتا تھا۔ میلا چغہ ہوتا تھا جسمین بیشمار دھبے تھے۔ کوئی خاص کام تو کرنا تھا نہین لہذا وہ کھُلی ہوئی کھڑکی کے پاس بیٹھتا تھا۔ اور صحن خانہ کی طرف دیکھا کرتا تھا۔ جب نوکر گذرتے تھے تو اُنکو روک کر اُنسے سوال کرتا تھا اور واقعات کے مطابق اُنکو حکم دیتا تھا یا سزا۔ نو بجے کے قریب وہ چاء کا حکم دیتا تھا۔ اور کھانے کے کمرے مین جاتا تھا جو ایک لمبا اور تنگ کمرہ ہوتا ہے۔ اُسمین خالی چوبی صحن ہوتا ہے اور بجز ایک میز اور کُرسیون کے اور کچھ اسباب نہین اور کُل چیزین کم و بیش پھٹی ٹوٹی حالت مین یہان وہ اپنی بیوی کو دیکھتا تھا کہ چاء کا ظرف اپنے سامنے لیے بیٹھی ہے۔ چند منٹ مین چھوٹے چھوٹے بچّے آتے تھے اور اپنے والد کا ہاتھ چوم کر میز کے اردگرد بیٹھتے تھے۔ چونکہ صبح کے کھانے مین صرف بسکٹ اور چاء ہوتی ہے لہذا اِسمین عرصہ نہین لگتا تھا اور سب اپنے اپنے کام کے لیے چلے جاتے تھے۔ رئیس خاندان یعنی آئیون دن کا کام اِس طرح پر شروع کرتا کہ کھُلی ہوئی کھڑکی کے پاس بیٹھ کر اپنا ترکی پائپ اُس لونڈی سے بھروا تا اور روشن کراتا جسکا خاص کام یہی ہوتا ہے کہ اپنے آقا کے پائپ کو دُرست رکھے۔ جب وہ دو تین پائپ پی چکتا اور چُپ چاپ اُتنے عرصے تک غور کیا کرتا تو وہ اصطبل اور کھیتون کے ملاحظے کے لیے باہر نکلتا۔ مگر عموماً قبل اِسکے کہ وہ صحن کے پار ہو اُسکو معلوم ہوتا کہ گرمی برداشت نہو سکیگی تو پھر کھُلی ہوئی کھڑکی کی راہ سے اپنی جگہ پر واپس آجاتا۔ یہان وہ آرام سے بیٹھتا جب تک آفتاب اِسقدر ہٹ جاتا کہ گھر کے عقب مین جو برآمدہ ہوتا ہے وہ بالکل سائے مین آجاتا۔ پھر وہ اپنی آرام کُرسی وہان اُٹھالے جاتا۔ اور کھانے کے وقت تک وہان بیٹھا رہتا۔

مِیرَیا پیِٹرُ وُونَا وقت صبح کو زیادہ مستعدی سے صرف کرتی۔ جیسے ہی صبح کے کھانے کی میز صاف کیجاتی ویسے ہی وہ باورچیخانے جاتی۔ اور کھانے کی اشیا لیتی۔ اور باورچی کو ضروری مصالح دیتی۔ اور مفصل ہدایتین کرتی کہ کھانا کیونکر تیار کیا جائے۔

بقیہ صبح وہ اور اور امور خانہ داری مین صرف کرتی۔

ایک بجے کے قریب کھانے کی اطلاع دی جاتی۔ یہ سُنکر آیہون ایک چھوٹا سا گلاس تیز شراب کا اُڑاتا کہ بھوک خوب کھل جائے صبح کا کھانا افراط سے ہوتا۔ اور عمدہ قسم کا۔ مگر لگر مثلا اور پیاز اور چربی کھانے مین بہت زیادہ ہوتی لیکن اُن کُل چیزون کی تیاری مین عام اصول بحث پر حفظان صحت کا ذرا بھی خیال نہین رکھا جاتا۔ بہت سی قسم کے کھانے ایسے دیر ہضم ہین جنسے اِنگلستان کا ضعیف المعدہ آدمی واقعی ہیبت زدہ ہو جائے۔ مگر روسیون کے معدے پر اُنسے کوئی خراب اثر نہین ہوتا کیونکہ اُنکا معدہ قوی ہے۔ اور وجہ اِسکی یہ ہے کہ ایک تو ہمیشہ دیہات کی ہوا کھایا کرتے ہین۔ دوسرے کوئی جوشِ طبیعت ایسا نہین ہوتا جِس سے سُستی پیدا ہو۔ تیسرے دماغ پر زور نہین پڑتا۔ اِدھر کھانے سے فراغت پائی اور اُدھر گھر مین سوتا پڑگیا۔ سب کے سب آرام کرتے ہین۔ بچے باغ مین جاتے ہین اور اور لوگ اُونگھنے لگتے ہین۔ کیونکہ یہ طبیعی بات ہے کہ جب گرمی کے دِنون مین بھاری غذا کھائی جائیگی تو سُستی ضرور پیدا ہوگی۔ آیہون اپنے کمرے مین چلا جاتا اُسکا حقہ بردار اُس کمرے مین سے پہلے ہی بڑی ہوشیاری سے مکھیان نکال رکھتا۔ بیری یا پٹروونا کمرے مین ایک آرام کرسی پر اُونگھتی اور چہرے پر ایک دستی رومال رکھ لیتی۔ نوکر باہر کے گوشون مین پڑے خراٹے لیتے۔ یا اوپر کے کمرے یا گھانس کے چھپر مین۔ گھر کا کتا صحن کے کسی سایہ دار مقام پر ٹانگین پھیلا کے سوتا۔

تقریباً دو گھنٹے کے بعد رفتہ رفتہ جاگنے لگتے۔ دروازون کی کھڑکھڑاہٹ شروع ہوتی۔ سب نوکرون کے نام غل مچا مچا کر پکارے جاتے اور صحن مین پاؤن کی چاپ سُنائی دیتی۔ ایک ملازم فوراً باورچیخانے سے نکلتا۔ اور بڑا بھاری سماور رکھوتا ہوا لاتا۔ اب سب چاء پینے جمع ہوتے۔ روس مین مثل اور مقامون کے بھاری غذا کے بعد سونے سے تشنگی پیدا ہوتی ہے۔ پس چاء وغیرہ اشیائے شرب بہت ہی اچھی معلوم ہوتی ہین بعد ازان کچھ اور اغذیہ لطیف چُنی جاتی ہین۔ مثلاً فواکہ اور جنگلی بیر یا شہد کے ساتھ ککڑی یا اِسی قسم کی اور کوئی شئے۔ اور اُسکے بعد پھر سب علٰحدہ علٰحدہ ہو جاتے۔ آیہون کھیتون مین

اپنی نہایت ہی سُبک گاڑی پر جسمین ایک ہی تختے سے دو جوڑیان پہیون کی مِلی ہوئی ہوتی ہین سیر کرنا۔ تختے پر کوچمین بیٹھتا۔ سِیرِیا پِیٹرُوونا کی ملاقات کو پادری صاحب کی بیوی جو انتہا کی خوش مذاق عورت ہین آتین۔ اِس مقام مین فحش کی کثرت نہین ہے اگر تھوڑا سا ہے بھی تو اُسکی اُنکو ٹوہ رہتی ہے اور جِس کِسی سے ملاقات ہوتی ہے اُس سے صاف صاف بیان کر دیتی ہین۔

شام کو اکثر یہ ہوتا ہے کہ صحن مین کِسانون کی چھوٹی سی جماعت مالک مکان سے مِلنے کو آتی ہے۔ مالک خانہ دروازے پر جاتا ہے اور اکثر اُسکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ کِسی رعایت کے خواستگار ہین۔ وہ سوال کرتا ہے کہ کیون لڑکو تُمھین کیا چاہیے۔ اِسکے جواب مین وہ اُلجھے ہوئے اور پریشان طرز سے اپنے قصّے بیان کرتے ہین۔ اور اُنمین سے کئی آدمی ایک ہی وقت مین بولنے لگتے ہین۔ اور قبل اِسکے کہ وہ صاف صاف سمجھ سکے کہ اُنکی خواہش کیا ہے اُسکو سوال کرنا اور مکرر پوچھنا پڑتا ہے۔ اگر وہ اُنسے کہتا ہے کہ تُمھاری یہ درخواست ہم منظور نہین کر سکتے تو غالباً اول بار وہ اِس انکار کو منظور نہ کرینگے اور منت و سماجت اُس سے درخواست کرینگے کہ جو رائے آپ نے قائم کی ہے اُسپر پھر غور کیجیے۔ کِسیقدر آگے بڑھکر اور پشتِ ادب خم کر کے اُس مجمع مین سے ایک شخص کِسیقدر مؤدب اور کِسیقدر بے تکلفی کے طرز سے محبت کے لہجے مین کہتا ہے (اے چھوٹے آبا۔ آئیوُن آئیوُنِچ ہمپر رحم کرو۔ تم ہمارے باپ ہو۔ اور ہم تُمھارے لڑکے) آئیوُن نیکدلی کے ساتھ سُنتا رہتا ہے۔ اور پھر کہتا ہے کہ ہم تُمھاری خواہش نہین پوری کر سکتے۔ مگر اُنکو ابھی تک امید ہے کہ التجا سے اُنکی آرزو پوری ہو سکتی ہے لہذا منت و سماجت کیے جاتے ہین یہان تک کہ آئیوُن کی عنان صبر ہاتھ سے جاتی رہتی ہے اور اُنسے بزرگانہ لب و لہجہ مین کہتا ہے (چلو بس بس۔ تُم سب کوڑھ مغز ہو۔ بک بک سے کیا فائدہ۔ یہ بات نہین ہو سکتی) یہ الفاظ کہکر وہ گھر مین چلا جاتا ہے تاکہ اور زیادہ بات نہ بڑھے اور گفتگو کا اختتام یہین پر ہو جائے۔

شام کی ملاقات کا ایک حصہ روزمرہ کا رندے کی ملاقات مین صرف ہوتا ہے

اور بڑی طوالت کے ساتھ اس امر پر بحث کیجاتی ہے کہ آج کون کام ہوا اور کل کیا ہوگا اور اس امر پر بڑی دیر تک غور ہوتا ہے کہ آئندہ چند دنون مین آب و ہوا کیسی ہوگی۔ اک اِس امر کی نسبت آب و ہوا کی جنتری ہمیشہ غور سے مطالعہ کیجاتی ہے گو تجربے سے ظاہر بھی ہوگیا ہو کہ اِن پیشین گوئیون پر بہت بھروسا نہ کرنا چاہیے۔ یہ گفتگو تب تک رہتی ہے جب تک شام کے کھانے کی اطلاع دی جاتی ہے۔ یہ کھانا مختصر ہوتا ہے اِسکے بعد سب کے سب فوراً آرام کے لیے جاتے ہین۔

اِسی طرح آئیون کے گھر مین ہفتے اور مہینے گذر جاتے ہین۔ اور معمولی باتون مین شاذونادر ہی کوئی تجاوز ہوتا ہے۔ آب و ہوا کے لیے البتہ کچھ یون ہی سے تبدل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سردی مین دروازے اور کھڑکیان بند رکھی جاتی ہین۔ اور بارش شدید مین جو لوگ کیچڑ مین پھنسنا نہین چاہتے وہ گھر یا باغ ہی مین رہتے ہین۔ جاڑے کی بڑی بڑی راتون مین گھر کے سب لوگ بیٹھنے کے کمرے مین جمع ہوتے ہین۔ اور جس عمدہ طرز سے جس سے ممکن ہوتا ہے وقت کاٹتا ہے۔ آئیون اپنا لمبا سا پائپ پیتا ہے یا کچھ سوچتا رہتا ہے۔ یا کوئی لڑکا اُسکو آرگن باجا سناتا ہے۔ پیرا یا پیرو ڈنا جراب بنتی ہے۔ بوڑھی چچی جو اکثر موسم سرما مین اُنکے ساتھ رہتی ہے۔ کوئی کھیل کھیلتی ہے۔ اِسکی مطبوعہ پیشین گوئیان یہ ہین کہ کوئی اجنبی آدمی آئیگا۔ کوئی شادی ہوگی۔ اور وہ اس اجنبی کی نسبت یہ بتا سکتی ہے کہ مرد ہوگا یا عورت۔ اور دولھا کے بالون کی رنگت کیسی ہوگی۔ بس اور زیادہ پیشین گوئی نہین کر سکتی۔ اگر نوعمر لڑکیان کچھ اور پوچھین تو وہ صاف صاف جواب نہ دے سکے۔

بیٹھنے کے کمرے مین کتابین اور اخبارات شاذ ہی دیکھے جاتے ہین مگر جو لوگ پڑھنا چاہتے ہین اُنکے لیے کتابون کا ایک کمرہ علحدہ ہوتا ہے جسمین مختلف اقسام علم و ادب کی کتابین ہوتی ہین اور اِس سے خاندان کی کئی گذشتہ نسلون تک کے مذاق علمی کا حال کسیقدر معلوم ہو جاتا ہے۔ سب سے پُرانی کتابین آئیون کے دادا نے خریدی تھین۔ اور خاندان مین یہ بات مشہور تھی کہ کیتھرائن ملکہ کو اِس شخص پر بڑا اعتقاد تھا۔ گو حال کے مورخون نے اُسکا بالکل ذکر ہی نہین کیا مگر ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ علم و

فضل مین اسکو کسیقدر عبور تھا۔ اسنے اپنی تصویر ملک غیر کے کسی مصور سے رنگوائی تھی جو بڑا استاد تھا۔ وہ بیٹھنے کے کمرے مین ابتک لٹکی ہے۔ اور اسنے سیوَرز کے بنے ہوئے لاجواب ظروف کے کئی عدد خریدے تھے جنمین سے ایک عدد ایک الماری کے خانے کے ایک گوشے مین رکھا ہوا ہے۔ اِن ظروف مین اور گھر کے بھدے بنے ہوئے اسباب اور کمرے کی میلی کچیلی قطع مین زمین وآسمان کا فرق ہے۔

اِسکا نام ان کتابون پر لکھا ہوا تھا۔ (۱) سُمُورُدُکُوف کی کتب ٹریجڈی جن مین سخت سخت مصائب کا ذکر ہے۔ یہ مصنف اپنے کو روس کا وَالٹیئر تصور کرتا تھا۔ (۲) وَان وِزِسَن کے دلچسپ مذاق کے رسالے جن مین بعض ابتک تھیئیٹرون مین جاری ہین (۳) فری میسنری کے رازِ سربستہ کی نسبت دو تین کتابین ہین۔ (۴) رِچارڈسَن کی کتاب کا روسی زبان مین ترجمہ (۵) سَر چارلس گرینڈسَن۔ کلیرِسا ہارلو۔ رُدسُوکا نُووَول۔ یہ روسی زبان کی کتابین ہین۔ وَالٹیئر کے دو تین رسالے۔ حال مین جو کتابین جمع کی گئی تھین اُنمین رِیڈ کلف کا ترجمہ تھا اور ترجمہ قصص مصنفہ اِسکاٹ۔ علم ادب کا مذاق اِس خاندان مین بالکل نہ تھا کیونکہ علم ادب کی کتابون مین فقط قصص کرِلاف۔ زراعت کی نسبت ایک رسالہ۔ خانہ داری کی نسبت رسالہ ادویہ اور بہت سی جنتریان تھین۔ مگر بعض علامتون سے ظاہر ہوتا تھا کہ علم ادب کی از سرِ نو ترقی ہونے والی ہے کیونکہ کتب مصنفہ پُشکن اور لَرمانتُوف اور گوگل اور چند کتب اُن مصنفون کی تھین جو بقید حیات موجود تھے۔

جاڑے کے دِنون مین جب پڑوسی ملاقات کے لیے آتے ہین اور اُسکے عوض مین لوگ اُنکے ہان مِلنے کو جاتے ہین یا صوبے کے صدر مقام مین چند روز کے لیے چلے جاتے ہین تو بعض اوقات روزمرہ کی باتون مین ذرا تبدل واقع ہوتا ہے۔ اگر صدر مقام مین گئے تو مِسِز یا پُٹرِ وُوْنا قریب قریب کُل اپنا وقت دُکانون مین خریداری مین صرف کرتی ہے اور مختلف اشیا کا ایک بڑا ذخیرہ گھر مین لاتی ہے۔ خاندان کے لوگ جمع ہوکر اُن اشیا کا معاینہ کرتے ہین اور یہ ایک ماجراے عظیم خانہ داری کا سمجھا جاتا ہے جسکے مقابل مین بساطیون اور مذہبی کتابین بیچنے والون کا کبھی کبھی آنا ہیچ ہوجاتا ہے۔ بڑے دِن

اور ایسٹر کی تقریب مین دعوتین ہوتی ہین۔ اور کبھی کبھی بڑی بڑی باتین واقع ہوتی ہین۔ مثلاً برف باری کی کثرت ہو۔ اور اِس سبب سے لازم آئے کہ باورچیخانے اور اصطبل تک سڑکین بنائی جائین یا باہر کے صحن مین بھیڑیے رات کو چلے آئین اور اُنسے اور گھر کے کتون سے لڑائی ہونے لگے یا یہ خبر آئے کہ پڑوس کے ایک موضع مین ایک کسان جو شراب پی رہا تھا سڑک پر برف مین اینٹھا مرا پڑا ملا۔

کل امور پر نظر ڈال کر کہا جا سکتا ہے کہ اِن خاندانون مین بڑی تنہائی کی زندگی بسر کیجاتی ہے۔ مگر باہر کی دنیاے عظیم سے بھی اُنکو ایک رشتۂ تعلقات ہے۔ وہ یہ کہ دو لڑکے فوج مین افسر ہین اور یہ دونون اکثر اپنی مان اور بہنون کو گھر خط بھیجتے ہین پیٹریا کا کل ذخیرۂ ہمدردی انھین دونون کے ساتھ صرف ہوتا ہے۔ جو کوئی اُسکی سُنے تو وہ اُس سے گھنٹون اُنکی نسبت گفتگو کرتی ہے۔ اور اُنکی زندگی کے ہر ایک خفیف خفیف واقعات اُسنے صدہا بار پادری صاحب کی بیوی سے بیان کیے تھے۔ گو اُنکے سبب سے اُسکو کبھی کوئی بڑی فکر نہین ہوتی تاہم اُسکو ہمیشہ یہ خوف رہتا کہ مبادا اُنپر کوئی مصیبت پڑجائے سب سے زیادہ اُسکو یہ خوف تھا کہ ایسا نہو کسی لڑائی پر بھیجدیے جائین یا تھیئٹر کی عورتون عاشق ہوجائین۔ اِسکی زندگی کی دو بڑی خوف دلانے والی چیزین جنگ اور تھیئٹر کی عورتین ہین اور جب کبھی کوئی خواب وحشت دیکھتی ہے تو پادری سے کہتی ہے کہ میرے بیٹون کی حفاظت کے لیے جو غیر حاضر ہین ایک قربانی کرو۔ بعض اوقات وہ جرأت کرکے اپنے شوہر سے اپنی تشویش بیان کرتی ہے۔ اور اُس سے سفارش کرتی ہے کہ اُنکو خط لکھے۔ مگر وہ خط لکھنے کو بڑا سخت کام خیال کرتا ہے اور ہمیشہ ٹال دیتا ہے کہ اچھا اِس بارے مین ہم غور کرینگے۔

جنگ قرِمیہ کے وقت گو یہ دونون لڑکے تب تک فوج مین نہ تھے تاہم آئیون اپنے معمولی خواب گران سے نصف بیدار ہوکر اکثر چھوٹی چھوٹی سرکاری رپورٹین جو طبع ہوتی تھین اُنکو پڑھتا تھا۔ اسکو کسیقدر حیرت ہوتی تھی کہ فتوحات عظیم کی خبر نہین آتی اور فوج قسطنطنیہ پر کیون فوراً بڑھ نہین جاتی۔ اِن امور کے اسباب پر وہ کبھی غور نہین کرتا تھا اِسکے بعض پڑوسیون نے اُس سے کہا کہ فوج کا انتظام بدل دیا گیا ہے۔ اور نکولس کا

کُل طرز تمدن بدرجۂ غایت بیکار ثابت ہوا۔گو یہ سب بالکل صحیح ہی ثابت ہو مگر وہ فوجی
اور پولیٹیکل امور نہین سمجھتا تھا۔ اُسکو اِسمین شک نہ تھا کہ آخر کو سب امور ٹھیک ہو جائینگے
اور اُسنے پھر اخبارات کا مطالعہ چھوڑ دیا مگر چند ہی روز مین اُسکو سخت استعجاب ہوا
جب اُسنے جنگ کی خالی خولی خبرون سے زیادہ گھبرانے والی خبرین سُنین یعنی لوگون نے
مسئلۂ دہاقین کی نسبت بحث کرنا شروع کی اور علانیہ طور پر کہنے لگے کہ غلامان خانہ زاد جلد
آزاد ہو جانے چاہئین۔زندگی بھر مین صرف ایک بار اُسنے اِسکے بارے مین پوچھا۔
جب اُسنے دیکھا کہ اُسکے پڑوسیون مین سے ایک شخص جو معزز اور فہمیدہ آدمی اور بڑا
صاحب ادب تھا اس طرز پر گفتگو کرتا ہے تو وہ اُسکو علیحدہ لے گیا اور دریافت کیا کہ
اِس سب جھگڑے کے کیا معنی ہین۔پڑوسی نے بیان کیا کہ پُرانے طرز انتظامی سے
ثابت ہو گیا کہ اُس سے دِوالا نکلنے والا ہے اور اب وہ چل نہین سکتا۔اور نیا انتظام
شروع ہونے والا ہے اور ہر شَے مین اِصلاح ہونے والی ہے۔اور شہنشاہ نے
اپنے دوستون سے جو خفیہ عہدنامہ کیا ہے اُسکے ایک فقرے کے مطابق شہنشاہ
اُصول خاص کی رو سے طرز تمدن کی تنظیم و تنسیق کرنے والے ہین۔آئیون تھوڑی
دیر کے لیے چُپ چاپ سُنا کیا اور اُسکے بعد بے صبری کی علامت ظاہر کرکے اپنے
پڑوسی کی بات کاٹی اور کہا کہ بس اب زیادہ مسخراپن اور بیوقوفی کی باتین نہ کرو مجھسے متانت
کے ساتھ مطلب بیان کرو۔

جب پڑوسی نے قسم کھائی کہ مین سنجیدہ بیانی سے کہتا ہون تو اُسکے دوست نے
بڑی ہمدردی کے ساتھ اُسپر نظر ڈالی اور کہا تو یہ کہو کہ تمھارا دماغ بھی ٹھیک نہین رہا۔

پڑوسی کے بیان سے جسکو اُسکے کاہل اور سنجیدہ طبع دوست نے چند ساعت
کے لیے مجنون قرار دیا تھا اُس زمانے کے بہت سے امرائے رُوس کی دماغی اور دلی حالت
صاف ظاہر ہوتی تھی مگر یہ بات بالکل بے اصل نہ تھی کہ عہدنامہ پیرِس مین جو ایک خفیہ فقرہ
درج تھا محض فرضی تھا۔مگر یہ بالکل صحیح امر تھا کہ ملک مین عنقریب بڑی بھاری رفاہ کی
کارروائیان ہونے والی ہین جنمین مسئلۂ آزادی غلامان خانہ زاد سب سے خاص بحث تھی

گو آئیٹون بڑا نیک آدمی تھا تاہم اسکا وہ بھی قائل تھا شہنشاہ نے صوبہ ماسکو کے امراے عظام کو حسب ضابطہ اعلان کر دیا کہ حالت موجودہ ہمیشہ کے لیے جاری نہین رہ سکتی اور مالکان ارضی کو تاکید کی کہ وہ غور کرین کہ غلامان خانہ زاد کی حالت کن وسائل سے ترقی کر سکتی ہے۔ تدابیر محدود تیار کرنے کے لیے صوبون کی کمیٹیان مقرر کی گئی تھین۔ اور رفتہ رفتہ یہ ظاہر ہوگیا کہ غلامان خانہ زاد کو واقعی عنقریب آزادی حاصل ہونے والی ہے

آئیٹون کو کسیقدر خوف پیدا ہوگیا کہ اب آئندہ غلامان خانہ زاد پر میری حکومت نہ رہیگی۔ گو وہ کبھی ظالم اور سخت محنت لینے والا آقا نہ تھا تاہم جب کبھی ضروری سمجھتا تھا تب ڈنڈے سے کام لیتا تھا اور اسکا عقیدہ تھا کہ درختون کی شاخون کی قمچیان روسی زراعت کی ترقی کے لیے ازبس ضروری ہین۔ کچھ دیر اسکو اس خیال سے تسلی ہوئی کہ دہاقین پرند نہین ہین اور چاہے جس حالت مین ہون انکو کھانے اور کپڑے کی ضرورت ہوگی اسلئے کھیتون مین محنت کرنے کے لیے وہ مستعد رہینگے۔ مگر جب اسکو معلوم ہوا کہ تعلقے کا ایک بڑا حصہ خاص انکے لیے علحدہ رہیگا تو اسکو مایوسی ہوگئی۔ اور اسکو بڑا خوف ہوا کہ وہ ضرور بالضرور برباد ہو جائیگا۔

یہ خراب پیشین گوئیان کسی طرح پوری نہین ہوئین۔ اسکے غلامان خانہ زاد آزاد کر دیے گئے۔ اور انکو قریب نصف تعلقہ ملا۔ مگر جو زمین انکو ملی اسمین سے وہ اسکو ایک سالانہ رقم دیتے ہین اور ہمیشہ مستعدی کے ساتھ وہ اسکے کھیتون کو تھوڑے ہی معاوضہ پر جوتتے بوتے ہین۔ سالانہ خرچ اب بدرجہا زیادہ ہوگیا ہے مگر غلے کی قیمت بڑھ گئی ہے اور اس سے زائد سالانہ اخراجات کا بخوبی تمام معاوضہ ہو جاتا ہے۔ تعلقے کا انتظام حقوق آبائی کے انتظام کی طرح اب کم ہوتا ہے۔ پیشتر جو امور عادت پر چھوڑ دیے جاتے تھے اور باہمی سمجھوتے پر وہ اب زیادہ تر تحریری اقرارنامون کے ذریعے سے بالکل تجارتی اصول پر انجام پاتے ہین۔ پیشتر سے کہین زیادہ روپیہ صرف کیا جاتا ہے۔ اور پیشتر سے کہین زیادہ وصول ہوتا ہے۔ آقا کے ہاتھ مین بہت کم اختیارات رہ گئے ہین اور اسکی ذمہ داریان بھی اسی کے مطابق کم ہوگئی ہین۔ مگر باوصف ان سب تبدلات کے آئیٹون کو اس امر کے

فیصلہ کرنے مین کہ اب وہ پہلے سے زیادہ امیر ہے یا غریب۔ بڑی دقت پڑی۔ اب اُسکے
پاس گھوڑے اور نوکر پیشتر سے کم ہین لیکن اب بھی اُسکے پاس اُسکی ضرورت سے
زیادہ گھوڑے ہین اور اُسکے طرز معاشرت مین کوئی ایسا فرق نہین ہوا جو محسوس ہوسکے
مِسیز پاپنِرڈوڈنا کو شکایت تھی کہ اُسکو اب انڈے مرغی اور کسانون کا بُنا ہوا کپڑا نہین ملتا۔ اور
ہر شئے پیشتر کی نسبت سہ چند زیادہ ہے مگر بوجوہ چند در چند رکابدار خانہ اب بھی پُر ہے اور
سابق کی طرح اب بھی گھر مین افراط کی عملداری ہے۔

آئیوَن مین کسی قسم کی بے نظیر صفتین نہ تھین۔ یہ امر غیر ممکن ہے کہ کوئی شخص ناول
لکھے اور اسکو ہیرو قرار دے سکے اگرچہ اُسکا لڑکا ہی اُسکی سوانح عمری لکھے۔ قوی الجثہ
عیسائی بوجوہ اُس سے نفرت کرسکتے تھے اور مستعد اور پھرتیلے آدمی اُسکی سستی اور مُردہ دلی پر
انصافاً نفرین کرسکتے تھے مگر اِسکے برعکس اُسکے چال چلن مین کوئی خراب بات نہ تھی۔
وہ سوسائٹی کا ایک معزز ممبر ہے گو مشہور نہو مگر جب اُسکے ہمسایون سے اُسکا مقابلہ کیا جاتا تھا
جو اُسی کی سی حالت مین بڑھے تھے تب وہ بہت لائق آدمی معلوم ہوتا تھا۔

مثلاً اُسکے بھائی ڈمِٹری کو لیجیے جو تھوڑی ہی دور پر رہتا ہے۔ ڈمِٹری کو مثل
اُسکے بھائی آئیوَن کے قدرت نے زیادہ عرصے تک دماغی محنت کرنے سے انتہا کا تنفر
کیا تھا۔ مگر چونکہ عمدہ طبیعت کا آدمی تھا اُسکو جنکرز کے امتحان سے خوف نہ تھا اور خاصکر
جب کہ کرنل اُسکا مربی ہو پس وہ فوج مین داخل ہوا۔ اُسکی رجمنٹ مین اُسکے سے کئی
خوش مذاق نوجوان افسر تھے جو ہمیشہ تیار رہتے تھے کہ بارکون کی زندگی کی یکسان حالت کو
کسیقدر شور وغل اور اوباشی اور شراب خواری سے بدل دیتے تھے۔ اور اِس قسم کے آدمیون
مین وہ باسانی نام پیدا کرلیتا ہے کہ بہت ہی اچھا آدمی ہے۔ شراب خواری مین وہ اُن سب مین
فوق لیجاتا۔ اور کل کھیلون مین وہ سب سے بڑھکر تھا۔ اِس ذریعے سے وہ اپنے خواجگان
تاش مین ہر دل عزیز ہوگیا اور کچھ دن تک ہر طرح خیریت رہی کرنل نے اپنی جوانی مین خوب خوب
دل کھول کر گلچھرے اُڑائے اور اُسکا میلان طبع یہی تھا کہ جہان تک ممکن ہو سکے اپنے ماتحتون
کے جرائم شراب خواری و بدمستی سے چشم پوشی کرے۔ مگر بہت برس نہین گذرنے پائے تھے کہ

رجمنٹ نے دفعتہً چال چلن بدل دیا۔ صدر مقام مین کچھ افواہین اُڑ گئی تھین۔ اور شہنشاہ نکولس نے ایک جرمن الاصل کو جو بڑا متعصب اور فوجی کا سکھانے والا آدمی تھا کرنل مقرر کیا جسکی خواہش یہ تھی کہ رجمنٹ اُن آلون کے مثل کام دے جو نہایت صحت کے ساتھ کام دیتے ہین۔ یہ تبدل ڈمٹری کے مذاق اور عادات کے بالکل خلاف تھا۔ نئے کرنل کی ماتحتی اور روک ٹوک سے اُسکو جوش پیدا ہوا۔ اور جیسے ہی درجہ لفٹننٹ حاصل کیا ویسے ہی نوکری سے کنارہ کش ہوا تاکہ دیہات مین زندگی بسر کرنے کی آزادی کے لطف حاصل کرے۔ اِسکے تھوڑے ہی دن بعد اُسکے باپ نے قضا کی لہذا وہ ایک تعلقے اور دو سو غلامان خانہ زاد کا مالک ہوگیا۔ اپنے بڑے بھائی کی طرح اُسنے یہ نہین کیا کہ شادی کرکے اپنے کو زنانہ بنا دے مگر اُسنے اُس سے بھی بدتر کیا۔ اپنی چھوٹی سی خودمختار بادشاہت مین (بادشاہت کا لفظ اِسلیے استعمال کیا کہ اگلے وقتون مین جو اچھے وقت تھے اور جو اب حال مین ختم ہوگئے۔ روسی تعلقہ عملاً ایسا ہی سمجھا جاتا تھا) جو وہ کل کا مالک اور اُسکا کوئی روکنے والا نہ تھا اُسنے اپنے اُجڈپنے کے مذاق اور صید افگنی کے جوش اور اپنی اوباشی و بادہ خواری کے عشق کو پوری پوری آزادی دیدی بہت سے دیوانہ پن کی حرکات جو وہ کیا کرتا تھا عرصہ دراز تک عوام مین نسلاً بعد نسلٍ یاد رہینگی مگر وہ اِس مقام پر بیان نہین کیجا سکتین۔

ڈمٹری اب ادھیڑ ہے مگر اب تک اُسکی اوباشی اور آوارگی بدستور ہے۔ اُسکا مکان ایسا ہے جیسے ردی حالت کے اور بدنام بھنگیڑ خانے ہوا کرتے ہین۔ دالانون کی زمین کثیف۔ اسباب شکستہ اور پارہ پارہ۔ نوکر کاہل اور میلے کچیلے اور پھٹے کپڑے پہنے ہوئے۔ ہر قسم اور قد و قامت کے کتے کمرون اور برآمدون مین گھومتے رہتے ہین صاحب خانہ جب سوتا نہین ہوتا تو ہمیشہ کم و بیش نشے کی حالت مین رہتا ہے۔ اُسکے مکان مین عموماً دو ایک مہمان ٹکے ہی رہتے ہین جو اُسی کے قسم کے آدمی ہوتے ہین۔ رات دن شراب خواری اور گنجفہ بازی ہوا کرتی ہے۔ جب اُسکے دلی دوست اُسکے پاس نہین ہوتے تو وہ دو ایک چھوٹے چھوٹے مالکان اراضی کو بلواتا ہے جو قریب رہتے ہوتے ہین۔

یہ لوگ قانوناً امرا زادے سمجھے جاتے ہین مگر اِسقدر مفلس کہ دہاقین ہین اور اُنمین فرق نہین معلوم ہوتا۔ جب معمولی آمدنی کا باب مسدود ہوجاتا ہے تو وہ کبھی کبھی اِس سختی کی تدبیر کو وسیلۂ آمدنی بناتا ہے کہ اپنے نوکرون کو حکم دیتا ہے کہ جو مسافر سب کے پہلے اِدھر سے گذرین اُنکو روک لو۔ چاہے جو ہون۔ اور جیسا موقع محل ہو ترغیب سے یا زبردستی اُنکو لے آؤ۔ مسافرون کو چاہے کیسی ہی عجلت ہو۔ یا اُنکو ایسی اُجڈ مہمان نوازی کے قبول کرنے سے جسکی اُنکو خواہش نہین ہے انتہا سے زیادہ نفرت ہو۔ مگر اُنکے کُل حیلے اور ردّوبدل بیکار جائینگے اُنکی ٹارنٹس گاڑی کا ایک پہیا نکال لیا جائیگا۔ یا ساز کا کوئی بڑا ضروری حصہ چھپا دیا جائیگا اور اگر دوسرے دِن صبح کو نکل بھاگنے مین وہ کامیاب ہون تو اُنکو اپنے تئین خوش قسمت سمجھنا چاہیے۔

جب خانہ زادون کی غلامی جائز تھی تو گھر کے غلامون کو اپنے سودائی مزاج اور تندخو آقاؤن کے ہاتھون بڑی سختیان اُٹھانی پڑتی تھین۔ اُنکو مغلظہ گالیان کھانی پڑتی تھین اور اکثر اوقات جسمانی سزا بھی دیجاتی تھی۔ اِس سے بھی بدتر یہ امر تھا کہ اُنکا آقا اُنکو ہمیشہ دھمکایا کرتا تھا کہ تُمھاری پیشانی مُنڈوا ڈالونگا یعنی تمکو رنگروٹون مین بھرتی کرادونگا۔ اِس دھمکی کے مطابق اکثر کارروائی بھی ہوتی تھی۔ گو وہ مجرم غلام اور اُسکے اعزہ روتے چلاتے اور منت سماجت کرتے تھے مگر بےسود۔ تاہم تعجب کی بات یہ ہے کہ آزادی کے بعد اُنمین سے قریب قریب سب اُسی کے ساتھ بحیثیت غلامان آزاد رہے اور غالباً جب تک اُسکو کوئی قرضخواہ خارج نہ کرادیگا یا سکتے کی بیماری سے نہ مرجائیگا تب تک وہ اُسی کے پاس رہینگے۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ ایسی حالت مین اُنپر کیا گذریگی کیونکہ اُنکی عادتین ایسی ہوگئی ہین کہ اور کسی طرز معاشرت کے وہ بالکل قابل ہی نہین رہے۔

مگر انصاف شرط ہے۔ روسی مالکان ارضی کی تعریف مین مجھے یہ ضرور کہنا چاہیے کہ ڈمٹری جس طبقے کا آدمی ہے اُس طبقے کے لوگ اب بہت ہی کم ہین اور اُسکی تعداد بھی روز بروز گھٹتی جاتی ہے۔ وہ تو غلامی اور سوشل جوش اور سوسائٹی کی ایسی حالت کا ضروری سبب تھا جسمین قانونی اور اخلاقی روک ٹوک اور پاس عزت کے لیے مستعدی کو

کام مین لانے کی ترغیب ذرا بھی نہ تھی۔

ضلع کے اور مالکان ارضی مین ایک بہت مشہور آدمی نکولیئی پٹیروِوِچ تھا۔ یہ ایک پُرانے فوجی آدمی تھے اور اِنکا درجہ جنرل کا تھا۔آیئوَن کی طرح یہ بھی پُرانے فیشن کے تھے مگر یہ دونون یکسان نہین بلکہ مختلف مزاج کے آدمی تھے۔ اُنکی زندگی اور چال چلن کا فرق اُنکے چہرے ہی سے ظاہر ہوتا تھا۔آیئوَن کی نسبت تو یہ ہمکو معلوم ہی ہے کہ وہ لحیم وشحیم تھا اور اُسکی کُل حرکات سے بھدّاپن برستا تھا اور اُسکو عشق تھا کہ اپنی آرام کُرسی مین پڑا رہے یا ڈھیلا ڈھالا چُغہ پہنے ہوئے مکان مین اِدھراُدھر گھومے۔اِسکے برعکس جنرل مذکور دُبلا اور پھرتیلا اور ہڈی کا چوڑا ہے۔اور ایک فوجی وردی پہننے کا عادی ہے جسکے بوتام پاس پاس لگے ہوتے ہین اور چہرے سے ہمیشہ سخت مزاجی برستی ہے۔اور اُسکی خاردار موچھ نے جو جوتے کے بُرش سے مشابہت رکھتی ہے اُسکی ترش روئی کو اور بھی بدرجہا بڑھا دیا۔کمرے مین اوپر نیچے چلنے اور کھڑکی کی جانب گھورنے مین لوگ بادی النظر مین سمجھتے کہ یہ کسی مسئلہ ادق پر غور کر رہا ہے۔مگر جو لوگ اُسکو بخوبی جانتے ہین اُنکو معلوم ہے کہ یہ ایک مغالطہ بصر ہے۔وہ غور وتعمق کامل اور دماغی قوت کے کام مین لانے سے بالکل ناواقف محض ہے۔گو وہ نہایت درشتی اور سختی کے ساتھ چین بجبین ہوتا ہے مگر اُسکو کسی طرح خلقی تندمزاج نہین کہہ سکتے۔اگر اُسنے اپنی کُل زندگی دیہات مین بسر کی ہوتی تو وہ غالباً ویسا ہی نیک دل اور بلغمی ہوتا جیسا آیئوَن ہے مگر اُس آرام طلب آدمی کے برعکس اُسکو خود بڑا شوق تھا کہ فوجی نوکری مین ترقی کرے۔مزاج کی سختی اور چال چلن مین اُسنے وہ بات حاصل کی تھی جسکو شہنشاہ نکولس فوجی افسر کے لیے ضروری سمجھتے تھے جس طرز کو اُسنے پہلے پہل اپنی فوجی وردی پہننے کا جزو قرار دیا تھا وہ عادت کے سبب سے گویا طبیعت ثانی ہو گیا۔اور تیس ۳۰ برس کی عمر مین وہ شہنشاہ سنگین دل کے مزاج کے موافق افسر فوجی ہو گیا۔وہ داب فوجی کا بڑا پابند تھا اور ظاہری اصول کا بہت ہی برتاؤ کرتا تھا اور اپنی توجہ صرف قواعد جنگی وغیرہ فوجی امور ہی کی جانب رکھتا تھا۔اِس طرح پر اُسنے اپنی ذاتی لیاقت سے خوب ہی ترقی کی اور چونکہ اولوالعزم

آدمی تھا اُسکی دلی آرزو پوری ہوگئی یعنی وہ عہدہ جنرل پر پہونچ گیا جیسے ہی اِس درجے پر پہونچا اُسنے قصد کیا کہ نوکری چھوڑ دے اور اپنے تعلقے مین جا کے رہے بہت سے خیالات نے اُسکو مجبور کیا کہ اِس تجویز کو اختیار کرے۔ وہ ساٹھ برس کا ہوگیا تھا اور زیادہ ترقی کرنے کی اُسکو امید نہ تھی۔ اُسکو اکسلنسی کا خطاب معزز حاصل تھا جسکی اُسکو عرصے سے تمنا تھی۔ اور جب وہ اپنی پوری وردی پہنتا تھا تو اُسکا سینہ تمغون سے پُر افشان معلوم ہوتا تھا جب سے اُسکے باپ نے انتقال کیا اُسکے تعلقے کی آمدنی برابر گھٹتی جاتی تھی۔ اور لوگون کا بیان تھا کہ اُسکے جنگل کی عمدہ ترین لکڑی مفقود ہوتی جاتی ہے۔ اُسکی بیوی کو دیہات مین رہنے کا شوق نہ تھا۔ اور انکو یا سینٹ پیٹر سبرگ مین رہنے کو ترجیح دیتی مگر اُسکو معلوم ہوا کہ تھوڑی آمدنی مین وہ ایک ایسے بڑے شہر مین اپنی حیثیت کے موافق عمدہ طور سے نہین رہ سکتی ہے۔

جنرل نے ارادہ کیا کہ اپنے تعلقے کا خود انتظام کرے لہذا وہ خود کسانی کرنے لگا مگر تھوڑے ہی سے تجربے نے اُسکو یقین دلایا کہ رجمنٹ کی کمان کرنے سے اُسکا نیا پیشہ زیادہ مشکل ہے۔ عرصہ ہوا کہ اُسنے از خود انتظام جاگیر کرنے سے کنارہ کیا۔ اور علاقہ ایک کارندے کے سپرد کر دیا جو پیشتر اُسکے غلامون مین تھا۔ اور اب اُسکو اسی پر قناعت ہے کہ وہ اُسپر کامل طور سے حکومت کرتا ہے۔ مگر یہ خیال ہی خیال تھا۔ گو وہ چاہتا ہے کہ بہت کچھ کام کرے مگر اپنے اظہار مستعدی کا میدان تنگ پاتا ہے اور اپنے اوقات قریب قریب اُسی طرح صرف کرتا ہے جس طرح آئیوان صرف کرتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہی ہے کہ یہ گنجفہ صرف تب ہی کھیلتا تھا جب اِسکو موقع ملتا تھا۔ اور سرکاری فوجی اخبار رسکی انولیڈ برابر پڑھتا تھا جیسے ہی اِسکو اِس اخبار کا نیا پرچہ ملتا تھا وہ بیٹھ کر ابتدا سے انتہا تک دلی توجہ سے اُسکو پڑھتا تھا۔ جس حصہ اخبار مین اُسکو خاص لطف حاصل ہوتا تھا وہ حصۂ فہرست تھا۔ جو شاہی انعام ترقی اور قابلیت اور پنشن کے لیے دیے جاتے تھے وہ اُس فہرست مین درج ہوتے تھے۔ جب وہ پڑھتا تھا کہ اُسکا کوئی پرانا خواجہ تاش شہنشاہ کے خاص اِسٹاف مین افسر مقرر ہوا یا کوئی تمغہ یا خطاب

اُسنے پایا تو معمول سے کسی قدر زیادہ چین بجبین ہوتا اور حرص اُسکو افسوس کرنے پر مجبور کرتی کہ نوکری سے کنارہ کش کیون ہوا۔ اگر وہ صبر کے ساتھ ٹھہرا رہتا تو شاید کسی قدر خوش طالعی سے اُسکے حصے مین بھی عہدۂ جلیلہ یا خطاب آتا۔ یہ خیال اُسکے دل مین جَم جاتا ہے اور دِن کے بقیہ حصہ مین وہ معمول سے زیادہ خاموش رہتا ہے۔ اُسکی بیوی سمجھ جاتی ہے کہ آج میان کا مزاج بدلا ہوا ہے۔ اور اُسکا سبب بھی جانتی ہے مگر اسقدر عاقل اور فہمیدہ ہے کہ اِس امر کی نسبت کچھ بھی ذکر نہین کرتی۔

اِس نیک عورت کا نام اَینا ہے۔ یہ ایک زندہ دل خاتون تقریباً پچاس ۵۰ برس کے سِن کی ہے۔ اور آئیوَن کی بیوی سے کسی امر مین مشابہت نہین رکھتی۔ وہ عرصہ دراز سے بہت سی فوجی سوسائٹیوں اور کھانے کی دعوتون اور رقص اور سیر سپاٹے اور گنجفہ بازی وغیرہ تفریح طبع کے امور کی عادی ہے جو سپاہیون کی زندگی کے لازم و ملزوم ہین۔ اُسکو گرہستی کے تعلقات مین کوئی لطف نہین آتا۔ باورچیخانے کا حال کچھ بھی نہین جانتی اُسکو خاک بھی نہین معلوم کہ مُربا اور گھر کی پکی ہوئی اغذیۂ لطیف کیسی ہوتی ہین۔ میریا پیٹروونا نے جو اِن امور مین سارے زمانے مین بے بدل اُستاد تسلیم کی جاتی ہے اُس سے کوئی سو ہی مرتبہ وعدہ کیا ہوگا کہ مین تجکو عمدہ عمدہ کھانا پکانا سِکھا دونگی۔ الغرض گرہستی کا کام اُسکو بار معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ حتی الوسع اُسکو خادمہ کے سپرد کر دیتی ہے۔ اُسکے بچے بھی اُسکو ایک قسم کے بار معلوم ہوتے ہین لہذا وہ اُنکو دایہ اور آتون کی خبرداری پر چھوڑ دیتی ہے۔ اُسکو دیہات مین رہنا بڑی دِقت کی بات معلوم ہوتی ہے مگر چونکہ فلسفی مزاج اور بردبار ہے اور یہ صفتین جسامت سے ہمیشہ تعلق رکھتی ہین لہذا وہ صبر کے ساتھ برداشت کر لیتی ہے۔ اور لوگون کی ملاقات کو جانے اور اُنسے گھر پر مِلنے سے اُسکا دل کسی قدر بہل جاتا ہے۔ بیس میل کے رقبے کے اندر جو پڑوسی ہین وہ کم و بیش آئیون اور پیٹرووناہی کے فیشن کے ہین۔ اُنکی عادات اور خیالات ٹھیٹھ گنوار پنے کے ہین۔ مگر اُنکی صحبت اِس سے بہتر ہے کہ بالکل ہی تنہائی ہو۔ اور نہین تو اُنمین یہ عمدہ صفت تو ضرور ہے کہ چاہے جس قدر گھنٹے صرف ہون وہ ہمیشہ خوشی سے گنجفہ کھیلنے پر راضی رہتے ہین۔ اِسکے علاوہ اَینا کو

اِس خیال سے خوشی حاصل ہوتی ہے کہ اُن سب مین وہ بہت ہی بڑے آدمیون مین ہے اور طرز لباس اور مذاق صافی مین وہ بیشک وشبہہ سب سے زیادہ مستند ہے۔ اور جو لوگ اُسکو اکثر ہِز اِکسلینسی کہکر پکارتے ہین اُنسے خاصکر اور بھی زیادہ خوش رہتی ہے۔

دعوتین خاصکر اُن دنون مین کیجاتی ہین جو سینٹ نکولس اور سینٹ آینا کے متبرک دِن ہین اور جنکو جنرل اور اُسکی بیوی منتخب کرتے ہین۔ اِن موقعون پر کُل پڑوسی مبارکباد دینے آتے ہین۔ اور اِسمین تو شک ہی نہین کہ کھانا کھانے کے وقت تک دھونی دیے رہتے ہین۔ کھانے کے بعد بوڑھے بوڑھے مہمان گنجفہ کھیلنے بیٹھتے ہین اور جوان لوگ ناچ رنگ مین مصروف ہوتے ہین۔ یہ جلسہ خاصکر اُسوقت بڑی دھوم سے ہوتا ہے جب سب سے بڑا لڑکا اِسمین شریک ہونے کے لیے گھر آتا ہے۔ اور اپنے ساتھ اپنے دو ایک دوستون کو لاتا ہے۔ وہ لشکر مین کُچھ برس رہ چکا ہے۔ اور اپنے باپ کی طرح جنرل ہونے کو ہے۔ دوستون مین سے ایک شخص کی نسبت امید کیجاتی ہے کہ عنقریب اُلگو کے ساتھ اُسکی شادی ہونے والی ہے۔ یہ دوسری لڑکی ہے خوبرو اور عنبر مو نوجوان عورت جو فرط نزاکت سے ہمیشہ ضعیف اور سُست اور قریب قریب غشی کے رہتی ہے۔ اُسنے اور اُسکی بڑی بہن نے جو اُسی طبیعت کی نوجوان لیڈی ہے ایک بڑے مدرسے مین تعلیم پائی تھی جسمین عظیم الشان بورڈنگ اِسکول تھے۔ اُنکو گورنمنٹ نے اُن لوگون کی لڑکیون کی تعلیم کے لیے قائم کیا تھا جنسے امید کیجاتی تھی کہ اپنے ملک کی خیرخواہی کے مستحق ہین۔ اب اُنکی تعلیم پوری ہوگئی تو گھر مین رہنے لگین۔ اُنکو شائستہ سوسائٹی سے محروم رہنے کا افسوس ہے۔ وہ چھوٹی چھوٹی علم ادب کی کتابون اور سوئی کے کام اور گانے بجانے کے ذریعے سے وقت کاٹتی ہین۔

دعوتون کے جلسون مین ممکن نہین کہ پُرانے فیشن کے اکثر دلچسپ نمونے نظر نہ آئین۔ مہمانون مین سب سے زیادہ ایک شخص پر نظر پڑتی ہے جو دراز قد اور جسیم بوڑھا آدمی ہے۔ ایک پھٹا پُرانا کوٹ پہنے ہوئے ہے جو کمر تک لٹکا ہوا ہے۔ اُسکی بھوین گھنی ہین جنسے اُسکی چھوٹی چھوٹی اور سُستی بھری آنکھین قریب قریب ڈھک جاتی ہین۔ اُسکی

بھاری موچھون سے اُسکا بڑا مُنھ کسیقدر چھپا ہوا ہے جس سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ شہوت حیوانی کا میلان زیادہ ہے۔ اُسکے بال ایسے چھوٹے چھوٹے کترے ہوئے ہین کہ یہ بتانا مشکل ہے کہ اگر وہ بڑھائے جائین تو اُنکا رنگ کیا ہو۔ وہ اپنی تارنٹس گاڑی مین ہمیشہ ٹھیک اُسوقت پر پہونچ جاتا ہے جب کہ مہمان کھانے کے کچھ قبل بھوک کھُلنے کے لیے کچھ کھاتے ہین۔ میزبان اور اُسکے متعلقین کو باآواز بلند مبارکباد دیتا ہے اور اپنے جان پہچان مہمانون کو مختصر الفاظ مین مبارکباد کہتا ہے۔ کھانا خوب چھک کے کھاتا ہے اور فوراً گنجفہ کھیلنے کی میز کے پاس چلا جاتا ہے اور جب تک اُسکو کوئی ساتھی کھیلنے کو نہین ملتا ہے تب تک خاموش بیٹھا رہتا ہے۔ مگر لوگ اُسکے ساتھ کھیلنا پسند نہین کرتے کیونکہ اُسکی صحبت پسندیدہ نہین ہے اور وہ ایسی تدبیر کرتا ہے کہ جیب کو بُر کرکے گھر جاے۔

ہمسایے مین یہ ایک مشہور آدمی ہے۔ کُل قصون اور کہانیون کے دائرے کا وہ مرکز ہے۔ اور مشہور ہے کہ کھلائیان اکثر شریر لڑکون کے ڈرانے کے لیے اُسکا نام لیتی ہین اور لڑکون پر اثر ہوتا ہے۔ پس جو شخص ضلع اُکس مین جانے کی تکلیف اُٹھائیگا وہ ایک دیو کو دیکھ سکتا ہے جسکے بہت سے قصے ہین۔ اُسکی نسبت جو بے شمار قصے کہے جاتے ہین وہ کہان تک صحیح ہین یہ ٹھیک بتانا مشکل ہے مگر اسمین شک نہین کہ وہ بالکل بے اصل نہین ہین۔ جوانی کے دنون مین وہ کچھ مدت تک لشکر مین نوکر تھا اور مشہور تھا کہ اپنے ماتحتون سے اُجڈپنے سے پیش آتا ہے۔ اُسکا سلسلہ ملازمت اُسکی کپتانی ہی کی حالت مین شکستہ ہو گیا۔ کسی نہ کسی سبب سے اُسکو یہی مناسب معلوم ہوا کہ اپنا استعفا داخل کرے اور اپنے تعلقے مین جا کے رہے۔ تعلقے مین اُسنے اپنے گھر کا انتظام بہ نسبت عیسائیون کے مسلمانون سے زیادہ تر مشابہ رکھا ہے۔ اور جس طرح اپنے ماتحت سپاہیون پر حکمرانی کرنے کا عادی تھا اُسی طرح اپنے نوکرون اور کسانون پر بھی حکمرانی کرتا تھا اور بڑی بیرحمی کے ساتھ اُنکو سزاے جسمانی دیتا تھا۔ اُسکی بیوی نے اس امر پر کبھی اعتراض نہین کیا کہ وہ مسلمانی طرز پر کیون گھر چلاتا ہے۔ جس کسی کسان نے اس طرز کے پورا ہونے مین خلل ڈالا فوراً اُسکو رنگروٹ کر دیا گیا یا سیبیریا کو جلاوطن کیا گیا۔

جیسی اُسکے آقا کی مرضی ہوئی۔ آخرکار اُسکی تعدی اور جبر نے اُسکے غلامون کو مجبور کیا کہ سب کے سب بلوہ مچادین۔ ایک شب کو اُسکا گھر گھیر کر آگ لگا دی مگر اُسنے ایسی تدبیر کی جس بدقسمتی کی اُسکے لیے فکر کی گئی تھی اُس سے وہ محفوظ رہا۔ اور جن لوگون نے اِس غدر مین شرکت کی تھی اُنکو بیرحمی سے سزا دی۔ یہ بڑی سخت تنبیہ تھی مگر اُسپر اِسکا ذرا اثر نہین ہوا۔ اُسنے احتیاط کی کہ آئندہ ویسا غدر نہو جاے۔ اور مثل سابق پھر دستِ تعدی دراز کیا۔ یہان تک کہ ۱۸۶۱ء مین غلامان خانہ زاد آزاد کر دیے گئے۔ اور اُسکی حکومت کا تمام وکمال خاتمہ ہو گیا۔

پیوٗل ٹٹرفیچ بالکل ہی مختلف فیشن کا آدمی ہے۔ یہ بھی اُسی طرح جنرل اور اُسکی بیوی کی خدمت مین بلاناغہ حاضر ہوتا ہے تاکہ مبارکباد دے۔ جس دیو کا اوپر ذکر ہوا اُسکے جھرّیان پڑے ہوئے مُردہ دلی ظاہر کرنے والے بھدّے بھدّے چہرے اور بدقطع خط وخال دیکھنے کے بعد اِس شخص کو دیکھنا بھلا معلوم ہوتا تھا۔ اِسکا چہرہ ملائم اور صاف تھا اور خندہ پیشانی۔ یہ ہمیشہ اشیا کی خوبیون پر نظر ڈالنے کا عادی تھا یہان تک کہ اُسکے چہرے سے بھی ہر دم خوبی اور شگفتگی ہی برستی تھی۔ جیسے ہی اِنسان اِسکو ایک نظر دیکھتا فوراً دل سے کہہ اُٹھتا کہ اِسکے بشرے سے نیکی اور خوش مذاقی اور ایمانداری عیان ہے یہ سچ۔ مگر خبردار رہو کہ اِن باتون سے اُسکے چال چلن کا نتیجہ نکالنے مین عجلت نہ کرو بیشک وہ خوش مذاق ہے کیونکہ شاذ ہی آدمی ایسے ہین جو دل لگی اور مذاق مین اُس سے بڑھے ہوئے ہون۔ اگر نیک طبع کے معنی یہ ہین کہ کِسی کے کہنے کا بُرا نہ مانے تو اُسکو نیک ہی کہہ سکتے ہین کیونکہ وہ کبھی کِسی کے کہنے کا بُرا نہین مانتا تھا۔ اگر اُسکو کوئی تکلیف نہو تو نیک کام کرنے کے لیے ہمیشہ مستعد رہتا تھا۔ مگر اُسکی ایمانداری کی نسبت کِسیقدر بیان کی ضرورت ہے اگر وہ پکّا ایماندار ہرگز نہین ہو سکتا کیونکہ وہ کئی سال تک عدالت ضلع کا جج تھا۔ اور جو عدالت اُسکے متعلق تھی وہ اور عدالتون سے بہتر نہ تھی۔ جو عدالتین دس برس کے عرصے سے شکست کر دی گئی تھین اُنمین ایماندار رہنے کے لیے انتہا کا خلق اور نیکی درکار تھی۔ یہ کوئی فرشتہ تو تھا نہین لہذا ترغیب نے اثر کیا۔ اُسنے کبھی قانون نہین پڑھا تھا اور نہ کبھی وہ

ڈون کی لیتا تھا کہ قانونی قابلیت کا اظہار کرے - جو لوگ اُسکی بات پر کان دھرتے تھے
اُن سب سے وہ علانیہ کہتا تھا کہ بھئی ہمکو تو قانون کے اُصول سے زیادہ کُتّون کے
حال سے واقفیت ہے - مگر میری جاگیر بہت چھوٹی ہے لہذا مین اپنی نوکری نہین ترک
کرسکتا - گو براے نام تنخواہ بہت ہی کم تھی مگر اصلی آمدنی بہت زیادہ تھی کیونکہ اُن دنون مین
کوئی ذی فہم آدمی کبھی مقدمہ دائر کرنے کی کوشش نہین کرتا تھا تاوقتیکہ پہلے حکّام عدالت
کے ہاتھ نہ گرمالے - دونون فریق سکریٹری کو بھی رشوت دیتے تھے جسکا کام یہ تھا کہ
مقدمے کو تیار کرکے ججون کے روبرو پیش کردے - اور سکریٹری اِس آمدنی کا ایک حصہ
اپنے حکام بالادست کو بھی دیتا تھا - پیول کسی طرح بُرا جج نہ تھا - وہ بیوون اور یتیمون کو
اُن لوگون سے محفوظ رکھتا تھا جو اُنکو خراب کرنا چاہتے تھے - اور اگر کوئی دوست
جج مین مقدمے کا حال اُس سے کہدیتا تو فریق ثانی چاہے جسقدر رشوت دیتا اُسکو
کبھی ترغیب نہوتی کہ اُسکے خلاف فیصلہ کرے - مگر جب اُسکو مقدمے یا فریقین سے ذرا بھی
واقفیت نہوتی تھی تو وہ فوراً اُس فیصلے پر دستخط کردیتا تھا جو سکریٹری تیار کرکے لاتا تھا
اور رشوت چپکے سے پاکٹ مین رکھ لیتا تھا - اُسکا یہ قول تھا کہ ہر چہ گیتی ست کہ پیش
مردان بیاید - اور وہ جانتا تھا کہ کُل جج ویسی ہی کارروائی کرتے ہین - اور اُسکو اِس
ظاہرداری سے غرض نہ تھی کہ اورون سے وہ بہتر ہے -

جب پیول جنرل کے مکان مین یا اورکہین گنجفہ کھیلتا تھا تو ایک پست قامت
بدّول آدمی جسکا سر گھٹا ہوا اور آنکھین سیاہ اور چہرہ تاتاریون کا سا تھا اکثر اُسی میز کے
پاس بیٹھا نظر آتا تھا - یہ الکسی ہے - واللہ اعلم اسکی اصل مین تاتاری خون ملا ہے یا نہین
مگر اُسکے آبا و اجداد دو ایک نسل سے سب پکے عیسائی تھے - اِسکا باپ ایک رجمنٹ مین
فوجی سرجن تھا - اور یہ قصبے کی ایک تُنوسا ٹیّ مین عنفوان شباب ہی مین محرر مقرر ہوا تھا
اُس زمانے مین یہ بہت غریب آدمی تھا - اور جو قلیل آمدنی ہوتی تھی اُسپر بسر اوقات کرنا
مشکل تھی - مگر یہ تیز اور چالاک نوجوان تھا - اور بہت جلد سمجھ گیا کہ ایک محرر تک کو بہت سے
موقعے مِل سکتے ہین کہ عوام اور جہلا سے رشوت لے لے - اِن موقعون کو الکسی اپنی بُری

قابلیت سے کام مین لایا - اور مشہور ہوگیا کہ ضلع مین وہ بہت ہی بڑے خرانٹ مرتشیون
مین سے ہے مگر اُسکا درجہ اسقدر کم تھا کہ اگر وہ ایک بہت ہی ذکاوت کی تدبیر نہ سوچتا تو
ہرگز امیر نہ ہو سکتا مگر اُسنے اُس تدبیر سے اعلیٰ درجے کی کامیابی حاصل کی - اُسنے سُنا کہ
ایک چھوٹا سا زمیندار جسکے صرف ایک ہی لڑکی تھی چند ہفتے کے لیے قصبے مین رہنے کو
آیا ہے اُسنے بھی اُسی سرا مین ایک کمرا لیا جہان وہ فروکش تھا - اور جب اُس سے ملاقات
ہوگئی تو وہ سخت علیل بن گیا - جب اُسنے دیکھا کہ اُسکا زمانہ آخری آپہونچا تو اُسنے ایک
پادری کو بُلوایا اور اُس سے کہا کہ مین نے ثروت کثیر پیدا کی ہے - اور درخواست کی کہ
وصیت نامہ تیار کیا جاوے - وصیت نامے مین اُسنے اپنے کل اعزہ کے نام زرِ خطیر لکھا -
اور گانوُن کے گرجا کے لیے بھی ایک بہت بڑی رقم لکھی - بعدہٗ یہ کہا کہ کل امور میری وفات
کے وقت تک مخفی رکھنے چاہیین - وہان صرف اپنے پڑوسی کو یعنی اُس بوڑھے جنٹلمین کو جسکی
لڑکی تھی بُلایا کہ گواہ ہو - جب یہ سب ہو چکا تو اُسکی علالت رفع ہوگئی اور اُسنے جلد شفا پائی -
اب اُسنے اُس پیر مرد کو جس سے اپنا راز کہدیا تھا ترغیب دی کہ اپنی لڑکی کا اُسکے ساتھ
عقد کر دے - اُس لڑکی کو ایسے شخص سے شادی کرنے مین کوئی عذر نہ تھا جسکے پاس اسقدر
دولت تھی - لہذا شادی ہوگئی - اُسکے کچھ دن بعد لڑکی کا باپ مر گیا - مگر جو چکما کیا گیا تھا اُسکو
وہ سمجھ نہ سکا تھا - پس اُلکسیئی ایک بہت ہی عمدہ چھوٹی سی جاگیر کا مالک خاص بن بیٹھا
دولت کے تبدل کے ساتھ ہی اُسنے اپنے اُصول بھی بالکل بدل دیے - یا یون کہین کہ اپنی
حرکتین بدل دین - اب اپنے کل برتاؤ مین وہ انتہا کا ایماندار بنا - یہ سچ ہے کہ وہ روپیہ
قرض دیتا تھا - دس سے پندرہ تک فی صدی پر - مگر اُن مقامون مین اُسکو بہت زیادہ نرخ
سود نہین تصور کرتے - اور سب نے اُسکو تسلیم کیا ہے کہ وہ کبھی اپنے قرضدارون پر
بے وجہ سختی نہین کرتا - لوکل تمدن کے انتخاب مین اُسکا کہنا سُننا بہت چلتا تھا - گو خاص
جلسے مین وہ شاذ ہی گفتگو کرتا تھا تاہم کمیٹیون مین وہ سب سے زیادہ کام کا آدمی تھا -
اور اپنی عقل و دماغ اور وسیع واقفیت سے ہمیشہ شہرت حاصل کرتا رہتا تھا -

ظاہرا یہ امر تعجب خیز معلوم ہوگا کہ جنرل کے سے معزز آدمی کے مکان پر ایسے

مختلف فرشن کے آدمی جمع ہون - اور اُنمین ایسے لوگ شامل ہون جو عیوب کے
سبب سے بہت بدنام ہین مگر اِس امر مین یہی انوکھا نہین ہے - روس کی سوسائٹی مین
ہمکو ہمیشہ ایسے لوگون سے ملاقات ہوگی جو بڑی ہی بددیانتی کے جُرم مین بدنام ہوگئے ہین
اور ہم یہ بھی دیکھتے ہین کہ جو لوگ خود بڑے متدین ہین وہ اُنسے دوستانہ برتاؤ سے
پیش آتے ہین - سوسائٹی کا یہ عجز اور بداخلاقی یا اور جس نام سے اُسکو کہو مختلف اسباب کا
نتیجہ ہے - اکثر امور کے سلسلون نے یہ اثر ڈالا کہ امرا کا اندازۂ امورِ اخلاقی پست
ہوتا گیا - بیشتر جب کوئی امیر اپنے علاقے پر بسر کرتا تھا تو وہ ایک چھوٹا سا ظالم رئیس
ہوتا تھا جسکو اِس ظلم کی سزا سے خوف نہ تھا - اور بلا اخلاقی یا قانونی روک ٹوک کے وہ
اپنی خواہشون کو ناجائز طور سے پورا کرتا تھا - میرا یہ ہرگز مطلب نہین ہے کہ کُل مالکان
اراضی اپنی حکومت کو بُرے طور پر استعمال کرتے تھے - مگر مین جرأت کرکے کہہ سکتا ہون کہ
کسی طبقے کے آدمی عرصے تک اپنے متوسلین پر اِسقدر اختیارات جابرانہ نہین رکھ سکتے
بغیر اسکے کہ اسکے سبب سے کم و بیش بداخلاق ضرور ہو جائین - جب امرا نوکری
کرتے تھے تو وہ قیود سے بری نہین ہوتے تھے بلکہ اُنکا درجہ غلامان خانہ زاد کے درجے
کے برابر سمجھا جاتا تھا - مگر وہ رشوت ستانی اور حرکات ناملائم سے باز نہین آتے تھے
اور اخلاق کی دُرستی اور دیانت داری تو منزلون دور تھی - اگر کوئی افسر ایسے لوگون سے
ملنے جُلنے سے انکار کرتا تو لوگ اُسکو بداخلاق سمجھتے اور کوئی اُس سے پھر ملاقات نہ کرتا
اور لوگ اُسپر قہقہے لگاتے اور اُسکو پاگل سمجھتے - رُوس کے کُل طبقون کے آدمی نیکدل
مہربان اور ہمدرد ہوتے ہین اور اپنے ہمسایون کے ساتھ فیاضی سے پیش آتے ہین
اور وہ بخ کے قصور اور سرکاری جرائم کے معاف کرنے مین فرق نہین کرتے - ان کُل
امور پر نظر ڈالنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ غلامان خانہ زاد کے زمانے مین جس وقت
طوائف الملوکی تھی اگر انسان حرکات ناملائم کا بھی مرتکب ہوتا تو ممکن نہ تھا کہ سوسائٹی
سے وہ خارج کر دیا جاتا -

جب رسم غلامی موقوف ہونے والی تھی اور طرز تمدن مین اصلی رفاہ ہونے کو تھا

تو زمانۂ حال کے ابتدائی حصّے مین ایک مضبوط اور قوی عوام کی راے فوراً پیدا ہو گئی
کچھ دِن تک لوگون کے دلون مین بدی کی نسبت نیکی کا زیادہ خیال تھا۔ اور جو لوگ
سب سے بڑھے ہوئے گنہگار ہوتے تھے اُنکی تشہیر کیجاتی تھی۔ اُسکا اثر ابتک باقی ہے
کیونکہ بہت سے امور جنپر تیس سال اُدھر کوئی لحاظ نہین کرتا تھا اب عوام اُنکو نظر حقارت سے
دیکھتے ہین مگر امور اخلاقی کا جو زیادہ خیال تھا اُسمین اب تنزل ہوتا جاتا ہے۔ اور بے شبہہ
اب ایسی علامتین ظاہر ہوتی ہین جنسے مترشح ہوتا ہے کہ جِس طرح آگے لوگ اخلاق
کی طرف سے بے پروا تھے ویسے ہی اب بھی ہین۔ جو لوگ روسیون کی گذشتہ تاریخ
اور چال چلن سے بخوبی واقف ہین وہ یہ پیشین گوئی کر سکتے تھے کہ رُوس ترقی کے
ڈھرّے پر آگیا ہے مگر اِس طرح ترقی نہین ہوئی جِسکے ہم عادی ہین بلکہ ایک عجیب طریقے
سے رُوس نے ترقی کی کہ ترقی کے ساتھ کچھ دن کے لیے تنزل بھی ہوتا گیا۔

باب تیرھوان

حال کے مالکان اراضی

ایک روسی زمیندار - اسکا مکان - غلامون اور کھیتون کی حالت کو ترقی دینے کی بیکار کوششین - مقابلہ - ایک آزاد خیالات کا افسر اسکی راے ترقی ملکی کی نسبت - ایک جسٹس آف دی پیس - اسکی راے رُوس کے علم ادب کی نسبت - اسکا فرضی اور اصلی چال چلن ایک بڑا ریڈکل - دار العلوم مین ابتری - قانون - پولیٹکل اور سوشل امور مین ترقی کرنے کی رُوس کو قابلیت ہے یا نہین - ایک رکن سلطنت اور اسکا گاؤن کا مکان

جس ضلع مین نگوولی پٹروونچ رہتا تھا اُسکے مالکان اراضی جیسا کہ مین بیان کرچکا ہون زیادہ تر پرانے فیشن کے لوگ تھے - اُنکے خیالات اور اُنکا طرز معاشرت بالکل دیہقانی تھا - مگر انہین چند مستثنیٰ بھی تھے اور ان مستثنیٰ لوگون مین وکٹر الکزانڈرچ ال سب سے نامی تھا - اسکے مکان پر پہونچتے ہی ہمکو معًا معلوم ہوجاتا کہ وہ اپنے اکثر ہمسایون سے مختلف وضع کا آدمی ہے - مکان کا پھاٹک رنگین ہے اور بآسانی کھولا اور بند کیا جاتا ہے - کٹہرا اچھی حالت مین ہے اور سامنے کے دروازے پر جو مختصر سا برآمدہ ہے وہ بھی عمدہ حالت مین ہے - بادی النظر ہی مین معلوم ہوجاتا ہے کہ باغ مین نباتات کی نسبت پھولون کی جانب زیادہ توجہ کی گئی ہے - مکان چوبی ہے مگر بہت بڑا نہین ہے - اندرونی حصہ مکان مین مغربی شایستگی کا اثر ہر مقام پر جلوہ گر ہے وکٹر کسی طرح آئیوان سے زیادہ امیر نہین ہے مگر اسکے کمرے کہین زیادہ سامان امارت سے آراستہ ہین - اسباب سبک وضع کا ہے اور آئیوان کے کمرون سے زیادہ

آرام دہ اور اُس سے کہین بہتر حالت مین نشست کا کمرا ایسا نہین ہے کہ اسباب کم ہو اور پُرانے فیشن کا باجا رکھا ہو جسمین صرف پانچ چھ سُر بج سکین - بلکہ اُس کا دوستون سے ملنے کا کمرہ سجا سجایا ہے اور پیانو باجا ایک نہایت ہی نامی باجا بنانے والے کے ہاتھ کا بنا ہے - بہت سا اسباب ممالک غیر کی دستکاری کا ہے - ایک چھوٹی سی بیش بہا میز ہے اور پُرانی اور اصلی وِچ لکڑی کے دو ٹکڑے رکھے ہین نوکر چاکر صاف ستھرے اور یوُنیفارم لباس سے ملبوس - آقا کی وضع بھی آبائیون سے بالکل مختلف ہے - یہ اپنے لباس کی جانب زیادہ توجہ کرتا ہے - سویرے تڑکے صرف چغہ پہنتا ہے - اور باقی دن کو ایک عمدہ وضع کا کوٹ پہنے رہتا ہے - تُرکی پائیپ سے جسکا اُسکے دادا کو شوق تھا اِسے نفرت ہے - یہ سگریٹ* پینے کا عادی ہے اپنی بیوی اور لڑکیون سے وہ ہمیشہ فرانسیسی زبان مین گفتگو کرتا ہے اور فرانسیسی یا انگریزی نامون سے اُنکو پکارتا ہے - مکان سے پُرانے اور نئے طرز معاشرت کا فرق بیّن ظاہر ہوتا ہے - آبائیون کے خاص کمرے مین ایک چوڑی مسہری رہتی ہے جو بستر کے کام آتی ہے - چند کرسیان ڈیل لکڑی کی جنپر عموماً چکنے کاغذون کے بنڈل اور ایک پُرانی سیاہی کی بوتل ایک قلم اور ایک جنتری ہوتی ہے اور بہت سے پائیپ - مگر وِکٹر کے خاص کمرے مین بالکل ہی مختلف وضع کا سامان ہے - اِسکے خاص خاص اشیا یہ ہین - کتب خانے کی میز - دوات - کاغذ دبانے کے پتھر - کاغذ کترنے کی مقراض - اور اور اشیا سب عمدہ حالت مین - محاذی کے گوشے مین ایک بڑا خانہ کتابون کے لیے - جو کتابین جمع کی گئی ہین وہ قابل تعریف ہین - کچھ اس سبب سے نہین کہ بہت سے رسالے اور نسخے ہین - نہ اس سبب سے کہ نایاب کتابین جمع کی ہین بلکہ اس سبب سے کہ مختلف مضامین و علوم کی کتابین ہین - تاریخ اور صناعی اور ہنر کی کتابین - قصص - ڈرَیما - سیاست مدن - اور زراعت کے رسالے قریب قریب مساوی التعداد ہین - بعض کتب روسی زبان مین ہین - بعض جرمن زبان مین -

* چھوٹے چھوٹے اور قیمتی چرٹ -

بہت سی فرانسیسی کتابین ہین۔ چند اطالیہ کی زبان مین۔ اِن کتابون سے صاحب خانہ کی گذشتہ زندگی اور حال کے اشغال کا حال ظاہر ہوتا ہے۔

وِکٹر کا باپ ایک مالک اراضی تھا جسنے سِوِل سَروِس مین کامیابی کے ساتھ ملازمی کی تھی اور جسکی خواہش تھی کہ اُسکا لڑکا اُسی پیشے کو اختیار کرے۔ اس غرض سے وِکٹر کو پہلے گھر پر عمدہ تعلیم دی گئی اور بعدازان ماسکو کی یونیورسٹی بھیجا گیا جہان چار سال تک اُسنے تحصیل قانون مین وقت صرف کیا۔ یونیورسٹی سے وہ وُزرا کے دفتر مین سینٹ پیٹرسبرگ مین نوکر ہوگیا۔ مگر سرکاری نوکری مین ہر روز بدستور ایک ہی کام کرنا اُسکے مذاق کے خلاف تھا لہذا اُسنے بہت جلد استعفا دیدیا۔ باپ کی وفات سے وہ ایک تعلقے کا مالک ہوگیا۔ وہ اس امید سے اپنی جاگیر چلا گیا کہ وہان اُسکو ایسا شغل کثرت سے ملیگا جو سرکاری کاغذات لکھنے کی نسبت اُسکے مذاق سے زیادہ تر موافق ہوگا۔

ماسکو کی یونیورسٹی مین اُسنے گری نوفسکی کے لکچر سُنے تھے جو نامی گرامی آدمی تھا اور مختلف علوم کی کتابون کا خوب مطالعہ کیا تھا مگر بے اصول۔ اسکے مطالعہ کتب کا خاص نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے عام اصول اُسنے حاصل کیے جنپر وہ حاوی نہ تھا اور بعض بے معنی اصول قائم کیے کہ انسان کو رحمدلی اور فیاضی کا حوصلہ حاصل کرنا چاہیے۔ اس دماغی سرمایے سے اُسکو امید تھی کہ وہ دیہات مین فائدے کے ساتھ زندگی بسر کریگا۔ مکان کی مرمت کرنے اور سجانے کے بعد اُسنے کوشش کی کہ تعلقے کو ترقی دے۔ طالب علمی کے زمانے مین گو اُسنے بہت نہین سیکھا اور مطالعہ کتب عمدہ اصول سے نہین ہوا تھا مگر انگریزی اور ٹسکن طرز زراعت کا کچھ بیان اُسکی نظر سے گذرا تھا اور اُسکو معلوم ہوا تھا کہ اگر عمدہ اصول سے زراعت کیجاے تو تعجب انگیز نتیجے پیدا ہون۔ وہ سوچا تھا کہ اِنگلستان اور ٹسکن کا تتبع رُوس کیون نکرے۔ اگر پانس کثرت سے استعمال مین آئے اور ہل وغیرہ اچھے اچھے ہون اور مصنوعی گھانس بوئی جاے اور پانی کا مناسب انتظام ہو تو پیداوار دہ چند ہوسکتی ہے۔ زراعتی کلون کے مہیا کرنے سے

مزدورون کی محنت بھی بہت ہی کم رہ جاے - یہ سب اُسکو ایسا آسان معلوم ہوا جیسے علم ہندسہ کا کوئی حساب لگانا - وکٹر نے جسکو امور زراعت مین صرف کتابی واقفیت تھی اور براے نام ذاتی تجربہ بلا غوض و غور انگلستان سے غلہ داؤنے کی کل - اور ہل اور سراون وغیرہ آلات طرز جدید منگوانے مین روپیہ صرف کر ڈالا -

اِن آلات کا وہان پہونچنا ایک ایسا واقعہ ہے جو مدت تک لوگون کو یاد رہا تھا - کسانون نے غور سے آلات دیکھے اور متحیر ہوے مگر کچھ کہا نہین - جب اُنکے آقا نے نئے آلات کے فوائد اُنسے بیان کیے تب بھی وہ خاموش رہے - صرف ایک بوڑھے آدمی نے غلہ داؤنے کی کل کی طرف دیکھکر ذرا ازورسے راے ظاہر کی کہ (یہ جرمنی والے بھی بڑے بدذات لوگ ہین) جب اُنسے اُنکی راے دریافت کی گئی تو اُنھون نے یون ہی جواب دیدیا کہ (ہم کیونکر جان سکتے ہین - ہوگا - ایسا ہی ہوگا) مگر جب اُنکا آقا چلا گیا اور اپنی بیوی اور فرانسیسی آتون سے کہنے لگا کہ رُوس مین سب سے زیادہ امر مانع ترقی یہ ہے کہ طبقۂ دہاقین کاہل مطلق اور پرانی لکیر کا فقیر ہے تو ادھر ان دہاقین نے اُسکی غیر حاضری مین اپنی راے زیادہ تر آزادی کے ساتھ ظاہر کی کہ (اہل جرمن کے کام کی یہ چیزین ہون تو ہون مگر ہمارے کس مصرف کی ہین - ہمارے یابوان بڑے بڑے ہلون اور سراونون کو کیونکر کھینچ سکینگے - اور یہ داؤنے کی کل تو کسی کام ہی کی نہین ہے) اسکے بعد جو غور و تجربہ کیا گیا تو اس امر کی اور بھی تصدیق ہوئی اور سب متفق الراے تھے کہ ان نئے اور مہمل اختراعون سے کوئی فائدہ نہین ہوسکتا -

ثابت ہوگیا کہ اِن خوفناک خیالات کی بنیاد بہت مضبوط تھی ہل اور سراون کسانون کے ذرا ذرا سے ٹٹوون کے لیے بہت بھاری تھے اور پہلے ہی مرتبہ جبکہ داؤنے کی کل کے استعمال کرنے کی کوشش کی گئی وہ شکست ہوگئی - اب سبک سبک آلات اور زیادہ مضبوط گھوڑون کے خریدنے کے لیے روپیہ نہین باقی رہا - اور داؤنے کی کل کی مرمت کے واسطے ڈیڑھ سو میل کے رقبے مین کوئی اِنجنیئر نہ تھا - الغرض اس تجربے مین بالکل ہی ناکامی ہوئی اور نئی خریداری کا تو کوئی ذکر ہی نہ تھا - اس واقعے کے

کچھ ہفتے کے بعد تک وِلٹر کو انتہا کی مایوسی ہوگئی تھی اور کسانون کی حماقت اور کاہلی کی بڑی ہی شکایت کرتا تھا۔ اب اُسکو یہ عقیدہ کسی قدر کم ہوگیا کہ سائنس سے کبھی ناکامی نہین ہوسکتی اور اِسکے نیکی کے حوصلے کچھ دن تک پست پڑ گئے۔ مگر یہ خوف بہت مدت تک نہین قائم رہا اور وہ اپنی اصلی حالت پر رفتہ رفتہ عود کر آیا۔ وہ نئی نئی تجویزین قائم کرنے لگا۔ پولٹکل اکانمی کی چند کتابون کے مطالعے سے اُسکو معلوم ہوا کہ جلسۂ اراضی کی ایک جائداد قائم کرنے سے زمین کی زرخیزی پر اثر مُضر پڑتا ہے اور غلامون کی نسبت مزدورون سے کام لینا زیادہ تر مفید پیداوار ہے۔ ان اصول کے بموجب اُسپر ظاہر ہوگیا کہ رُوس کے دہاقین کیون اسقدر غریب ہین اور کن کن وسائل سے اُنکی حالت ترقی پاسکتی ہے۔ جلسۂ اراضی کی اراضی خاندانون پر تقسیم کردیجاے اور غلامان خانہ زاد بعوض اسکے کہ مالکان اراضی کا کام کرنے پر مجبور رہون ایک سالانہ رقم مثل لگان دیا کرین اُسکے نزدیک اس تبدل کے فوائد صاف تھے۔ ویسے ہی صاف جیسے انگریزی آلات زراعت کے فوائد اُسکو سابق مین صاف نظر آتے تھے۔ اُسنے ٹھان لی کہ اپنے خاص علاقے مین اِنکا تجربہ کرے۔

پہلی کارروائی اُسنے یہ کی کہ اپنے غلامان خانہ زادمین سے سب سے زیادہ ذکی الطبع اور ذی رعب آدمیون کو جمع کیا اور اپنی تجویز اُنسے بیان کی۔ مگر اس بیان مین جو کوشش اُسنے کی اُسمین انتہا کی ناکامی ہوئی۔ معمولی روزمرہ کے امور بھی وہ اُس سادی اور سیدھی زبان مین نہین سمجھا سکتا تھا جسکے کسان عادی ہین۔ اور جب اصول پیچیدہ کا ذکر کرتا تھا تو خواہ مخواہ اُسکے غیر تربیت یافتہ سامعین کی فہم مین مطلق کچھ بھی نہین آتا تھا۔ غلامان خانہ زاد توجہ سے سُنتے تھے مگر ذرا بھی نہین سمجھتے تھے۔ اگر وہ جرمن اور اطالیہ کے علم موسیقی کے مقابلہ و فضیلت باہمی کی نسبت گفتگو کرتا جیسا کہ اور اور جلسون مین کیا کرتا تھا تو بھی کسانون کی سمجھ مین اُسی قدر آتا جسقدر یہ اصول پیچیدہ سمجھ سکتے تھے۔ دوسری بار کی کوشش مین وہ کسی قدر زیادہ کامیاب ہوا کسانونکی سمجھ مین آگیا کہ وہ جلسۂ اراضی کے سلسلے کو شکست کرنا چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ

غلامان خانہ زاد محنت کرنے کے عوض اُسکو ایک سالانہ رقم ادا کیا کرین۔ اُسکو سخت استعجاب ہوا کہ اُسکی تجویز سے ہمدردی نہین کی گئی۔ اسمین غلامان مذکور کو کوئی عذر نہ تھا گو وہ اس امر کو ترجیح دیتے تھے کہ پُرانی ہی حالت مین بدستور رہین مگر جلبسہ اراضی کے سلسلہ کے شکست کرنے کی تجویز سے وہ سخت متغیر اور پریشان ہوتے تھے۔ اُنھون نے اس تجویز کو ویسا ہی خیال کیا جیسا کسی جہاز کا ناخدا اس تجویز کو خیال کرے کہ جہاز کے تیز چلانے کی غرض سے اُسکے پیندے مین ایک سوراخ کر دیا جاے۔ گو اُنھون نے بہت کچھ نہین کہا مگر وہ اسقدر عقل رکھتا تھا کہ یہ امر سمجھ سکے کہ وہ اس تجویز سے بہت بڑی مخالفت کرینگے۔ اور چونکہ وہ ظالمانہ کارروائی نہین کرنا چاہتا تھا لہذا اُسنے اِس تجویز کو جانے دیا۔ اس طرح پر اُسکی دوسری تجویز نیک دلی بھی خاک مین مل گئی۔ اور بہت سی تجویزون کا بھی یہی نتیجہ نکلا۔ اور وِکٹر کو بخوبی معلوم ہونے لگا کہ اس دنیا مین نیک کام کرنا بہت مشکل ہے خصوصاً روسی کسانون کو فائدہ پہونچانے کی کوشش کرنا تو اور بھی مضر ہے۔

اصل مین آقا کی نسبت غلامان خانہ زاد کا اسمین کم قصور تھا۔ وِکٹر بیوقوف آدمی ہرگز نہ تھا۔ بلکہ اسکے برعکس اُسکی قابلیت اوسط درجے سے زیادہ تھی۔ ایسے لوگ کم ہونگے جو اُسکی طرح خیالات نوی ذہن مین لائین اور اُن خیالات کو عملاً پورا کرائین۔ اصول ادق و پیچیدہ مین بھی کسی کا ذہن ایسا کم لڑتا ہوگا۔ ہان اُسمین یہ قوت البتہ نہ تھی کہ ایسے امور مین طبیعت لڑا سکے جسمین بہت سے جھگڑے ہون۔ غیر مرتب طرز مطالعہ کتب اور یونیورسٹی کے لکچرون سے جو اصول اُسکے فی الذہن ہوسکتے تھے وہ عملاً استعمال کے لیے بالکل مہمل اور بے کار تھے۔ اُسنے جو علوم تحصیل کیے تھے اُنکے مصطلحات اور تفصیلی امور سے ناواقف تھا۔ پس جب اُسکو دنیا داری سے مقابلہ کرنا پڑا تو اُسکی ویسی ہی حالت ہوئی جیسی کسی ایسے طالب علم کی حالت ہوتی ہے جو علم جر اثقال کی درسی کتابین پڑھے اور دفعتہً کسی کارخانے مین کل بنانے کے لیے اُسکو حکم دیا جاے۔ صرف ایک فرق تھا کہ وِکٹر کو کسی کام کے انجام دینے کا حکم نہین دیا گیا تھا اُسنے خود اپنی مرضی سے اور محض بلا ضرورت اُن آلات سے کام کرنا شروع کیا جنکے استعمال سے وہ ناواقف تھا۔

اور یہی خاص امر کسانون کی سمجھ مین نہین آتا تھا کہ وہ اُن نئی تجویزون سے اپنے کو خواہ مخواہ کیون پریشان کرتا ہے درحالیکہ وہ اپنی اصلی حالت مین آرام سے زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اُسکی بعض بعض تجاویز سے وہ سمجھ سکتے تھے کہ اُسکو لگان بڑھانے کی خواہش ہے۔ اور بعض بعض مین اُسکی ایسی کوئی خواہش اُنپر ظاہر نہین ہوتی تھی۔ اور جن تجویزون مین خواہش نہین پائی جاتی تھی اُنکو وہ محض اُسکے خبط پر محمول کرتے تھے اور اپنی اُس خیالی فہرست مین شامل کرتے تھے جسمین خوش مذاق مالکان اراضی کی حرکات مجنونانہ درج ہوتی تھین۔

زمانہ غلامی خانہ زادان کے سنین آخری مین وِکٹر کے سے بہت سے مالکان اراضی تھے اور ایسے ایسے کہ جو کچھ نہ کچھ افعال کریا نہ ضرور کرتے مگر اُنکو واقفیت نہ تھی کہ نیک کام کیونکر انجام دین۔ جب رسوم غلامی خانہ زادان شکست ہونے کو تھے تو اُن لوگون کی ایک جماعت کثیر نے سرگرمی کے ساتھ اس کار اہم مین کارروائی کی اور اپنے ملک کی بیش بہا خدمت کی۔ وِکٹر نے اسکے برعکس کارروائی کی پہلے پہل اُسنے مجوزہ خصوص آزادی غلامان خانہ زاد سے گرماگرمی کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا اور آزادانہ محنت لینے کے فوائد پر اکثر آرٹکل لکھے مگر جب گورنمنٹ نے اس امر کا عملدرامد اپنے ہی ہاتھ مین رکھا تو اُسنے اعلان کر دیا کہ حکام نے امرا رعظام کو دھوکا دیا اور اُنکی توہین کی اور رفرقۂ مخالف سے مل گیا۔ شہنشاہی فرمان پر دستخط ہونے کے قبل وہ باہر چلا گیا اور تین سال تک جرمنی فرانس اور اٹالیہ مین سیاحت کیا کیا۔ واپس آنے کے تھوڑے ہی عرصے کے بعد اُسنے ایک حسینۂ تربیت یافتہ کے ساتھ شادی کی جو سینٹ پیٹرسبرگ کے کسی نامی گرامی افسر کی لڑکی تھی۔ تب سے وہ اپنی جاگیر مین رہنے لگا۔

گو وِکٹر تربیت یافتہ اور قابل آدمی تھا مگر اپنا وقت قریب قریب اُسی طرح کاہلی مین صرف کرتا تھا جس طرح پرانے فیشن کے لوگ۔ وہ صبح کو کسی قدر دیر کرکے اُٹھتا تھا اور بعوض اسکے کہ کھلی ہوئی کھڑکی کے پاس بیٹھے اور صحن خانہ کی جانب دیکھے

وہ کسی کتاب یا رسالے کے ورق اُلٹتا تھا۔ اور بعوض اسکے کہ دوپہر کو صبح کا کھانا اور شب کو نو بجے رات کا کھانا کھاے وہ چاشت بارہ بجے کھاتا تھا اور ادھر پانچ بجے۔ برآمدے مین بیٹھنے اور ادھر سے اُدھر گھومنے اور پیٹھ پر ہاتھ رکھے رہنے مین کم وقت ضائع کرتا تھا کیونکہ دن کاٹنے کے لیے وہ اپنے اشغال کو یون بدلتا رہتا تھا کہ کبھی خط لکھنے لگا۔ کبھی اُسکی بیوی پیانو بجا رہی ہے۔ اور وہ اُسکے پیچھے کھڑا ہے۔ وِکٹر اور آئیوَانْ کی طرز معاشرت مین خاص فرق یہ تھا کہ وِکٹر کبھی کھیتون مین جاکے نہین دیکھتا کہ کام کس طرح کیا گیا ہے۔ اور آب وہوا کی حالت اور فصل کی کیفیت اور ایسے ہی اور امور سے کبھی سروکار نہین رکھتا تھا۔ اُسنے اپنے تعلقے کا انتظام بالکل اپنے کارندے کی راے پر چھوڑ دیا تھا اور جو کسان اُسکے پاس عرضی لیکر یا شکایت کرنے آتے تھے اُنکو کارندے کے پاس بھیجتا تھا۔ گو کسانون کے فوائد کا اُسکو بھی بہت خیال تھا تاہم اُنکے ساتھ کوئی ذاتی تعلق نہین رکھنا چاہتا تھا۔ اگر اُسکو اُنکے ساتھ گفتگو کرنی ہوتی تھی تو اُسکو بُرا معلوم ہوتا تھا اور اُنکے بھیڑی کے کھال کے کپڑون کی بُو ناگوار گذرتی تھی۔ آئیوَانْ ہمیشہ کسانون سے گفتگو کرنے کے لیے مستعد رہتا تھا اور اُنکو عمدہ عمدہ راے دیتا تھا جس سے اُنکا مطلب نکلے یا اُنکو سخت تنبیہ کرتا تھا۔ اگلے وقتون مین وہ غیظ وغضب کے وقت زبانی تنبیہ کرنے کے عوض خوب گھونسے بازی کرتا تھا۔ اسکے برعکس وِکٹر کبھی کوئی صلاح نہین دیتا تھا اور اگر دی بھی تو معمولی اور بیکار۔ باقی رہا گھونسے بازی کرنا۔ اس سے اُسکو احتراز تھا صرف اسوجہ سے نہین کہ وہ بنی نوع انسان کی تعظیم کرتا تھا بلکہ اِس سبب سے بھی کہ مار پیٹ کی طاقت اُسکے بدن مین نہ تھی۔

اِن دونون آدمیون کے چال چلن مین جو فرق تھا اس سے اُنکے امور متعلقہ زر ومال پر بھی بڑا اثر پہونچتا تھا۔ دونون کے کارندے اپنے اپنے آقا کا مال چُراتے تھے۔ مگر آئیوَان کا کارندہ بہت کم اور محدود طور پر غبن کرتا تھا اور وِکٹر کا کارندہ خوب دل کھولکر غبن کرتا تھا اور بڑھ بڑھ کے ہاتھ مارتا تھا۔ اور ایک بند سے ہو سطرح سے

گو دونون تعلقے کی ایک ہی حیثیت اور مساوی رقبہ ہے مگر آمدنی مین بڑا فرق ہے - آئیون اکھڑ آدمی ہے مگر کام لینے کے طرز سے واقف ہے لہذا اُسکے شایستہ اور تربیت یافتہ پڑوسی سے اُسکی آمدنی زیادہ ہے اور اسکے ساتھ ہی وہ صرف بھی کم کرتا ہے - گو اسکے نتایج ابھی ظاہر نہون مگر بہت جلد وِکٹر کو اسکا افسوس کرنا پڑیگا - آئیون اپنے لڑکون کے لیے بلاشبہہ کسی قدر سرمایہ اور ایسا علاقہ چھوڑ جائیگا جسپر بار قرضہ نہین مگر وِکٹر کے لڑکون کو اور ہی کچھ پیش آنا ہے - اُسنے ابھی سے اپنی جائداد رہن کرنا شروع کی اور شہتیر کٹوانے لگا اور آخر سال مین ہمیشہ کمی پڑتی ہے - جب علاقہ زر رہن ادا کرنے کے عوض بک جائیگا تو فرمایئے اُسکی جورو اور بچون کا کیا حال ہوگا - مگر وہ غم فردا نہین رکھتا - اور جب کبھی اُسکے خیالات اُن امور کی جانب متوجہ ہوتے ہین تو وہ اس خیال سے اپنے کو تسلی دیتا ہے کہ قبل اسکے کہ یہ مصیبت پڑے خدا نے چاہا تو ہمارے دولتمند اور لاولد چچا صاحب خداگنج تشریف لے گئے ہونگے اور ہمکو اُنکا مال ترکے مین ملگیا ہوگا - اُسکو خوب معلوم ہے کہ یہ خیال صرف اتفاقات پر منحصر ہے - یا اگر معلوم نہین ہے تو ذرا سی تکلیف کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے - ممکن ہے کہ اسکا چچا اب شادی کر لیتا - اور اُسکے لڑکے بالے پیدا ہوتے یا وہ کسی اور بھتیجے کو وارث قرار دے لیتا یا ابھی تیس برس تک جیتا جاگتا رہتا اور دولت کا حظ اُٹھاتا - پس اس امید کے پورا ہونے کا پورا پورا یقین نہین ہو سکتا - مگر اور ناعاقبت اندیش آدمیون کی طرح وِکٹر اس خیال سے دل کو تسلی دیتا تھا کہ وقت ضرورت کوئی نہ کوئی مخیر آدمی ضرور اُسکو اُسکی حماقت کے ضروری نتایج سے محفوظ رکھیگا -

پُرانے فیشن کے مالکان اراضی سالہا سال تک اسی ایک ہی طرز معاشرت سے زندگی بسر کرتے ہین جسمین بہت ہی کم تغیر و تبدل ہوتا ہے - اسکے برعکس وِکٹر اسکو ضروری سمجھتا تھا کہ شایستہ سوسائٹی مین سال مین دو ایک بار شریک ہو - لہذا ہر موسم سرما مین چند ہفتے سینٹ پیٹرسبرگ مین رہتا تھا - موسم گرما مین وہ اپنے بھائی کے ساتھ رہتا تھا جو چند میل کے فاصلے پر ایک علاقہ دار ہے -

اُسکے بھائی وَالڈِیمیر نے سینٹ پیٹرسبرگ کے مدرسہ قانونی مین تعلیم پائی تھی اور
خوب ترقی کی تھی۔ وزرا کے دفتر مین وہ اب ایک معزز عہدسے پر ممتاز تھا اور اُسکو
ایک معزز خطاب بھی ملا تھا۔ وہ انتظام ملک کے اعلےٰ طبقون مین ایک مشہور آدمی ہے
اور لوگون کا خیال تھا کہ ایک روز خود وزیر ہو جائیگا۔ گو شائستہ خیالات کا پیرو تھا
اور لبرل فرقے کا مشہور ممبر مگر جو لوگ اپنے کو کنسرویٹیو خیال کرتے تھے اُنسے
بہت مِل جُل کے رہتا تھا۔ اسمین اُسکو اُسکی ملائم زبان اور چکنی چپڑی باتون سے
بڑی مدد ملتی تھی۔ اگر آپ اُس سے کوئی راے ظاہر کرتے تو وہ آپ سے کہنا
شروع کرتا کہ آپ کی راے صائب ہے۔ اور اگر انجام مین وہ آپ سے کہے کہ آپکی
راے بالکل غلط ہے تو وہ آپ کو یقین دلائیگا کہ آپ کی غلطی قابل معافی ہی نہین ہے
بلکہ بعض امور مین آپکی نیک دلی اور دماغی قوت قابل تعریف ہے۔ گو وہ لبرل ہے
تاہم وہ شاہنشاہی سطوت برقرار رکھنے کا بڑا زبردست ساعی ہے۔ اور اُسکی راے تھی
کہ ابھی وہ وقت نہین آیا ہے کہ جمہوری سلطنت ہو جاے۔ وہ خوب سمجھتا تھا کہ موجودہ
حالت نظمی مین نقص ہین مگر اُسکو خیال تھا کہ بہئیت مجموعی کام اچھی طرح انجام پارہا ہے
اور اگر چند حکام بالادست موقوف کر دیے جائین اور اُنکے عہدون پر زیادہ تر
مستعد افسر مقرر ہون تو کام اور بھی خوبی کے ساتھ انجام پائے۔ مثل اور خاص
حکام سینٹ پیٹرسبرگ کے اُسکو بھی وزرا کے سرکلرون اور خسروی فرمانون پر عقیدہ
تھا کہ وہ جادو کا کام کرتے ہین اور اُسکو یقین تھا کہ قومی ترقی کو اُن کاغذون کے
ترقی پانے سے فروغ حاصل ہو سکتا ہے۔ ترقی کے وسائل زائد کے لیے اُسکو
ترقی صنعت و ہنر بہت ہی پسند تھی۔ اور ہنر کی نسبت اُسکی راے تھی کہ انسان کو
بُردبار کرتا ہے۔ اسکے بارے مین کسی قدر فصاحت سے گفتگو کر سکتا تھا۔ خود فرانسیسی
اور انگریزی کتب قدیمہ سے بخوبی واقف تھا اور خاصکر ڈیکنز کو پسند کرتا تھا۔
اور اُسکی نسبت اُسکی راے تھی کہ وہ صرف ہنسی گرانا یہ ہی نہ تھا بلکہ مدبر بلند پایہ بھی
تھا مصنفان قصص مین وہ جارج ایلیٹ کو سب پر سبقت دیتا تھا۔ مگر اپنے خاص ملک

اور کل روسی علم ادب کی نسبت اُسکی بہت ہی خراب راے تھی۔
اَلِکزَانڈر۔ آیئوَنچ اُنکی راے روسی علم ادب کی نسبت بالکل مختلف تھی۔ یہ پہلے دقاقین کے سرپنچ تھے اور رجع اعلے۔ اِن دونون مین اِس امر پر اکثر بحث ہوا کرتی تھی۔ مَیکالے کا مداح کہتا تھا کہ دراصل رُوس مین علم ادب مطلق نہین ہے اور جن کتب مین روسی مصنفون کے نام ہین وہ صرف مغربی یُورُپ کے علم ادب کی آواز بازگشت ہے اور وہ بھی کمزور (یعنی مضامین مسروقہ) وہ کہتا تھا کہ بڑے بڑے چالاک نقال ہمارے ملک مین کثرت سے پیدا ہوے ہین۔ مگر ایسا آدمی یہان کون ہوا جس نے جدت طبع ظاہر کی اور خلاق مضامین ہوا۔ ہمارے رُوس کا نامی گرامی شاعر ژُکوفسکی بیش از مترجم نہین۔ پُشکن کیا ہین۔ اہل رُومَن اوّل تلامذہ لرمونٹوف کیا ہین۔ بیَرَن کا نقال اور وہ بھی واجبی ہی واجبی۔ گوگل کو کیا آتا جاتا ہے۔ اس مقام پر آئیوَنچ ضرور دخل دیتا تھا۔ کتب قدیمہ اور شعر شاعری رزمیہ اور سنہ ۱۸۴۰ء تک کے کل روسی علم ادب کو چاہے بُرا بھلا کہو مگر گوگل کے خلاف وہ کوئی بے ادبی کا کلمہ نہین سُن سکتا۔ وہ کہتا تھا کہ گوگل ایک بہت بڑا کامل خلاق مضامین اور سخندان تھا۔ گوگل نہ صرف علم ادب کے طرز نو ہی کا موجد تھا بلکہ اُسنے تربیت یافتہ لوگون مین بالکل تغیر وتبدل کر دیا۔ اور قوم کی دماغی حالت مین ترقی پیدا کی۔ اُس زمانے مین جو بناوٹ کے خیالات تھے اُنکی اُسنے اپنے ظریفانہ تصویرون اور مضمونون کے ذریعے سے بیخ کنی کی اور لوگون کو سکھایا کہ اپنے کو اصلی حالت ہولناک مین دیکھو۔ اُسکی مدد کے ذریعے سے نوجوانون کو طرز تمدن کے نقص بخوبی معلوم ہوے اور مالکان اراضی کے کمینہ پن اور حماقت اور بے ایمانی اور نالایقی کو اپنے تیر مذاق کا ہدف بنایا۔ جب نقص ظاہر ہوے تو اصلاح کی خواہش پیدا ہوئی۔ مالکان اراضی پر خندہ زنی کرنے سے لوگ اُنسے نفرت بھی کرنے لگے۔ اور جب مالکان اراضی سے نفرت کرنے لگے تو غلامان خانہ زاد سے خواہ مخواہ ہمدردی ہونے لگی۔ اس طور پر علم ادب کے ذریعے سے غلامون نے آزادی پائی۔ ہن مسئلہ ادق کو خاصکر

علم ادب نے حل کر دیا۔
اس امر کی نسبت آئیوَنج کو بہت بڑا خیال تھا اور ہمیشہ بڑی سرگرمی سے اسپر گفتگو کرتا تھا۔ ۱۸۲۰ء مین جو تغیر خیالات شروع ہوا تھا اُس سے وہ بخوبی واقف تھا اور خوب جانتا تھا کہ عہد موجودہ کی بڑی بڑی اصلاحین انھین تغیر خیالات سے پیدا ہوئی تھین۔ وہ اس عہد مین موجود تھا اور ان باتون مین اُسکو لطف حاصل تھا گوگل شاعر نے جو مشہور حال دیہات کے روسیون کے طرز معاشرت کا طبع کیا تھا اُس سے جو جوش لوگون کے دلون مین پیدا ہوا تھا وہ اُسکو کچھ کچھ یاد ہے۔ اُسکو یاد ہے کہ چند سال کے بعد وہ ماسکو کی یونیورسٹی مین بھرتی ہوا تھا اور گرینوفسکی کے اعلےٰ درجے کے لکچر تاریخی اُسنے سُنے تھے۔ اسوقت ماسکو کا طبقۂ علمی دو مختلف فرقون پر منقسم تھا اور دونون مین مخالفت۔ ایک فرقے کا نام اِسلیئوفِل دوسرا اِکسِڈِنٹَل پہلا فرقہ چاہتا تھا کہ ایک قومی اور آزاد تعلیم ترقی پائے اور یونانیون کے خیالات مطابق اُسکو فروغ دیا جائے۔ دوسرا فرقہ کوشش کرتا تھا کہ مغربی یورپ کی دلی اور دماغی قوت کا چربا اُتارا جائے۔ آئیوَنج کو دوسرے فرقے سے ہمدردی تھی اور اُسکی راے تھی کہ فرقۂ مذکور کا سرغنہ بلنسکی اپنے وقت کا استاد عدیم السیم تھا اور ساری دنیا مین یکتا۔ علم وفضل کی بڑی بڑی کتابون کے مطالعے کو وہ دردِ سر سمجھتا تھا۔ مگر ہان گل نامی اخبار بڑے لطف سے پڑھتا تھا۔ اور رفتہ رفتہ اُسنے یہ راے قائم کی کہ ہُنر کی ترقی کی چندان ضرورت نہین ہے۔ ہان ضرورت کے موافق ترقی ہو تو کیا مضایقہ ہے۔ اُسنے ایک مصنف کے چند تصانیف سے یہ راے قائم کی تھی۔ اور اُن کتابون کو وہ گویا وحی آسمانی سمجھتا تھا۔ صرف سوشل امور کی جانب تو اُسکو بڑی توجہ تھی باقی اور امور کو اُنکے مقابل مین وہ ہیچ سمجھتا تھا۔ ۱۸۴۸ء مین مغربی یورپ مین طوائف الملوکی ہو گئی۔ اس زمانے مین لوگون کو بڑی بڑی اور بے انتہا امیدین تھین۔ اسکے بعد طوائف الملوکی دور کی گئی اور اس کوشش مین بھی سختی ہوئی لہذا صاحب پرس کمشنر نے سخت تاکید کر دی کہ خبردار سوشل اور پولٹکل امور کی

بحث ہی نہ کیجاے - اس عرصے مین آئیو ونچ دیہات مین رہا - اور اس امید پر کہ خدا نے
چاہا تو ایک دن ہمارے بھی دن بہورینگے صبر کے ساتھ اپنے علاقے کا انتظام کرتا گیا -
اور جب بعد جنگ قریمیہ اسکے دن بہورے تو اُسنے اس بحث مین خود بڑی سرگرمی کی
اور مختلف رسالون مین اُسنے آزادی غلامان خانہ زاد کی سفارش کے مضمون چھاپنے
شروع کیے سنہ ۱۸۶۱ء مین آزادی غلامان خانہ زاد کے اشتہار پر دستخط کیے گئے
اور تھوڑے ہی دن کے بعد وہ اپنے ضلع مین منجملہ اور لوگون کے ایک عہدہ دار مقرر ہو گیا
جنکا کام یہ تھا کہ غلامون کو آزاد کر دین - اور مالکان اراضی اور اُنکے خانہ زاد
غلامون کے درمیان مین حَکَم بنین - اس کام پر وہ جان دیتا تھا اور اس انصاف
اور رزانت راے سے اُسنے اسکو انجام دیا کہ جس کسی علاقے مین وہ گیا وہان نہ کوئی لڑائی
ہوئی نہ جھگڑا - سنہ ۱۸۶۰ء مین جماعت کی جانب سے وہ جسٹس آف دی پیس منتخب
کیا گیا - اپنی قابلیت کے ساتھ اُسنے اپنا نیا کام بھی انجام کو پہونچایا - وہ جماعت سرکاری کا
نائب بھی تھا اور وہان کے کل امور مین اُسکو ایک شوق اور لطف بھی تھا -

گو جب کبھی سینٹ پیٹرسبرگ کا افسر اعلیٰ رونق افزاے ضلع ہوتا تھا تو
آئیو ونچ اُس سے کبھی کبھی ملتا تھا تاہم اُس کو اُس سے نہ کوئی دوستی ہے نہ اُسکی
وقعت سمجھتا ہے - اسکے برعکس وہ کہتا ہے کہ یہ شخص جبر و تعدی اور امارت کا پتلا ہے
اور روسیون کے حق مین یہ سب سے بڑی بددعا ہے - غصے کے وقت کہا کرتا تھا
کہ یہ بڑے بڑے حاکم جو سینٹ پیٹرسبرگ مین رہتے ہین اور ملک کی حکمرانی کرتے ہین
اُنکو اپنے رُوس کے حالات قریب قریب اسیقدر معلوم ہین جسقدر چین کے حالات -
وہ ایسی دینا مین رہتے ہین جہان کے لوگون کو بجز فرمان جاری کرنے کے رعایا کی
اصلی خواہشون اور فوائد سے کوئی واقفیت نہین ہے جب تک ضابطے کی باتین
ہوا کرتی ہین تب تک تو سب خاموش رہتے ہین اور لوگ بھوکون مرین تو مرنے
دو - مگر ہان سرکاری رپورٹون مین اسکا ذکر نہ آنے پاے - گو اسقدر طاقت نہین
کہ خود کوئی نیک کام کرین مگر اسقدر طاقت تو ضرور ہے کہ اگر کوئی نیکی کی جانب مائل ہو

تو اُسکو روکین۔ اور اگر کوئی شخص رعایا مین سے کوئی اولوالعزمی کا کام کرے تو جل بھن کے خاک ہو جائین۔ مثلاً جماعت زمسٹوو کے ساتھ وہ کیونکر پیش آے۔ اسمین شک نہین کہ یہ ایک عمدہ جماعت ہے اور اگر دست اندازی نہ کیجاتی تو بڑے بڑے کام اس سے نکلتے مگر جیسے ہی ایک ذرا سرگرمی کا اظہار ہوا تو حکام اِس طرح پیش آے جیسے کوئی کسی جانور کے پر و بال نوچ کے گلا گھونٹ ڈالے۔ اخبارون کے ساتھ بھی وہ اسی طرح پیش آئے کیونکہ اخبارون سے وہ ڈرتے رہتے ہین اور اُنکو اسکا بڑا خوف ہے کہ مبادا اکمین رعایا کی ایک راے قائم ہو جاے۔ روزمرہ کی باتون مین ذرا بھی کسی امر سے فتور پڑا اور وہ چوکنا ہوے۔ جب تک یہ کم بخت حکام رُوس کے حکمران رہینگے تب تک رُوس مین اصلی ترقی ہونا معلوم۔

اب سُنیے کہ افسر موصوف الصدر کے ہردل عزیز بھائی صاحب گو عمدۂ ارکان نہین مگر من چہ فش ام برادر فلان من لیبا رفش ست کے مصداق ہین۔ یہ ایک آوارہ مزاج اور متلوّن اور نازونعم پروردہ رئیس زادہ ہے جسکی زندگی ستی اورخوش گپی مین بسر ہوئی ہے۔ گو اُسکا حوصلہ ہے کہ نیکی کرے مگر اسمین وہ کبھی کامیاب نہین ہوتا کہ اپنے یا اورون کے لیے کوئی مفید کام کر سکے۔ جب مسئلہ دہاقین کی بحث شروع ہوئی اور کام کرنے کا وقت آیا تو وہ باہر چلا گیا اور پیرس اور بیڈن بیڈن مین فرقہ لبرل کی نسبت گفتگو کرتا رہا۔ گو وہ زراعت کی کتب پڑھتا تھا یا شاید دو ہی کی لیتا ہو کہ زراعت کی کتابین مین نے پڑھی ہین اور گو ہمیشہ مستعدی کے ساتھ گفتگو کرتا تھا کہ زمین کے کم طاقت ہونے کے وسائل بہترین فلان فلان ہین تاہم ایک بارہ برس کے کسان کے بچے سے بھی زراعت کا کام کم جانتا تھا اور جب کھیت مین جاتا تھا تو رائی اور منڈوے مین تمیز نہین کر سکتا تھا۔ جرمن اور اٹالیہ کے علم موسیقی کی مٹی خراب کرنے کے عوض بہتر ہوتا کہ وہ زراعت کا عملی کام کچھ سیکھتا اور اپنے علاقے کی نگرانی کرتا۔

جسٹسس آف دی پیس تو بڑی سرگرمی کے ساتھ اپنے پڑوسیون پر لعن طعن کرتے ہین مگر وہ خود بھی مورد لعن وطعن ہین۔ بعض سنجیدہ مزاج بوڑھے مالکان اراضی

اُسکو ایک خطرناک آدمی تصور کرتے ہین اور اُسکے بعض بیانات کا حوالہ دیتے ہین جِنسے ظاہر ہوتا ہے کہ جائداد کی نسبت اُسکے خیالات مہمل ہین اور اُسکو سلطنت جمہوری سے ہمدردی تھی - اکثرون کے نزدیک اُسکے لبرل خیالات بہت ہی سخت تھے بحیثیت جسٹس وہ اکثر اپنے فیصلون مین مالکان اراضی کے خلاف کسانون کا زیادہ جنبہ کرتا تھا - وہ ہمیشہ کوشش کرتا تھا کہ قرب وجوار کے موضعون کے کسانون کو مدرسے قائم کرنے کی ترغیب دے اور لڑکون کے تعلیم دینے کے بہترین طرز کی نسبت اُسکے عجیب وغریب خیالات تھے - اور ایسے ہی اور خیالات سے اکثر آدمیون کو یقین تھا کہ اُسکے خیالات بہت شایستہ ہین - اور ایک مُسن بزرگوار کسی قدر سنجیدگی اور کسی قدر مذاق مین کہا کرتا تھا کہ یہ تمام سرکار کے بہت خلاف ہو - اگر اگلے اس عہدے کے لیے منتخب ہونے کا وقت آیا تو غالبًا اس مرتبہ یہ خارج ہی کر دیے جائینگے اور ضرور کوشش کیجائیگی کہ اگلے یہ حضرت نہ منتخب ہون -

اصل مین آئیوینچ مین کمیونسٹ کے خیالات کی کوئی بات نہین ہے - گو وہ افسران رُوس کی حرکات کو علانیہ بُرا کہتا تھا یا یون کہین کہ وہ ہر قسم کی جبر وتعدی کے خلاف تھا اور گو لوکل سلف گورنمنٹ کا بڑا زبردست طرفدار تھا مگر ممکن کیا کہ کبھی کسی قسم کے بلوے مین شرکت کرے - وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ گورنمنٹ رُوس شایستہ ہو جاے اور عام کی راے اور قوم کے مختلف طبقون کے اتفاق آراسے روک ٹوک کیجاے مگر اُسکو یقین تھا کہ یہ صرف اس طور پر ہو سکتا ہے کہ جو لوگ بڑے بڑے اختیار رکھتے ہین وہ کسی قدر رعایتین کرین - غالبًا اُسکو دہاقین سے بھی کسی قدر محبت تھی اور اُنکے فوائد کے لیے ہمیشہ مستعدی سے ساعی رہتا تھا - الغرض آئیوان ایک کم سخن اور فہمیدہ آدمی تھا جس امر مین سرگرمی کرتا تھا اُسمین سخاوت وشرافت ظاہر کرتا تھا وہ موجودہ حالت سے مطلق خوش نہین تھا مگر جیسا کہ اُسکے بعض ہمسایون کو خیال تھا وہ اُن لوگون مین نہ تھا جو خیالی پلاؤ پکایا کرتے ہین اور بلوہ کرنے پر آمادہ ہوتے ہین -

مجھے افسوس ہے کہ مین اُسکے چھوٹے بھائی نکولئی کی نسبت اسقدر حال نہین بیان کرسکتا - مین اُسی کے ساتھ رہتا تھا - نکولئی ایک دراز قد اور دُبلا پتلا آدمی تھا - عمر تیس سال سے کچھ زیادہ اُترا ہوا چہرہ جس سے صفراویت پائی جاتی تھی لمبے لمبے سیاہ بال بشرے سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ مزاج ذرا ہی سے مین بگڑ جاتا اور جلد غصہ آجاتا ہے - گفتگو کے وقت جلد جلد بولتا تھا اور اپنے اہل وطن کی معمولی عادت سے زیادہ اشارے کرتا تھا - گفتگو یا بحث مین سب سے زیادہ عزیز بحث یہ تھی کہ ملک کی حالت افسوسناک ہے اور گورنمنٹ نالائق - گفتگو تو کیا کرتا تھا گویا وعظ دیتا تھا - گورنمنٹ کا اکثر امور مین شاکی رہتا تھا - دو ایک شکایتین ذاتی بھی تھین - ۱۸۶۱ء مین وہ یونیورسٹی سینٹ پیٹرسبرگ مین طالب علم تھا - اُس وقت تمام رُوس بھر مین عوام مین بہت بڑا جوش پھیلا ہوا تھا - خاصکر دار السلطنت مین - غلامان خانہ زاد کو اُسی زمانہ مین آزادی دی گئی تھی اور اسکے علاوہ اور ضروری امور اصلاح بھی زیر تجویز تھے - نوجوانون مین عام عقیدہ جما ہوا تھا اور بہت سے بوڑھے آدمیون مین بھی کہ جبر و تعدی کی گورنمنٹ کا خاتمہ ہوگیا - اور رُوس مین عنقریب پولٹیکل اور سوشل سائنس سے شایستہ ترین اصول کے مطابق اصلاح ہونے والی ہے - اس عقیدے مین طالب علم بھی شریک تھے وہ چاہتے تھے کہ یونیورسٹی کے قیود و حکومت سے وہ بری ہوجائین اور ایک قسم کی سلف گورنمنٹ متعلق یونیورسٹی قائم کیجاے - اُنکو خاصکر یہ خواہش تھی کہ اُنکے امور متعلقہ کی بحث کے لیے عام جلسے منعقد ہون - حکام اسکی اجازت نہین دے سکتے تھے - جلسون کے انعقاد کے روکنے کے لیے ایک فہرست قواعد نافذ کی اور درجون کی فیس بڑھا دی تاکہ بہت سے غریب طلبہ خارج ہوجائین - لوگون نے نئی شایستگی کے لیے یہ بڑی ہی توہین کی بات متصور کی - باوصف ممانعت جلسے منعقد ہوے اور مردون اور عورتون نے اسکے خلاف پہلے یونیورسٹی کے کمرون مین بعد ازان یونیورسٹی کے صحن مین غم و غیظ کی اسپیچین دین - ایک موقع پر کیوریٹر کے مکان تک خاص خاص سڑکون پر سے بڑا جلوس نکلا - سینٹ پیٹرسبرگ مین کبھی پیشتر ایسا جلسہ نہین دیکھا گیا تھا - بزدل آدمیون کو

خوف تھا کہ یہ بلوے کی ابتدا ہے اور خواب مین بھی اُنکو قلعہ بندی ہی کی سوجھتی تھی آخر کار حکام نے مستعدی سے دفعیہ کی تدابیر کین - قریب تین سو طالب علمون کے گرفتار ہوے - انمین سے تیس یونورسٹی سے نکال دیے گئے -

اِن خارج شدہ طلبہ مین آئیوزنخ بھی تھا - پرُوفسر ہونے کی کل امیدین جنکی اُسکو خواہش تھی اِس طور پر خاک مین مل گئین - اور اُسکو اور پیشہ ڈھونڈھنا پڑا - اب اُسکو یہ بہتر معلوم ہوا کہ علم ادب کو اپنا پیشہ قرار دے - اور یہ بیشک اسکے مزاج کے بہت مطابق تھا - وہ چاہتا تھا کہ عوام مین مشہور ہو اور اس پیشے سے اُسکا یہ حوصلہ بر آتا کہ وہ شہرت پاے - اور جن لوگون نے اُسکو تباہ کیا تھا اُنکے دِق کرنے اور اُنپر حملہ آور ہونے کا اُس سے خوب موقع ملتا - وہ ایک مشہور رسالے مین کبھی کبھی مضامین لکھا ہی کرتا تھا اور اب وہ جم کے مضامین لکھنے لگا - اُسکی علمیت کا ذخیرہ کچھ ایسا زیادہ نہ تھا مگر اُسکو ملکہ حاصل تھا کہ قلم برداشتہ لکھے - اور اپنے ناظرین کو وہ یقین دلاتا تھا کہ اُسکا ذخیرہ واقفیت امور پولٹکل غیر محدود ہے - مگر پریس کے نگران افسر اُسکی اشاعت کو روکتے تھے - علاوہ برین اسمین یہ قابلیت تھی کہ حکام وقت کے خلاف سخت سخت الفاظ مین ہجو کے مضامین لکھا کرتا تھا اور اِس ڈھب کے ساتھ کہ پریس کے افسر نگران کو بھی اعتراض کرنے مین بڑی دقّت پڑتی تھی - اُس زمانے مین اِس طرز کے لکھے ہوے مضامین کی نسبت یقین تھا کہ کامیابی حاصل کرینگے - اور اُسکے مضامین نے واقعی بڑی کامیابی حاصل کی - حلقہاے نشیان عصر مین اُس سے سب واقف ہوگئے - کچھ دن اچھی طرح کام انجام ہوا مگر رفتہ رفتہ اُس نے عاقبت بینی کم کردی - اور حکام زیادہ تر خبردار ہوگئے - پولیس نے چند جلدین ایک کتاب کی پکڑین جسمین بڑی سختی کے ساتھ بغاوت کے خیالات ظاہر کیے گئے تھے - اور عموماً خیال تھا کہ کاغذات مذکور اُس صحبت سے آئے تھے جس سے وہ تعلق رکھتا تھا - اُسوقت اُسکی زیادہ تر خبرداری ہونے لگی - یہانتک کہ ایک شب کو وہ سوتا تھا دفعتہً سپاہیون کے ایک دستے نے اُسکو نیند سے بیدار کیا اور

قلعے مین لے گیا۔

جب کوئی شخص اس طرح پر کسی اصلی یا فرضی پولٹکل جرم مین گرفتار کیا جاتا ہے تو اُسکے ساتھ دو طرح پر برتاؤ کیا جاتا ہے۔ یا تو کسی مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہوگا۔ یا مصلحت ملکی کے مطابق برتاؤ کیا جائیگا۔ اگر مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا گیا اور جرم ثابت ہوا تو چند سال کی قید دیجائیگی۔ یا اگر جرم زیادہ تر سخت ہوا تو وہ سیبیریا مین دائم الحبس کیا جائیگا۔ یا چند سال کے لیے بھیجا جائیگا۔ اگر مصلحت ملکی کے مطابق کارروائی ہوئی تو وہ بغیر روبکاری کے کچھ فاصلے پر کسی قصبے کو بھیجدیا جائیگا اور مجبور کیا جائیگا کہ پولیس کی زیر نگرانی تا صدور حکم ثانی وہان رہے۔ نکولئی کے ساتھ عاملانہ طور پر کارروائی ہوئی تھی۔ کیونکہ حکام کو پورا پورا یقین تھا کہ وہ ایک خطرناک آدمی ہے تاہم اُنکے پاس کافی ثبوت نہ تھا کہ عدالت کے روبرو اُسکو ماخوذ کرنے کے قابل سمجھتے۔ پانچ سال تک وہ ایک چھوٹے سے قصبے مین جو بحرابیض کے قریب واقع تھا زیر نگرانی پولیس رہا۔ اور ایک دن اُسکو اطلاع دی گئی کہ سینٹ پیٹرسبرگ اور ماسکو کے علاوہ اور جہان اُسکی خواہش ہو وہان جاکے رہے۔ تب سے وہ اپنے بھائی کے ساتھ رہتا تھا اور اُسکی تکلیف پر افسوس کرتا تھا اور جو مغالطے اُس سے سرزد ہوے اُنپر سر دھنتا تھا۔ جو سخن آرائی اُسنے حاصل کی تھی اور جس سے علم ادب مین اُسنے چندروز کے لیے نام پیدا کیا تھا وہ ابھی جاتی نہین رہی تھی۔ اور اگر کوئی شخص اُسکی سُنتا تو گھنٹے بھر تک پولٹکل اور سوشل امور کی نسبت گفتگو کرسکتا تھا۔ مگر اسکی گفتگو اور بحث کا سُننا ازبس مشکل تھا اور اُنکا یاد رکھنا محض غیر ممکن۔ اُسکے خیالات عجب طرح کے فلسفہ پر مبنی تھے اور بحث مین بڑے موٹے موٹے لفظ استعمال کرتا تھا۔ اُسنے بعض مسائل اپنے ذہن مین قائم کرلیے تھے اور اُسکے کل دلائل اُنھین پر مبنی تھے۔ مثلاً اُسکے ذہن مین آگیا کہ لبرل کا لفظ جس شے پر صادق آئیگا وہ ہر حالت مین اور ہر معنی کرکے عمدہ ہی ہوگی۔

اُسکے ذخیرۂ خیالات مہمل و بےمعنی کا صاف صاف طور پر سمجھنا محال تھا۔ اُسکے

بعض بعض خیالات ایسے تھے جو غالباً ٹھیک ٹھیک صحیح نہین تھے مگر سمجھ مین آجاتے تھے۔ منجملہ انکے ایک خیال یہ تھا کہ حال مین رُوس کو بہت ہی عمدہ موقع ملا تھا کہ تمام یُورُپ سے ترقی قومی مین سبقت لیجاے مگر اُسنے اپنے ہاتھون اس موقع کو جانے دیا۔ اُسکے نزدیک آزادی غلامان خانہ زاد کے وقت ممکن تھا کہ روسی پُولٹکل اور سُوشل سائنس کے اعلیٰ درجے کے اصول جرأت کے ساتھ اختیار کرتا اور اُنھین کے مطابق پُولٹکل اور سُوشل امور کی پوری پوری اصلاح کرتا۔ اور ملکون کے باشندے اس تجویز کے مطابق عملدرآمد نہین کر سکتے تھے کیونکہ وہ پُرانی اور فرسودہ ہو گئی تھی۔ اور اُنکے مزاج مین موروثی تعصب اور استبداد ہے۔ اور خرابی یہ ہے کہ اُنین مجمع اُمرا اور جماعت تجار شامل ہے۔ مگر رُوس ابھی نوجوان ہے اور سُوشل امور سے بالکل ناواقف۔ اور کوئی ایسے برسون کے جمے ہوے تعصب نہین ہین جنسے اُسکو لڑنا پڑے۔ آبادی ایسی ہے جیسے کمہار کی مٹی۔ جس صورت مین سائنس اُسکو لانا چاہے وہ اُسی صورت مین آجائیگی۔ زار رُوس نے سُوشل حالت کی بہت عمدہ آزمائش شروع کر دی تھی مگر وہ آدھے ہی راستے مین ٹھٹھر گئی۔ شاید اُسکے جانشین کو یہ ترغیب دی جاسکیگی کہ وہ زیادہ جرأت کے ساتھ ساعی ہو۔

اس خیال مین کسی قدر صحت ضرور ہے۔ رُوس مین ایسے سُوشل اور پُولٹکل انقلاب ہوسکتے تھے جو ایسے ملکون کی تباہی کا باعث ہوجاتے جنکا نظم و نسق زیادہ تر نازک ہے۔ اُسنے کئی بار اس قسم کا انقلاب کامیابی کے ساتھ پیدا کیا اور کوئی سخت بلوہ نہین ہونے پایا۔ اور آیندہ ایسے اور انقلاب بھی ہو سکتے ہین بشرطیکہ حکام بالادست کے اختیارات خودمختاری برقرار رہین اور رعایا پُولٹکل امور مین منقاد رہے۔ مگر نکولائی اس ضروری شق کو نہین سمجھ سکتا۔ وہ لبرل تھا اور بحیثیت لبرل پارلمنٹ کے سے جلسون کا بڑا سرگرم جنبہ دار۔ اُسکے نزدیک نظم ملکی کے قوانین و اصول موضوعہ کی پابندی ایک قسم کی بدعت ہے اور جاہلانہ عبادت ہے جو بدتر از بدعت ہے۔ تم لاکھ اُسکے سمجھانے کی کوشش کرو کہ پارلمنٹ کے چاہے جو کچھ

فوائد ہون کہ پولٹکل جھگڑے اور پولٹکل فرقے نہ پیدا ہون - اور اگر عمدہ سوشل حالت کی آزمائش درکار رہے تو پارلمنٹ اسقدر موزون نہین ہے - تم لاکھ اُسکے قائل کرنے کی کوشش کرو کہ گو بادشاہ خود مختار کی حالت کا بہتر کرنا مشکل ہے تاہم پارلمنٹ کی حالت کو ترقی دینا اور بھی کہین زیادہ مشکل ہے - مگر تمھاری کل کوششین بیکار جائینگی - وہ تمکو یقین دلائیگا کہ روسی پارلمنٹ اُن پارلمنٹون سے مختلف ہوگی جو عموماً ہوا کرتی ہین - اسمین دو فریق نہین ہونگے کیونکہ روس مین کوئی سوشل فرقے نہین ہین پس اُسکی کارروائی تعصب اور ذاتی بحث سے ویسی ہی آزاد رہیگی جیسے کوئی فلسفی جو کُنہ بچون سُبحان پر غور کرتا ہو - الغرض صاف ظاہر تھا کہ اُسکے نزدیک قومی پارلمنٹ مین وہ اور اُسکے احباب شامل ہوتے - اور جو فرمان وہ جاری کرتے تو اُسی اطاعت کے ساتھ اُنکو قبول کر لیتے جیسے زار کے فرمانون کو اب تک قبول کیا کرتے تھے -

نکولئی آئیونچ اُس زمانے کی آمد آمد کے انتظار مین تھا جب سائنس کے ذریعے سے بلا تعصب پولٹکل کارروائی ہوگی - بالفعل کسی نہ کسی پولٹکل عداوت کی طرف توجہ مبذول کرتا ہے اور اُس طرز پر کسی نہ کسی سے نفرت کرتا ہے جیسے خاص مجانین نفرت کرتے ہین - پہلے تو وہ خاصکر جماعت تجار عظام کو ہدف سہام ملام بناتا ہے - اُس جماعت کو وہ بورژوزی کہتا ہے یہ فرانسیسی لفظ ہے مگر وہ مجبور ہو کر غیر زبان کا لفظ استعمال کرتا ہے کیونکہ اُسکی خاص زبان مین کوئی لفظ اس جامعیت کا اُسکا مترادف نہین ہے - وہ خاصکر ہر قسم کے سرمایہ دار تجار سے نفرت کرتا ہے اُسکے بعد وہ مجمع اُمرا کرام سے بھی نفرت کرتا ہے - اور جس کسی سے اُسکو نفرت ہے اُسکو وہ گویا اپنا دلی اور ذاتی دشمن سمجھتا ہے - اپنے ملک کی جن چیزون سے وہ نفرت کرتا ہے اُنمین بادشاہان خود مختار کا نمبر سب سے بڑھا ہوا ہے - اُنکے بعد اُسکو سفر زا افسران رسالہ شاہی اور مالکان اراضی سے نفرت ہے - گو وہ خود مالک اراضی ہے یا یون کہین کہ اپنی مان کے مرنے کے بعد علاقہ دار ہوگا تاہم وہ اپنے طبقے کے لوگون کو اراضی کا برباد کرنے والا طبقہ لکھتا ہے - اور اُسکی رائے ہے کہ

اُنکی کُل اراضی ضبط کر کے کسانون مین تقسیم کرنی چاہیے۔

کل بدبخت کسانون کو وہ ہدف تیرلعن بناتا تھا کیونکہ جو بات اُسکے ذہن مین دہقانی سلطنت مین ہونی چاہیے اُس سے کسانون کے ڈھنگ بالکل خلاف ہین۔ مگر کسانون کی بداعمالیون کے اُسنے کئی درجے قائم کیے ہین بعض صرف فائدہ عام کے سدباب ہوتے ہین اور بعض بڑی مستعدی سے فوائد عام کے ساتھ تعصب ظاہر کرتے ہین

اِس آخری فِکشن کے مالکان اراضی مین خاصکر ایک شہزادہ (سین) بسرسے اُسکو نفرت تھی کیونکہ اُسکے پاس صرف بہت بڑے بڑے علاقے ہی نہین بلکہ وہ امارت اور شہزادگی کی لیتا تھا اور اپنے کو کنسر ویٹیو کہتا تھا۔

شہزادہ موصوف ضلع مین اور سب سے کہین زیادہ نامور آدمی تھا۔ اُسکا خاندان ملک مین بہت ہی پُرانے خاندانون مین سے تھا۔ اور وہ کسی ایسے ویسے نہین بلکہ رُورک کی نسل کا ہے جسکی نسبت خیال ہے کہ ہزار برس ہوے کہ وہ سلطنت رُوس کا بانی مبانی تھا اور اُسکا رعب اُسکے خاندانی اعزاز سے ہے اگرچہ رُوس مین معالی دودمانی کا چندان خیال نہین کیا جاتا مگر وہان اُسکا رعب تھا اور لوگ اُسکی عزت کرتے تھے کیونکہ وہ ایک سرکاری عہدہ جلیل القدر پر ممتاز تھا اور اُن خاندانون مین سے پیدا ہوا تھا جو شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ اُسکے باپ دادا انتظام ملکی اور دربار خسروی مین نامی گرامی لوگ تھے اور اُسکے لڑکے اور پوتے غالبًا اِس امر مین اپنے آبا واجداد کے نقش قدم پر چلینگے۔ گو قانون کی رو سے کل امیرزادے مساوی ہین اور عام طور پر کہہ سکتے ہین کہ ترقی صرف ذاتی قابلیت پر منحصر ہے مگر اصل مین جن لوگون کے دوست بادشاہ رس ہین وہ بآسانی جلد تر مدارج اعلیٰ پر پہونچتے ہین۔

شہزادے کی زندگی بڑی کامیابی کی تھی مگر کوئی مشہور واقعہ اُسکی زندگی مین نہین ہوا۔ پہلے گھر مین اُسکی تعلیم ہوئی ایک انگریز اتالیق نوکر تھا۔ بعد ازان ایک مدرسہ جنگی مین اُس مدرسے کے چھوڑنے پر وہ ایک رجمنٹ مین داخل ہوا۔ اور تب سے جلد جلد اعلیٰ مدارج فوجی مین ترقی کرتا گیا۔ مگر اُسکی مستعدی خاصکر سول نظم ملکی مین زیادہ

جلوہ گر تھی اور اب اعلی مجلس نظم ملکی مین اُسنے جگہ پائی - گو امور سرکاری کا اُسکو کسی قدر ہمیشہ شوق رہا تاہم عملداری موجودہ کے کسی بڑے امر اصلاح مین اُسنے کوئی مشہور کاروائی نہین کی - جب مسئلہ دہاقین پیش ہوا تھا تو اُسکو آزادی غلامان خانہ زاد کے ساتھ ہمدردی تھی مگر اس تجویز سے ذرا بھی ہمدردی نہ تھی کہ غلامان آزاد کو اراضی دیجاے اور جلسہ اراضی برقرار رکھا جاے - اُسکی خواہش یہ تھی کہ مالکان اراضی اپنے غلامان خانہ زاد کو بلا کسی معاوضہ زر کے آزاد کردین اور اُسکے عوض مین اُنکو پولٹکل امور مین کسی قدر زیادہ قوت دیجاے مگر اُسکی تجویز قبول نہین ہوئی - مگر اُسکی یہ امید منقطع نہین ہوئی کہ بڑے بڑے مالکان اراضی کسی نہ کسی طرح سوشل اور پولٹکل درجہ ویسا ہی حاصل کرینگے جیسا انگلستان کے بڑے بڑے علاقہ دارون کو حاصل ہے - مگر وہ یہ نہین چاہتا کہ اسکے عوض بڑے بڑے مالکان اراضی رفاہ عام کے ایک بہت بڑے حصے مین شریک ہون - اور وہ اس امر کو بھول گیا کہ اُنکو اپنا چال چلن بدلنا پڑیگا اور سیکھنا پڑیگا کہ اعلی سرکاری مدارج اور خسروی رعایتون پر اُس رعب کو ترجیح ہے جو انسان کو اپنے ملک مین حاصل ہو -

فرائض کار سرکار اور سوشل تعلقات نے شہزادے کو مجبور کیا کہ سال کا زیادہ تر حصہ دار السلطنت مین بسر کرے - اپنے علاقے مین وہ صرف چند ہفتے ہر سال رہتا تھا اور بعض اوقات صرف چند ہی روز - اُسکا مکان بڑا تھا اور انگریزی طرز سے سجا ہوا تاکہ سجاوٹ اور آرام دونون کا لطف حاصل ہو - اسمین کئی کشادہ کمرے ہین ایک کتب خانہ اور ایک بلیرڈ کھیلنے کا کمرا - ایک وسیع رمنا ہے اور اسمین بائیس ہرن ہین اور بہت بڑا باغ اور اُسکے متعلق عمارات - بہت سے گھوڑے اور گاڑیان اور نوکر چاکرون کا گروہ - جب اُسکی بیوی باہر سے آتی ہین تو وہ اپنے ساتھ بچون کے واسطے انگریزی اور فرانسیسی آتون لاتی ہین اور ایک انگریز اتالیق - اُنکے پاس انگریزی اور فرانسیسی کتابون اور اخبارون اور رسالون کی کثرت ہے - اور ایک اخبار سینٹ پیٹرسبرگ کے کئی پرچے ہین جنسے روز کی خبرین ملتی ہین - اگر خواہش ہو تو

روسی کتابین اور اخبارات بھی آسانی سے مل سکین - الغرض اس خاندان مین وہ کل آرام اور عیش کی چیزین مہیا تھین جو روپے اور شایستگی سے حاصل ہو سکتی ہین مگر دیہات مین البتہ وقت بہت اچھی طرح نہین بسر ہوتا - شہزادی کو اسمین کوئی خاص عذر نہین ہے - وہ اپنی بچون کی عاشق ہے اور مطالبہ کتب اور خط کتابت کرنے کی شائق ہے - جو اسکول اور اسپتال اُسنے کسانون کے لیے بنوایا ہے اُس سے دل بہلاتی ہے اور کبھی کبھی ایک امیرزادی کی ملاقات کو گاڑی پر سوار ہو کر جاتی ہے اُس سے بڑا تپاک ہے اور یہ پندرہ میل کے فاصلے پر رہتی ہے - مگر شہزادے کو دیہات مین رہنے سے بڑی سستی معلوم ہوتی تھی - اُسکو گھوڑے کی سواری یا شکار کا شوق نہین ہے اور اسکے سوا اور کوئی کام اُسکو نظر نہین آتا - اُسکو اپنے تعلقے کے انتظام کا کچھ حال نہین معلوم ہے اور کارندے سے صرف ضابطے کے مطابق مشورہ کرتا ہے یہ تعلقہ اور اور علاقے جو مختلف صوبون مین اُسکی ملکیت مین ہین ایک افسر کارندے کے زیر نگرانی انتظام پاتے ہین جو سینٹ پیٹرزبرگ مین رہتا ہے اور اُسپر اُسکو بڑا کامل بھروسا ہے - قرب وجوار مین کوئی ایسا شخص نہین ہے جس سے ملنے جُلنے کی اُسکو پروا ہو - وہ خلقی ملنسار آدمی نہین ہے - اور اُسنے ایک اکھڑ طریقہ اختیار کیا ہے جس سے وہ لوگون سے ذرا کھنچا رہتا ہے اور ملاقات صرف ضابطے کی کرتا ہے - اُنگلستان مین اکثرون کا ایسا ہی مزاج ہے مگر رُوس مین شاذ و نادر اس مزاج کا آدمی پایا جاتا ہے - اس طریقے سے قرب وجوار کے مالکان اراضی اُس سے ناراض رہتے ہین اور اسکا اُسکو ذرا بھی افسوس نہین ہے کیونکہ وہ اُسکی سُوسائٹی کے نہین ہین اور اُنکے مزاج اور چال چلن مین دہقانیت ہے اور وہ لوگ ذراسی ملاقات مین بآسانی بے تکلف ہو جاتے ہین اور اس بات سے اُسکو سخت نفرت ہے - پس اُسکے تعلقات اُنسے یہی ہین کہ ضابطے کی ملاقات ہوتی ہے - دن کو عرصے تک تکلیف کے ساتھ سرگشت مین صرف کرتا ہے - اکثر جمہائیان لیتا ہے اور یہ باتین یاد کر کے افسوس کرتا ہے کہ اگر سینٹ پیٹرزبرگ مین ہوتا تو خوش خوش زندگی بسر کرتا اور اپنے خواجگان تاش سے خوش گپی اُڑاتا اور اپرا

تماشا اور بیلٹ اور فرانسیسی تھیٹر دیکھتا۔ جب اُسکے واپس جانے کا دن قریب آتا تو اُسکا کلیجہ گز بھر کا ہو جاتا اور جب وہ گاڑی پر سوار ہو کر اسٹیشن جاتا تو فرحان اور خوش وخرم نظر آتا۔ اگر وہ صرف اپنے خاص مذاق کے مطابق کارروائی کرتا تو وہ اپنے تعلقے کو کبھی نہ دیکھتا اور گرمی کی تعطیل جرمنی یا فرانس یا سوئٹزرلینڈ مین بسر کرتا جیسا کہ اُن دنون مین کرتا تھا جبتک اُسکی شادی نہین ہوئی تھی۔ مگر اب وہ ایک خاندان کا رئیس ہے اور اس بات کو مناسب جانتا ہے کہ اپنی ذاتی خواہشون کو اپنے درجے کے فرائض پر قربان کر دے۔

شہزادۂ مذکور امرائے روس مین بڑا اعالی مرتبت ہے۔ اگر ہمکو سب سے کم درجے کے لوگون کے دیکھنے کی خواہش ہو تو صرف قرب وجوار کے گانون مین ہمکو جانا پڑیگا۔ وہان ہمکو بہت سے مفلس ان پڑھ آدمی ملینگے جو چھوٹے چھوٹے اور کثیف مکانون مین رہتے ہین اور کسانون مین اور اُنمین آسانی سے تمیز نہین ہو سکتی۔ وہ بھی مثل شہزادے کے امرا ہین مگر اسکے برعکس اُنکے پاس نہ ثروت ہے اور نہ کسی عہدۂ جلیل القدر پر ممتاز ہین۔ اُنکی جائداد غیر منقولہ چند ایکڑ اراضی ہے جو زرخیز نہین اور جو صرف زندگی کی سیدھی سادی ضرورتون کو رفع کر سکتی ہے۔ اگر ملک کے اور حصون مین ہم جاتے تو ہم دیکھتے کہ ایسے ایسے پھٹے حال آدمیون کو شہزادون کا خطاب حاصل ہے۔ یہ روسیون کے قانون وراثت کا نتیجہ ہے جس سے علاقون اور خطابون کے بارے مین اُن اصول کی پابندی ضروری نہین سمجھی جاتی جنکی رو سے صرف بڑے لڑکے کو ورثہ اور خطاب مل سکتا ہے۔ شہزادے کے کُل لڑکے شہزادے کہلاتے ہین اور اُسکی وفات کے بعد اُسکی جائداد منقولہ وغیر منقولہ سب مین مساوی تقسیم کیجاتی ہے۔

باب چودھوان

امراے عظام

زمانۂ سابق کے امراے عظام - تاتاریون کی عملداری - ماسکو کے نذرانہ - خاندانی اعزاز - پیٹر اعظم کی اصلاح و رفاہ - امرا نے مغربی یورپ کے خیالات اختیار کر لیے - یہ رسم کہ لوگ زبردستی فوج مین بھرتی کیے جاتے تھے موقوف کردی گئی - ملکہ کیتھرائن ثانیہ روس کے امرا کا انگلستان اور فرانس کے امراے مقابلہ - روسیون کے خطاب - امراے روس آیندہ کیسے ہونگے -

اب چونکہ ناظرین کو بعض امراے روس کے حالات سے واقفیت ہوگئی ہے تو کیا عجب ہے کہ اُنکے دل مین یہ شوق بھی پیدا ہوا ہو کہ وہ کچھ حال جلسہ امرا کا بھی جسکا ایک فرقہ جداگانہ ہے جانین اور اُنکی تاریخ ماضی اور حالت حال سے کسی قدر واقفیت پیدا کرین - زمانۂ قدیم مین روس صرف ایک مجموعہ چند خودمختار صوبجات کا تھا - ہر رئیس حکمران کے گرد ایک جتھا مسلح آدمیون کا جسمین کچھ تو مالکان اراضی اور کچھ ذی دولت اہل سیف ہوتے تھے جمع رہتا تھا - یہ لوگ جنسے جلسۂ امرا بنا تھا رئیس کے زیر حکومت رہتے تھے لیکن کسی حالت مین وہ اُسکے ایسے مطیع نہ تھے کہ اُسکے احکام کو خواہ مخواہ مانین اور جو کچھ وہ کہے ضرور اُسکا حکم بجا لائین - ممکن تھا کہ مالکان اراضی اُسکے مہمات جنگی مین شرکت سے انکار کرتے - سپاہی اُسکی ملازمت ترک کرکے دوسری جگہ تلاش معاش کو جاتے - اگر بلا استرضاے اُنکے رئیس کی یہ خوشی ہوتی کہ وہ کسی جنگ پر جاتا تو یہ لوگ اُس سے کہتے تھے جیسا کہ اُنھون نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ - چونکہ اس جنگ کا قصد آپ نے فقط اپنی تدبیر سے کیا ہے اسلیے ہم لوگ آپ کے ہمراہ نجاوینگے کیونکہ ہم لوگون کو

اسکا کچھ بھی حال معلوم نہین تھا۔ رئیس کی مرضی کے خلاف جو ایسی مزاحمت کیجاتی تھی وہ ہمیشہ صرف مجہول اور غیر موثر نہین ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ صوبۂ گیلیج مین مسلح آدمیون نے رئیس کو گرفتار کرلیا۔ اور اُسکے مصاحبون کو قتل کرڈالا۔ اُسکی آشنا کو جلا دیا اور اُسکو اس بات کی قسم کھانے پر مجبور کیا کہ وہ آیندہ سے اپنی منکوحہ زوجہ کے ساتھ بسر کریگا۔ اُسکے جانشین کے روبرو جسنے ایک پادری کی زوجہ سے نکاح کرلیا تھا اُن لوگون نے دوبدو یہ گفتگو کی کہ اے شہزادے ہم تیری ذات خاص سے منحرف نہین ہوے ہین مگر ہم ایک پادری کی بیوی کا ادب نہ کرینگے۔ ہم اُسکو جان سے مار ڈالینگے۔ اور پھر تمکو اختیار ہوگا کہ جس سے چاہو شادی کرلینا۔ یہان تک ان لوگون کا زور بڑھا ہوا تھا کہ بوگولیبسکی بھی جو ایک بڑا مشہور و معروف زمانۂ قدیم کا طاقتور رئیس تھا اُنکے مقابلے مین اپنے ارادے مین کامیاب نہین ہوا تھا۔ جب کبھی اُسنے اہل بوایرز کو کسی امر کے لیے مجبور کیا وہ ہمیشہ اُسکے مقابلے مین نہایت ضد سے پیش آتے اور اُسکے خلاف ہی کرتے۔ آخرالامر اُنھون نے اُسکو ایک دن قتل ہی کرڈالا۔ واقعات متذکرۂ بالا سے کہ ایسے ایسے بے انتہا واقعات اخبارات زمانۂ سابق سے جمع کیے جا سکتے ہین ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ زمانۂ قدیم کی تواریخ رُوس مین اہل بوایرز اور نائیٹ کا ایک آزاد جتھا تھا اور وہ بڑا اختیار معاملات پولٹکل مین رکھتے تھے۔

تاتاریون کے عہد سلطنت مین یہ ہمسری اور برابری کے دعوے نیست و نابود ہوگئے تھے جب ملک فتح ہوجاتا تھا تو شہزادے خوانین کے مطیع ہوجاتے تھے اور اپنی رعایا پر بے قاعدگی کے ساتھ حکمرانی کرتے تھے۔ ایسے وجوہ سے امرا کا پولٹکل زور درجہ بدرجہ کم ہوتا گیا لیکن یہ طاقت اُنکی کبھی معدوم نہین ہوئی۔ اگرچہ اب وہ بات باقی نہ رہی تھی کہ رئیس تمامہ اُنکی مدد پر اپنا مدار کار رکھتا تاہم اُنکے خدمات کے قائم رکھنے سے اُسکا ایک فائدہ تھا اور وہ یہ تھا کہ اگر ناگاہ اُسکے ملک پر کوئی غنیم چڑھ آوے تو وہ ملک کی محافظت کرین۔ یا جب اُسکو توسیع مملکت کی خود ضرورت ہو تو موقع پاکر وہ اُن مدد کا طالب ہو۔ قیاسا ایسی فتوحات ناممکنات سے تھین کیونکہ درحقیقت تمام سرحدات

قدیم کا عزل ونصب خان کے قبضۂ اختیار اور حیطۂ اقتدار مین تھا۔لیکن خان کا یہ دماغ کہان تھا کہ وہ اپنے توابعین کے معاملات مین دست اندازی یا اُنکی طرف توجہ کرتا۔ اُسکو صرف اپنے خراج سے کام تھا خواہ کوئی اُسکو دیتا۔اور رُوس مین اکثر امور بلا اجازت اُسکی ہُوا کرتے تھے اسلیے بعض صوبجات مین ہم دیکھتے ہین کہ تاتاریون کے عہد حکومت کے اب تک تعلقات قدیم قائم ہین۔مثلاً جب ڈمٹری قریب بلوت ہُوا تو اپنے اہل بُوائرز کی طرف مخاطب ہوکر کہنے لگا کہ تمکو میری عادت اور طرز وروش بخوبی معلوم ہے۔مین تم سب مین پیدا ہوا۔تم مین اتنا بڑا ہُوا۔ تمھارے ساتھ ملک مین نے حکمرانی کی۔تمھارے پہلو بہ پہلو میدان کارزار مین جنگ کرتا رہا ہون تمھاری توقیر وتعظیم کرنا اور تمسے محبت رکھنا میرا کام تھا اور اضلاع ورقبات کی سرداریان مینے تمھارے سپرد کین۔مجکو تمھاری محبت اولاد سے سوا ہے اور مین نے کسی کے ساتھ بُرائی نہین کی۔جب تم خوش رہے تمھاری خوشی مین مین شریک رہا اور جب تمکو کوئی رنج ہوا تو مین تمھارے رنج وغم مین شریک رہا اور مین تم کو اپنے ملک کے شہزادے جانتا رہا۔اسکے بعد وہ اپنی اولاد کی طرف مخاطب ہوا اور اُنسے بطور وصیت اس طور پر مکالمہ کیا کہ اے میری اولاد تم اہل بُوائرز سے رسم اتحاد قائم رکھنا۔اور اُنکی ایسی عزت کرنا جسکے وہ بصلہ اپنی خدمات نمایان کے مستحق ہین اور بغیر اُنکے مشورے اور صوابدید کے ہرگز کوئی کام نہ کرنا۔

جس زمانے مین رُوسائے عظام ماسکو دیگر صوبجات اپنے قبضہ مین لاے تھے اور اُنکو سلطنت زار رُوس قرار دیا تھا اُس زمانے مین وہانکے امرا و نبلا انحطاط کا ایک اور زینہ اُترے تھے جب تک وہان مختلف صوبجات علٰحدہ علٰحدہ رہے تو جب کبھی رئیس کی جانب سے اُنکے نزدیک کوئی وجہ اُنکی نارضامندی کی پیدا ہوتی فوراً وہ اُسکی ملازمی سے دست بردار ہوجاتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اُنکو اُسکا کوئی اور ہمسر خاطرداشت سے اپنی ملازمت مین رکھ لیگا۔مگر اب وہ لوگ ایسا نہین کرسکتے تھے۔ماسکو کا صرف ایک ہمسر لتھوآنیا باقی رہگیا تھا۔اور اس بات کی پیشبندی کرلی گئی تھی کہ ناراض لوگ حدود لتھوآنیا مین

نہ جانے پاوین۔ اب یہ امرا برضا و رغبت اپنے رئیس خودمختار کے ساتھی نہین رہے تھے بلکہ زارزکے غاشیہ بردوش اور حلقہ بگوش رعایا بنگئے تھے اور زار بھی مثل شہزادگان سابق کے نہین تھے۔ اُنھون نے جھوٹ موٹ مشہور کردیا کہ ہم شاہنشاہان ملک بازنٹین کے جانشین ہین اور نئے تکلفات و داب ملحاظ درباری کچھ تو دربار قسطنطینہ اور کچھ دربار تاتار کے مقلد ہوکر ایجاد اور اختراع کیے۔ آئندہ سے اُنھون نے اہل بوائرز کے ساتھ دوستانہ برتاؤ اور میل جول نہ رکھا۔ اور کبھی اُنسے صلاح و مشورہ نہ لیا بلکہ اُنکے ساتھ اس طور پر سلوک ہوتے تھے جیسا کوئی کسی کمینے کے ساتھ برتاؤ رکھتا ہے۔ جب یہ امرا اپنے اقبالمند آقا کے حضور مین حاضر ہوتے تھے تو وہ اہل مشرق کے طور پر بہت جُھک کر آداب بجالاتے تھے۔ اور اکثر ایسا ہوا ہے کہ بنیل بین مرتبہ جھک جھک کر کورنش و تسلیم بجالاتے تھے۔ اور جب کبھی اُنکی جانب سے رئیس ناراض ہوجاتا تھا تو اُنکو بیدون سے پٹوا تا تھا یا پھانسی دلوا تا تھا۔ یا اور جیسی سزا چاہتا تھا دلوا تا تھا۔ جب خوانین کے اختیارات انتزاع کرکے زار رُوس اُسکے جانشین ہوے تو معلوم ہوتا ہے کہ طریق حکومت تاتاریون کا بہت کچھ اختیار کرلیا تھا۔

لوگون کو استعجاب ہوگا کہ ایسے آدمیون کا فرقہ جسنے سابقاً آزادی کی ہنر و طبیعت کا زور دکھایا ہو ایسا ہوجاے کہ وہ خاموش رہکر ایسے ایسے ظلم برداشت کرلے اور کوئی سعی نئے نئے اختیار کے انسداد کے لیے جسکی پشتی پر تاتاری واسطے فرد کرنے ظلم و بدعتون کے موجود ہین نہ کرے۔ لیکن ہمکو یاد رکھنا چاہیے کہ امرا و رئیس اس عرصہ مین سلطنت تاتار کے اسکول مین تعلیم و تربیت پاچکے تھے۔ دو صدی کے عرصہ مین وہ لوگ آہستہ آہستہ بہ اعتبار معانی الفاظ حکومت ظالمانہ کے جیسا کہ مشرقی اُن الفاظ کے معانی لگاتے ہین ایسی حکومت کے عادی ہوگئے تھے۔ اگر کاش اُنکو یہ اپنی حالت ناگوارا ور تکلیف دہ اور عاجز کردینے والی معلوم ہوگئی تھی تو یہ بھی اُنکو معلوم ہوگیا ہوتا کہ اس حالت کا بہتر کرنا کتنا کار اہم اور دشوار تھا۔ صرف ایک علاج اُنکے ہاتھ مین تھا اور وہ یہ کہ اس عام ظالم کے خلاف ہوکر باخود ہامتفق ہوجاتے مگر یہ اتفاق اور سازش ناممکن تھی۔

کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ زار کے گرد وپیش ہردم وہرلحظہ لوگون کا مجمع رہتا تھا ہم تمیز کرسکتے ہین کہ وہان اُسکے گرد دو رئیس موجود تھے جنکے ارادے اب تک یہ تھے کہ وہ اپنی گئی ہوئی آزادی پھر حاصل کرین۔ ایک جانب مانسکو کے بوائوز جنکو اپنے خاندان کے اعزاز پر گھمنڈ تھا کہ ہم روسیون مین سب سے زیادہ اشرف ہین۔ اور ایک جانب مرزی تاتار تھے جنھون نے اصطباغ لینا گوارا کیا تھا۔ اور مثل دیگر امرا کے زمین جاگیر مین پائی تھی وہان نووگوروڈ کا رئیس اعظم تھا جو کبھی اپنے شہر کی قدیم شان وشوکت اپنے دل سے نہین بھلاسکتا تھا۔ وہان لتھوانیا کے امرا تھے جنکو اپنے بادشاہ کے مقابلے مین زار کی ملازمت اختیار کرلینا زیادہ تر فائدہ بخش تھی۔ وہان چھوٹی چھوٹی ریاستون کے والی تھے جو حکام ظالمانہ ٹیوٹانک سے بچنے کو یہان بھاگ آئے تھے۔ اور علاوہ اِنکے بہت سے متمول اہل سیف تھے جو ملک روس کے ہر حصہ سے آکر یہان جمع ہوگئے تھے۔ یہ ضرور ہے کہ اگر اقوام مین اختلاف ہو تو ملکی کارپرداز اسطرح جمع نہین ہوسکتے۔

سولھوین صدی کے ختم کے ساتھ خاندان قدیم کا خاتمہ ہوا۔ پولٹکل غدر کے کچھ عرصے کے بعد حسب استرضاء رعایا یہان کے کارپردازون اور سرگروہون کا خاندان رومانانف مالک تاج وتخت کیا گیا۔ اِس ردوبدل مین فرقۂ امرانے کسی قدر بہتر حالت حاصل کی اور اُنکو وحشیانہ بیرحمی بوالہوسانہ ظلم سے نجات کافی ملی مگر اُنکی جماعت کو پولٹکل معاملات مین دخل نہ ہوا۔ گو ہمسری کرنے والے گروہ اب بھی وہان موجود تھے مگر پولٹکل فریق کا وجود نہین تھا۔ وزان خاندانون اور فتنہ وفساد کے بانیون کی یہ بات مدنظر رہی کہ وہ زار کی مہربانی حاصل کرین۔

اس زمانے مین جو جو تنازعات ومناقشات صدارت کی بابت ہمسر خاندانون مین پیدا ہوے اِسکی وجہ سے نہایت عجیب وغریب قصہ در قصہ تواریخ روس ہوگئی ہے۔ خاندان کی نسبت یہ پرانا خیال لوگون کے دلون مین جاگزین ہوگیا تھا کہ سب کو مل جل کے ایک ہی گھر مین ساتھ رہنا چاہیے اور رئیس خاندان سب کا مورث اعلیٰ ہو۔ اگر کسی خاندان مین کوئی اعزاز واقتدار مین گھٹا یا بڑھا تو اسمین کل

خاندان کی عزت یا بیعزتی سمجھی جاتی تھی۔ ہر ایک خاندان امرا کا خاص اپنا اپنا اندازہ
توقیر کا بموجب اُس عہدے کے تھا جسپر وہ اب یا سابق مین ملازمت زار مین ممتاز تھا۔
اور کل خاندان اپنی بے عزتی سمجھتا اگر ایک شخص اُس خاندان کا کوئی ادنیٰ تر عہدہ اُس
عہدے سے جسکا وہ مستحق تھا قبول کرلیتا۔ جب کبھی کسی خالی جگہ پر کوئی مقرر ہوتا تو اُسکے
ماتحت سرکاری کاغذات اور اپنے اپنے شجرۂ خاندان کی جانچ پڑتال کرتے تھے۔ اس
غرض سے کہ اُنکے جد یا افسر کے کسی بزرگ نے اِنکے کسی بزرگ کی ماتحتی مین تو کام نہین کیا ہے
اگر ماتحتون کو معلوم ہوتا کہ ایسا ہوا تھا تو وہ زار سے شاکی ہوتا کہ یہ مناسب اور شایانِ
شان ہمارے نہین ہے کہ ہم ایسے شخص کی ماتحتی مین کام کرین جسکے خاندان کی عزت
و توقیر ہمارے خاندان سے کم ہے۔ اس قسم کی بے بنیاد شکایتین اکثر پیش ہوتی تھین۔
اور نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ شاکی قید یا اور سزاے جسمانی کا مستوجب قرار پاتا تھا۔ لیکن باوجود
ایسی سخت سزاؤن کے بھی صدارت کے لیے اکثر تنازعات ہوا کرتے تھے۔ جب کبھی لڑائی کی
تیاری ہوتی اُسکے شروع مین ایسے ایسے تنازعات بالضرور برپا ہوا کرتے تھے اور جو فیصلہ
حضرت زار کرتے اُسکو فریق مظلوم منظور نہین کرتا تھا۔ مجکو ایک معزز شخص کا حال معلوم
ہوا کہ اُسنے صرف اس وجہ سے کہ اُسکو ایسے شخص کی ماتحتی مین کام نہ کرنا پڑے جسکی عزت
و توقیر وہ اپنے خاندان سے کم سمجھتا تھا عمداً اپنا سر پھوڑ ڈالا تھا۔ اِن جھگڑون کی یہانتک
کثرت ہوگئی تھی کہ بعض وقت زار کے تناول طعام کی میز پر پیش ہوا کرتے تھے۔ اور
عیش حاضرین منغص کرتے تھے کسواسطے کہ یہ بات قریب قریب ناممکن تھی کہ ہر مہمان کی
خوشی کے موافق اُسکی جاے نشست کا بھی انتظام کیا جاتا۔ ایک تاریخی بات یہ ہے
کہ ایک امیر کو کھانے کے وقت وہ جگہ نہین ملی جہان وہ اپنے کو بیٹھنے کا مستحق سمجھتا تھا
اسلیے اُسنے کھلم کھلا زار سے کہا کہ مجکو مرنا منظور رہے مگر یہ بے توقیری سہنا گوارا نہین ہے
اِس قسم کی ایک اور تمثیل دیکھنے مین آئی کہ ایک ضدی مہمان اپنی کرسی پر جبراً
بٹھایا گیا لیکن اُس شخص نے اپنے خاندان کی عزت اس طور پر بچائی کہ وہ فوراً میز کے
نیچے چلا گیا۔

دوسرا تبدل حالت جماعت امرا کا پیٹر اعظم کے عہد مین ہوا تھا۔ پیٹر خلقی خود مختار طبیعت کا آدمی تھا۔ اور یہ اسکو پسند نہ تھا کہ کوئی اسکا مقابلہ کرے۔ اسکو ایک بہت بڑا کام انجام دینا تھا جسکے لیے وہ ہر مقام پر مطیع اور ذکی الطبع اور مستعد آدمی تلاش کرتا تھا۔ وہ خود سلطنت کی خدمت مین مستعدی ظاہر کرتا تھا اور ضرورت کے وقت ایک معمولی کاریگر کا کام دیتا تھا اور وہ استبداد کرتا تھا کہ اسکی کل رعایا ویسا ہی کرے۔ ورنہ بیرحمی کے ساتھ سزا دیجائیگی۔ معالی دودمانی اور عالی نسبی کی اسکو ذرا پروا نہ تھی۔ اسکا قول تھا ع کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست۔ اسکو زندون سے کام لینے کا شوق تھا لہذا انکے مردہ آبا و اجداد کے حقوق کی اسکو ذرا بھی توجہ نہ تھی۔ وہ اپنے نوکرون کو انکی خدمات کے مطابق موزون تنخواہ اور اعزاز بخشتا تھا۔ درجے اور پیدائش کا خیال نہین کرتا تھا۔ لہذا اُس کے بہت سے خاص خاص رفقا ایسے تھے جنکو پرانے روسی خاندانون سے کوئی تعلق نہ تھا۔ ایک امیرزادہ عرصۂ دراز تک سلطنت کے ایک بڑے عہدۂ جلیلہ پر ممتاز رہا۔ ایک رئیس پرتگالی نسل سے تھا۔ اور جہاز پر نوکر تھا۔ ایک یہودی تھا۔ ایک کمینڈر الزبیث کے عہد مین مرا۔ یہ حبشی غلام تھا اور قسطنطنیہ مین خریدا گیا تھا۔ ایک اور شہزادہ کی نسبت مشہور ہے کہ وہ کسی نان بائی کی دکان مین نوکری کی درخواست کرنے گیا تھا۔ سلطنت کی نوکریان ہر درجے کے آدمیون کے لیے کھلی ہوئی تھین۔ اور ترقی کے لیے صرف ذاتی قابلیت کا استحقاق کافی تھا۔

اُسوقت کے ذی قدر کنسرویٹیو نے اس کارروائی کو انقلاب سلطنت پر محمول کیا ہوگا۔ اور قابل ملامت سمجھے ہونگے۔ مگر اس خود سر بادشاہ کے رفاہ عام کی میلان طبیعت کو اس سے قناعت نہین ہوئی۔ اُسنے اور بھی زیادہ کارروائی کی اور جماعت امراے عظام کے قانونی درجے کو بالکل بدل دیا۔ اُسکے وقت تک کل امرا کو آزادی حاصل تھی کہ جی چاہے نوکری کرین یا نہ کرین بعض مستقل طور پر فوجی یا سول عہدون پر نوکر تھے مگر زیادہ تر آدمی اپنی جاگیرون پر زندگی بسر کرتے تھے

اور صرف اسوقت جنگی ملازمت کرتے تھے جب فوج ملیشیا جنگ کے لیے طلب کی جاتی تھی جب پیٹرؔ نے ایک بڑی فوج طلب کی تو یہ طرز بالکل بدل گیا۔ رُوس مین جو سال مین دو ایک بار تبدل عظیم واقع ہوتا ہے اسمین ایک دفعہ پیٹرؔ نے ٹیون کا طرز بدل دیا اور یہ اصول قائم کردیے کہ کل امرائے عظام کو لڑکپن سے پیرانہ سالی تک سرکاری ملازمت کرنی چاہیے۔ لشکر مین نوکری کرین یا جہاز مین۔ یا سِول مین۔ عام اس سے کہ اُسکی جائداد غیر منقولہ کتنی ہی زیادہ کیون نہ ہو۔ جو امیرزادہ انکار کرتا تھا وہ اِس اصول کے مطابق صرف اپنی جاگیر ہی سے محروم نہین کیا جاتا تھا جیسا کہ اگلے وقتون مین ہوتا تھا بلکہ وہ نمکحرام اور باغی سمجھا جاتا تھا۔ اور ممکن تھا کہ اُسکو پھانسی کا حکم ہو۔

پس کل امرائے سلطنت نوکر بنائے گئے۔ اور پیٹرؔ کے وقت مین سلطنت بڑے زبردست اتالیق کا نام تھا۔ امرائے سلطنت بڑا سخت شکوہ و شکایت کرنے لگے۔ اور اُنکی شکایت حق بجانب تھی کہ ہم اپنے پُرانے حقوق سے محروم کیے گئے۔ اور ہم مجبور ہین کہ جو کچھ بار ہمارے آقا ہمپر ڈالین اُسکو ہم خاموشی کے ساتھ بلاشکوہ و شکایت قبول کرلین۔ وہ کہتے تھے کہ گو ہمارے ملک کو حملے کا خطرہ نہین ہے۔ مگر جیسے ہی صلح اور امن ہو جاتا ہے ویسے ہی ایک نئی جنگ کے لیے تجویزین پیش کی جاتی ہین۔ اور اسکی اور کوئی وجہ نہین ہے۔ بجز اسکے کہ شاہنشاہ کو اسکا بڑا حوصلہ ہے کہ جنگ ہو۔ یا شاید اُنکے وزرا جنگ جو ہون۔ ہمارے کسان اُنکے خوش کرنے کی کوششون مین بالکل پست ہو گئے اور ہم خود مجبور کردیے گئے کہ اپنے گھر بار چھوڑ کے چلدین۔ اور یہی نہین کہ سابق کی طرح ایک دو فصل گھر نہ آئین بلکہ مدت العمر تک وطن سے باہر رہنا پڑیگا۔ مجبور ہو کر ہم کو مقروض ہونا اور بے ایمان کارندون کے سپرد اپنے علاقے کردینے ہوتے ہین۔ اور وہ حضرات اکثر ہماری ایسی دُرگت بناتے ہین کہ جب ہم مرض یا ضعیفی کے سبب سے نوکری سے نجات پاتے ہین تو تمام عمر ان علاقون کو سرسبز نہین کرسکتے۔ الغرض اس فوج کے قاعدے سے ہم ایسے تباہ اور برباد ہوگئے ہین

کہ دشمن سا دشمن بھی ہمارا اگر ہوتا تو چاہیے تمام سلطنت کو غارت اور ستیاناس کر ڈالتا مگر یہ مصیبت ہم پر کبھی نہ ڈھاتا ۔

ممکن نہ تھا کہ یہ جبر و تعدی کا زمانہ جسمین رعایا کی گردن صرف سرکار کے فائدے کے لیے ناکردہ گناہ کاٹی جاتی تھی اِس سختی کے ساتھ عرصے تک قائم رہے۔ اسقدر زیادہ ستائی کی گئی کہ گویا اپنے پانوٗن مین آپ کلھاڑا مارا۔ گو یہ بھی از روے قانون دھمکی دی گئی کہ جاگیرین ضبط ہو جائینگی اور پھانسیان دیجائینگی۔ مگر بے سود۔ ان سے بچنے کے لیے امرا مجبور ہو کر راہب بن بیٹھے۔ کوئی سودا گر ہو گیا کوئی خدمتگاری کی نوکری کرنے لگا۔ ایک ہمعصر نے بیان کیا ہے کہ بعض امرا نے اسقدر سرکشی کی کہ بوڑھے ہو گئے مگر میدان جنگ مین نہ جانا تھا نہ گئے۔ ایک سرکش کا ذکر سنیئے کہ گو بڑے تاکیدی احکام جاری ہوے تھے کہ اسکو گرفتار کر کے بھیجو مگر کسی کے پکڑے وہ نہ پکڑا گیا جو لوگ گرفتار کرنے کے لیے بھیجے گئے تھے اُنمین بعض بعض کی تو اُسنے خوب ہی مرمت کی اور جب دیکھا کہ کل لوگون کی لکد کوب نہین کر سکتا ہون تو مشہور کر دیا کہ سخت علیل ہون۔ یا دیوانہ بن گیا اور حوض مین کود کر قد آدم پانی مین کھڑا ہو گیا مگر ادھر وہ لوگ نظر سے غائب ہوے اور اُدھر وہ شیر کی طرح ڈکارنے لگا اور گھر واپس آیا۔

پِیٹر کی وفات کے بعد اس انتظام مین رفتہ رفتہ تنزل ہوتا گیا۔ مگر امراے عظام صرف اسی پر قانع نہین رہے۔ رُوس نے اب اِیشیا سے بڑھ کر یوٗرپ مین قدم جما لیا اور یوٗرپ کی بہت بڑی سلطنتون مین اسکا شمار ہونے لگا۔ اعلیٰ طبقے کے لوگون نے رفتہ رفتہ مغربی یوٗرپ کا علم ادب اور اخلاق اور طرز تمدن و تدبیر منزل سیکھنا شروع کیا۔ اور امراے رُوس اپنا اور فرانس و جرمنی کے امرا کا مقابلہ کرنے لگے جن لوگون پر ممالک غیر کے خیالات کا اثر ہوا تھا وہ اس مقابلے سے شرماتے تھے کیونکہ مغربی یوٗرپ مین امراے عظام کا طبقہ آزاد تھا۔ اور اُنکے ساتھ رعایتین کی جاتی تھین۔ اُنکو اپنی آزادی اور عِلم و فضل اور حقوق پر ناز ہے۔ مگر رُوس کے امراے عظام سلطنت کے ایسے ملازم تھے جنکے ساتھ کوئی رعایت نہین کی جاتی تھی نہ انکی کچھ خاک وقعت تھی ۔ بلکہ اُنپر اکثر بید بھی

پڑتے تھے اور اسقدر کثرت کار کا بار اُنپر ڈالا گیا تھا کہ پسے جاتے تھے مگر قہر درویش برجان درویش۔ جن امرا کو مغربی تہذیب سے واقفیت تھی اُنھون نے جو اپنی اصلی حالت پر نظر ڈالی تو اُنکے دلون مین ایک جوش سا پیدا ہوا کہ فرانس اور جرمنی کے امرا کی طرح ہماری بھی قدر و منزلت اور اعزاز ہوتا تو کیا خوب بات تھی پیٹر ثالث کے عہد مین البتہ یہ آرزو کسی قدر بر آئی۔ ۱۷۶۲ء مین اُنھون نے وہ حکم منسوخ کر دیا جس کی رو سے مجبور ہو کر اُمرا کو فوج مین بھرتی ہونا پڑتا تھا۔ انکی شہنشاہ بیگم ملکہ کیتھرائن ثانیہ نے اس سے بھی بڑھ کر کارنمایان کیا۔ اور امراے عظام کے ساتھ اس سے بڑھ کر رعایت کی اور اُنکے استحقاق کی قدر افزائی کی۔

کیتھرائن نے جو امراے عظام کے ساتھ یہ سلوک کیا اس مراعات کے کئی اسباب قوی تھے۔ اول تو وہ غیر ملک کی تھی اور غاصب سلطنت۔ دوسرے لوگون کی سازش سے تخت نشین ہوئی تھی لہذا رعایا کے دلون مین اسکا وہ تقدس نہین جما تھا جو اور فرمانروایان رُوس کا تھا۔ پس اُسکو مجبور ہو کر طبقہ اعلی کے لوگون کو اپنی طرف گانٹھنا پڑا۔ اُسنے اُس فرمان کو منسوخ کر دیا جسکی رو سے لوگ زبردستی فوج مین بھرتی کیے جاتے تھے۔ اگر امرا فوج مین از خود بھرتی ہونا چاہتے تو اُنکو خطاب اور اعزاز خاص دیا جاتا۔ اپنے فرمانون مین وہ بڑی خوشامد کے الفاظ اُنکے لیے استعمال کرتی تھی اور اُنکو یقین دلایا کہ ملک کی بہبودی اُن ہی کی نمک حلالی اور خیر اندیشی اور اطاعت پر منحصر ہے۔ گو اُسکا یہ قصد نہ تھا کہ اُنکے پولٹیکل اختیارات ضبط کرے تاہم اُسنے مختلف صوبون کے اُمرا کی ایک جماعت قائم کی۔ سال مین دو ایک بار جلسے منعقد ہوتے تھے۔ یہ فرانس کی مفصل کی پارلمنٹ سے مشابہ تھی۔ لوکل امور کا بہت سا انتظام اسی جماعت کے متعلق کر دیا گیا۔ ایسے ہی ایسے اسباب سے ملکہ موصوفہ ہر دل عزیز ہو گئین۔ سرکاری نوکری کی نسبت جو خیالات لوگون کے دلون مین پیشتر تھے وہ بالکل بدل گئے۔ ملکہ کیتھرائن چال تو عورتون کی سی چلتی تھی اور مستعدی مردون کی سی ظاہر کرتی تھی۔ پیشتر سرکاری ملازمت کو لوگ بار تصور کرتے تھے اور اب رعایت خاص سمجھنے لگے۔

جب آزادی غلامان خانہ زاد کا اعلان ہوا تھا تو ہزارہا آدمی اپنے اپنے علاقون کو بھاگ گئے تھے اب وہ سب جوق جوق جمع ہوے اور نوکری کی خواہش ظاہر کی - جب ترکون سے مردانہ وار نبرد آزمائیان ہوئین تو ملازمت فوجی کا میلان طبع اور بھی زیادہ ہوگیا - ایک تو رگ حب الوطنی متحرک ہوئی - دوسرے ترقی کا خیال - ع سمند ناز پہ اک اور تازیانہ ہوا + ایک رسالہ مزاح مین یون لکھا ہے کہ نہ صرف مالکان اراضی بلکہ جمہور انام حتی کہ دکاندارون اور موچیون تک کو دھن تھی کہ ہم فوج مین افسری پائین - جو شخص تمام عمر نوکری کرکے بھی افسر فوجی نہ ہوا اُسکو لوگ انسانون کے زمرے سے خارج سمجھنے لگے - ملکہ کیتھرائن نے اس سے بھی بڑھ کے کارروائی کی - اُس زمانے مین عوام الناس کو شاہ لوئی چہاردہم کے عہد دولت مہد سے تمام یورپ مین یہ خیال جما ہوا تھا کہ جو ملک اعلیٰ درجے کے شایستہ ہین اُنکے لیے دربار خسروی مین صافی مذاق ذی سطوت اور عشرت پسند جماعت امرا رکن رکین سلطنت سمجھی جاتی ہے اور اسکے علاوہ جماعت موصوف باعث رونق دربار بھی ہوتی ہے - اور چونکہ اُسکو دلی خواہش تھی کہ اُسکے ملک کو لوگ اعلیٰ درجے کا شایستہ کہین لہذا اُسنے کوشش کی کہ جماعت امرا و اراکین قائم کرے تاکہ باعث رونق دربار خسروی ہو - اُسکے اعلیٰ طبقے کی رعایا کو فرانسیسی شایستگی کا عشق تو تھا ہی اس عشق نے اس جماعت اراکین دولت کے قائم کرنے مین بڑی مدد دی اور اس امر مین اُسکی کوشش نہایت درجہ کامیاب ہوئی۔

سینٹ پیٹرسبرگ کا دربار خسروی کا طمطراق بہت مشہور ہوا مگر ڈھول کے اندر پول - جن لوگون کو تمغون اور معزز خطابون کی طمع تھی اُنھون نے فرانسیسی وضع اختیار کی - فرانسیسی زبان بولنے لگے اور فرانس کے علوم کی طرف کسی قدر میلان طبع ظاہر کیا - یہ بحث ہونے لگی کہ اعزاز کسے کہتے ہین - امرا کی شان کے شایان کیا امر ہے - جس جس مردانگی پر اہل فرانس جان دیتے ہین اُسکا اظہار کرنے لگے - اپنے آبا و اجداد کی حالت زار پر افسوس کرتے تھے - ایک شخص نے رائے زنی کی ہے کہ پیٹر اعظم نے اپنے کل مقربین کو عام اس سے کہ وہ عالی خاندان ہون یا ذی مرتبت - مارا پیٹا تھا - مگر اب اسمین شک نہین کہ ہم لوگ قتل ہونا پسند کرینگے مگر پٹنا اور بید کھانا نہ پسند کرینگے - معاذاللہ اگر

اللہ میان بھی کوڑے پھٹکارین تو سہنے والے نہین -
سینٹ پیٹرسبرگ کے ارکین دولت کے خیالات نے رفتہ رفتہ ادنی درجے کے لوگون پر بھی رنگ جمایا - بادی النظر مین تو لوگون کو معلوم ہوتا تھا کہ فرانس کے امراء عظام کا عمدہ تتبع کیا گیا ہے مگر اصل مین نقل اصل کے بالکل خلاف تھی - روسیون نے فرانس کے شرفا کی زبان اور وضع تو باسانی حاصل کرلی اور علم بھی کامیابی کے ساتھ سیکھا مگر پشت ہا پشت سے جو بات تجربے سے حاصل ہوتی ہے وہ کہان حاصل ہوسکتی تھی لڑکپن سے جو باتین گویا رسی کی گھٹی مین پڑی تھین وہ اسقدر آسانی سے اور اتنی جلد ہرگز بدل نہین سکتی تھین - فرانس کے شرفا کے دلون مین مدت العمر سے انکے آبا و اجداد کے خیالات بخوبی جمے ہوے تھے اور وہ امرا کی نسل سے تھے پس وہ خیالات گویا طبیعت ثانی ہوگئے تھے - شہنشاہ وقت کے ساتھ وہ اس تکبر سے نہین پیش آتے تھے جس طرح اگلے وقتون کے لوگ پیش آتے تھے - بلکہ وہ مصلحت آمیز الفاظ کو بڑی دانائی کے ساتھ ہر پہلو کو بچاکر استعمال کرتے تھے - اپنے آبا و اجداد سے انھون نے دماغی قوت اور امور اخلاقی گویا ترکے مین پائے تھے - جو بلوہ و غدر عظیم اس زمانے مین شروع ہونے والا تھا وہ تک انکے دلون سے انکے خیالات نہین نکال سکا - مگر روس کے امرانے اپنے آبا و اجداد سے اور ہی کچھ سیکھا تھا - انکے آبا و اجداد بخوبی سمجھے ہوے تھے کہ جس طبقے مین ہم ہین وہ رعایت نہین بلکہ ہم پر بار ہے - جسمانی سزا پانے کو وہ کوئی شرم کی بات نہین سمجھتے تھے انکی عزت و توقیر کا دارمدار خدا کی مہربانی پر نہین تھا بلکہ زار روس کی مرضی پر - پس ان وجوہ سے ملکہ کیتھرائن کے دربار کا ممبر چاہے کیسا ہی جلیل القدر کیون نہ ہوا ور چاہے فرانسیسی زبان اپنی خاص زبان سے بھی عمدہ بولتا ہو مگر وہ کماحقہ یہ نہین سمجھ سکتا تھا کہ شرافت کسکو کہتے ہین اور امرا و شرفا کا چال چلن کیسا ہونا چاہیے - شرافت اور امارت کے متعلق جو اور خیالات لازم ملزوم ہین انسے بھی وہ ناواقف تھے - گو ممالک غیر کی وضع اختیار کرلی مگر اس سے کہین اصلی شان و دبدبہ حاصل ہوسکتا ہے - ایک صاحب نے جنکے مزاج مین اور روسیون سے کہین زیادہ امارت کا خیال تھا کیا خو

کہا ہے کہ امرا کا غرور اب نکل گیا - اب معزز خاندان مفقود ہو گئے اب صرف سرکاری عہدے اور ذاتی قابلیت پر دارو مدار ہے - جسے دیکھو سرکاری عہدۂ جلیلہ کا آرزومند ہے - مگر چونکہ سب کے سب خدمات نمایان انجام نہین دے سکتے لہذا اور راہ و وسائل سے وہ اعزاز حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہین - یا تو شہنشاہون کی خوشامد کرنے لگے یا ارکین سلطنت کی جوتیان اُٹھانے لگے - یہ شکایت بہت صحیح ہے مگر نقار خانے مین طوطی کی آواز کون سنتا ہے - جتنے آدمی تھے تربیت یافتہ اور قدیم خاندانون کے لوگ ان سب کی طبیعت مین خوشامد ہی خوشامد بھری تھی - ایسے خیالات سنتا کون تھا - شاذ و نادر ہی اس سے مستثنیٰ ہون تو ہون -

رُوس کے امرا نے برائے نام امرائے عظام فرانس کا چربا اُتارا تھا مگر انگلستان کے امرائے کرام سے تو بالکل ہی مشابہ نہ تھے - گو ملکہ کیتھرائن اُنکو ہمیشہ تعریف اور توقیر کے الفاظ سے یاد کرتی تھی مگر یہ اُسکا ذرا بھی قصد نہ تھا کہ اپنے اختیارات خسروی کو ایک شمہ بھی گھٹا دے - امرائے رُوس کو اُسکے عہد مین ملکی امور مین ذرا بھی دخل نہ تھا - گو وہ لوگ اب بڑی امارت اور ترقی کی لیتے تھے مگر اصل مین اُنکو ذرا بھی آزادی نہین تھی - اہل دربار جب کچھ رائے زنی کرتے تھے تو پہلے یہ غور کر لیتے تھے کہ ملکہ کیتھرائن کی رائے کیا ہے اُسی کے مطابق ہم بھی رائے دین اور بڑی فراست سے دریافت کر لیتے تھے کہ وہ کس رائے سے خوش ہوگی - ایک ہمعصر نے لکھا تھا کہ روسی ملکی امور کی نسبت ہرگز ہرگز بحث کر ہی نہین سکتے یہان تک کہ اپنے گھرون پر گورنمنٹ تک کی تعریف کرنا دخل گناہ تھا - خوف کے سبب سے لوگ عاقبت اندیش ہو گئے تھے - دربار کے ارکین اگر کچھ حال کہتے تھے تو صرف اُنھین لوگون سے جنسے دلی یارانہ یا قرابت قریبہ تھی - جو لوگ ان حالات کو مخفی نہین رکھ سکتے تھے وہ سائبیریا کو چلے جاتے تھے - ماسکو کو ہم مرکز دائرۂ مخالفت نہین کہ سکتے کیونکہ جس ملک مین فرمانروا اور گورنمنٹ جابر اور خود مختار ہو وہان رعایا کیا خاک مخالفت کریگی - ہان اسمین ذرا شک نہین کہ لوگون کے دلون مین قناعت نہ تھی - اس موقع پر بھی کسی کو یہ جراءت نہین ہوئی کہ شاہنشاہ کے روبرو یہ ظاہر

کر سکے کہ اُسکو موجودہ طرز تمدن سے ناخوشی ہے۔ ایک اور مورخ شہادت دیتا ہے
کہ ماسکو مین یہ معلوم ہوگا کہ گویا تم ایک ایسی سلطنت جمہوری مین رہتے ہو جسکے ممبرون نے
کسی شاہ اظلم کی اطاعت سے حال ہی مین نجات پائی ہے مگر جیسے ہی دربار منعقد ہوگا
تم کو اہل دربار غلامون سے بھی بدتر نظر آئینگے۔ تم کو بجز مبتذل غلامون کے اور کوئی نظر
نہ آئیگا۔ گو پولٹکل امور مین جماعت امرا کو مطلق اختیار نہ تھا تاہم مفصل کے جلسون اور
لوکل تمدن مین جو درجہ اُنکو حاصل تھا اُس سے وہ اب بھی ملک مین کسی قدر پولٹکل قوت
اور اعزاز حاصل کر سکتے تھے۔ مگر اصل مین نہ تو اُنکو ضروری پولٹکل تجربہ حاصل تھا نہ صبر مزاج
مین تھا بلکہ یہ خواہش تک نہ تھی کہ ایسی حکمت عملی اختیار کرین جس سے اعزاز حاصل ہو۔
مالکان اراضی مین ایسے آدمی بہت تھے جو سرکاری ملازمت مین ترقی پانے اور قسمت آزمانے پر
اسکو ترجیح دیتے کہ دیہات مین بحیثیت جنٹلمین آرام کے ساتھ زندگی بسر کرین۔ اور جو لوگ
استمراری طور پر اپنی جاگیرون مین رہنے لگے وہ کل امور متعلقہ انتظام لوکل سے یا تو بالکل
بیخبر رہتے تھے یا انتہا کی نفرت تھی۔ اگر کسی امیر اعظم کو اُسکی خیرخواہی یا اُس حسن خدمت کے
جلدو مین کہ اُسنے اپنے وطن پر سے مردانہ وار جان قربان کرنے کی کوشش کی کوئی اعزاز
منجانب سرکار بخشا جاتا تو امیر مذکور اُسکو بھی مثل اُس حکم کے سمجھتا جسکی رو سے لوگ زبردستی
فوج مین بھرتی کیے جاتے تھے۔ وہ سمجھتا کہ اب دیہات کے پولیس مین ہم لوگ زبردستی
افسر اور جج مقرر ہونگے۔

اگر ہم کو اسکے زیادہ تر ثبوت کی ضرورت ہو کہ ان کل تغیرات مین امراے عظام
اب بھی شاہنشاہ کی تعدی اور مجنونانہ خیالات کے ویسے ہی مطیع تھے جیسے پیشتر تھے
تو ہم کو صرف اُنکی اُس حالت پر جو پال شاہ اول کے عہد مین تھی نظر ڈالنی چاہیے۔ پال
متلون مزاج۔ مخبوط الحواس۔ مغلوب الغضب لڑکا اور جانشین ملکہ کیتھرائن کا تھا۔ اُس
عصر کے مورخون نے جو اپنی اپنی زندگی کی سرگذشت قلمبند کی ہے اُس سے ملک کے
مشاہیر نامی کی حالت مبتذل کی تصویر صاف کھنچی ہوئی نظر آتی ہے۔ جنکو ہمیشہ خوف
رہتا تھا کہ مبادا ہمارے افعال یا الفاظ یا دیکھنے سے حضرت [illegible] بد دماغ ہو جائین

جب ہم اِن ہمعصر مورخون کی تحریرات پڑھتے ہین تو ہمارے سامنے گویا روم قدیم واقع اطالیہ کی تصویر کھنچ جاتی ہے جسپر انتہا سے زیادہ جابر اور متلون مزاج شاہنشاہ حکمران تھے پال قبل تخت نشینی کے اپنی مان کے منھ چڑھے ارا کین کے متکبرانہ برتاؤ سے بڑے غیظ و غضب مین تھا لہذا اُسنے اِس موقع پر فوراً ظاہر کر دیا کہ امرا کے طبقے سے اُسکو نفرت ہے اور اُسنے اُن لوگون کو نیچا دکھایا جو امارت پر بھولے ہوے تھے۔

ملکہ کیتھرائن کے عہد سے سلطنت حال کے شروع زمانے تک جماعت امرا کے درجۂ قانونی مین کوئی بہت بڑا تبدل نہین ہوا تھا مگر مغربی تعلیم اور مغربی خیالات کے شامل ہونے سے اسکی سوشل حالت مین رفتہ رفتہ بڑا تبدل واقع ہوا۔ملکہ کیتھرائن کے دربار مین صرف فرانسیسی زبان کی تعلیم جاری تھی جس سے عوام مین اُسکا زیادہ تر چرچا پھیل گیا اور کم درجے کے لوگون مین بھی اسکا رواج ہوگیا۔یہانتک کہ جو لوگ شائستہ ہونے کا دم بھرتے تھے وہ روانی اور صفائی کے ساتھ فرانسیسی بولنے لگے اور مغربی یورپ کے علم ادب سے زیادہ نہین تو کچھ کچھ واقفیت تو ضرور حاصل ہوگئی تھی۔امین اور اور درجون کے لوگون مین ازروے قانون خاص فرق یہ تھا کہ امرا کو یہ استحقاق حاصل تھا کہ جن جاگیرون مین غلامان خانہ زاد تھے اُنپر قابض رہ سکین۔جب ۱۸۶۱ء مین غلام آزاد کر دیے گئے تو یہ قیمتی استحقاق جاتا رہا اور اُنکی جائداد غیر منقولہ کسانون کے پاس چلی گئی۔جو امور رفاہ و انتظامی اُسوقت سے واقع ہوے ہین اُنکی رو سے مفصل کی جماعتون کو پیشتر جو کچھ عظمت حاصل تھی وہ بالکل کالعدم ہوگئی۔پس زمانۂ حال مین تمدن ملکی۔ پولٹکل امور اور استحقاق قبضہ جائداد غیر منقولہ کی بابت امراے عظام اور اور طبقے کے لوگون کا درجہ مساوی ہے۔

اس بیان سے ناظرین کو معلوم ہوجائیگا کہ رُوس کی جماعت امراے کرام کی ترقی کی تاریخ عجب قسم کی ہے۔جرمنی۔فرانس۔انگلستان مین امرا کو پیشتر ہی اپنی پولٹکل حالت کے مطابق ایک جانب اُس میلان طبع رعایا سے لڑنا پڑتا تھا جس سے خود مختار سلطنت کی طرف کو زیادہ تر متوجہ تھے اور دوسری جانب لوگون کی خواہش تھی کہ جماعت امرا کو زیادہ اختیارات عطا ہون

طاقت ور رقیبون سے جو یہ جنگ عرصے تک رہی تو اُنکے جوش جنگی کو خواہ مخواہ ترقی ہوتی گئی- اور باہم اُنمین اتفاق بھی زیادہ ہوا- اُنکی جماعت مین نئے نئے ممبر بھرتی ہوے مگر اِن دخل و معقولات دینے والون کی تعداد اسقدر کم تھی کہ وہ فورًا باہم مل جُل گئے اور کسی طبقے کی عام حالت یا خیالات سابقہ مین کوئی تبدل نہین ہونے پایا اور عالی نسبی کا جو خیال قبل تھا اسمین بھی فتور نہین پڑنے پایا- اس طبقے نے رفتہ رفتہ ایک خاص قوم کا درجہ حاصل کیا جسکی دماغی اور اخلاقی قابلیت ایک خاص قسم کی تھی اس درجے نے اپنے استحقاق خاص اور اپنے مدارج کو بہت مضبوطی کے ساتھ محفوظ رکھا- آخر کو درجۂ اوسط کے لوگون کی قوت نے جو روز افزون ترقی پر تھی اس طبقے کی عظمت کو نیست و نابود کر دیا مختلف ملکون مین اسکی حالت مختلف قسم کی تھی- جرمنی مین اس طبقے کے لوگ پُرانے بیانات فخر خاندانی پر ناز کرتے تھے اور اب تک اُسکی سُوسائٹی جداگانہ ہے- فرانس مین سلطنت خود مختار نے اُسکو اُسکی پولٹکل عظمت سے محروم کر دیا تھا اور مشہور بلوۂ عظیم نے اُسکی قوت کو بالکل تباہ کر ڈالا تھا- انگلستان مین اُسنے اپنے دعواے امارت کو اعتدال کے درجے پر رکھا تھا اور طبقۂ متوسط کے لوگون سے ربط و ضبط بڑھایا- اور خود مختار بادشاہت کے اصول تمدنی کے بہانے سے امرا کی سلطنت جمہوری قائم کر دی اور ضرورت کے موافق اپنی پولٹکل عظمت کا تھوڑا تھوڑا حصہ اُن احباب کو دینا شروع کیا جو معین ہوے تھے کہ شاہنشاہی سطوت کو برقرار رکھین پس جرمنی کے بیرن اور فرانس کے جنٹلمین اور انگلستان کے امراے کرام تین مختلف اور علٰحدہ علٰحدہ درجے کے امرا ہین مگر باوصف اختلاف اکثر باتین ملتی بھی ہین- کم و بیش مقدار مین اُن سب کے دلون مین غرور اور گھمنڈ ہے کہ ہم ادنیٰ طبقے کے لوگون سے ایسے اشرف و افضل ہین کہ ہماری فضلیت کم نہین ہوسکتی- اور جو طبقہ اُنکے حقوق کے ساتھ رقابت کرتا ہے- اُس سے اُنکو دل مین نفرت ہوتی ہے مگر اس نفرت کا اظہار علانیہ نہین کیا جاتا-

رُوس کی جماعت امرا مین یہ خصوصیتین نہین ہین- یہ جماعت مختلف القسم

اور بے شمار لوگون سے بنی تھی ۔ مگر ان مختلف القسم لوگون کی خود بخود ایک جماعت مرتّبہ نہین قائم ہوئی۔ بلکہ خودمختار بادشاہی سطوت نے اسقدر دباؤ ڈالا کہ صرف ایک جماعت غیرمرتّب بنکر رہگئی۔ سلطنت مین یہ جماعت کبھی نیم آزاد بھی نہین ہونے پائی۔ جو حقوق اور خاص خاص استحقاق اسکو حاصل ہین وہ اُسنے سلطنت سے حاصل کیے تھے لہذا اُسکو شاہنشاہی اختیارات خاص سے نہ کوئی دلی اور قلبی عداوت تھی نہ رشک اسکے برعکس اِس جماعت کو اور سوشل طبقون سے کوئی جھگڑا نہ تھا لہذا اسکو اُنسے خصومت یا رقابت کے خیالات بھی نہ تھے۔ اگرہم کسی روسی امیر کو غصّے کے ساتھ بادشاہ کی خودمختار طاقت یا امراے عظام کی تیزمزاجی کا حال کہتے سنین تو ہم کو یقین کرلینا چاہیے کہ یہ خیالات زمانۂ متوسط یا پُرانی کہانیون اور نیم تاریخی بیانون سے پیدا نہین ہوے ہین۔ بلکہ نئی تہذیب کے سوشل اور پولٹکل فلسفے کے اصول سے پیدا ہوے ہین۔ جس طبقے سے وہ تعلق رکھتا ہے اُسمین اسقدر تغیر حالت ہوا ہے کہ اب اُسمین پُرانے فیشن کے خیالات یا دلمین جما ہوا تعصب چھو نہین گیا ہے۔ اور طبقۂ مذکور ہمیشہ بخوشی اپنے کو موجودہ حالتون کے مطابق کرلیتا ہے۔ عام طور پر یہ بیشک کہا جاسکتا ہے کہ طبقۂ مذکور گذشتہ کی نسبت آیندہ کا زیادہ خیال رکھتا ہے اور جن خیالات نو سے اظہار ترقی ہوتا ہے اُنکے اختیار کرنے مین مستعدی ظاہر کرتا ہے۔ چونکہ تعصب اور پُرانے خیالات سے وہ بَری ہے لہذا نیکدلی و سرگرمی سے قابلیت بدرجۂ غایت رکھتا ہے اور مضبوطی کے سخت سخت کام انجام دینے کے قابل ہوتا ہے۔ مگر سہولت کے ساتھ اخلاقی جراُت دکھانا اور کام کو پورا کرکے چھوڑنا یہ صفتین اُس سے منزلون دور ہین۔ الغرض اُسمین نہ تو وہ عجیب و غریب نیک صفتین ہین نہ وہ انوکھی بُرائیان جو پولٹکل آزادی کے برتاؤ سے پیدا ہوتی اور ترقی پاتی ہین۔

چاہے اسکا جو کچھ سبب ہو اسمین شک نہین کہ روس کی جماعت امراے عظام مین وہ خیالات تکبر نہین ہین جو امرا مین ہوا کرتے ہین۔ لفظ امراے جو تکبرانہ

اور تحکمانہ خیالات اور جوش امارت ہم سمجھتے ہین اور جس کے دیکھنے کے ہم عادی ہین وہ ہمین نہین پائے جاتے - ہم کو بہت سے ایسے روسی ملینگے جو اپنے درجۂ افسری اور ثروت اور علمیت پر مغرور ہین مگر ایسا روسی شاذ و نادر ہی ملے گا جو اپنی پیدائش پر مغرور ہو یا یہ خیال کرتا ہو کہ اُسکے حسب و نسب عالی سے اُسکو پولیٹکل استحقاق خاص یا سوشل حالت کی اشرفیت کا کوئی خاص حق حاصل ہے - ایسے خیالات معمولی روسی امیرزادے کو قابل مضحکہ اور مہمل معلوم ہونگے لہذا یہ مقولہ جو اکثر زبان زد خاص و عام ہے کسی قدر صحیح ضرور ہے کہ رُوس مین کوئی طبقۂ امراے عظام نہین ہے -

اسمین شک نہین کہ جماعت امرا کو بہیئت مجموعی طبقۂ امراے عظام نہین کہہ سکتے اگر یہ لفظ کہین استعمال کیا بھی جا سکتا ہے تو صرف اُن خاندانون کے لیے جو بارگاہ سلطانی کے مقرب ہین اور اعلیٰ طبقات امراے تعلق رکھتے ہین - اس سوشل طبقۂ امرا مین بہت سے پرانے خاندان شامل ہین مگر اسکی اصلی بنیاد سرکاری درجۂ معزز اور قابلیت علمی سے ہے نہ کہ حسب و نسب اسکے بعض ممبرون کو اپنی امیرانہ پیدائش اور معالی دودمانی وغیرہ کے خیالات رئیسانہ ضرور ہین لیکن یہ امر ضروری نہین ہے کہ یہ باتین انمین خواہ مخواہ ہی ہون گو انکی عادت مین داخل ہے کہ کسی قدر علٰحدہ رہتے ہین مگر جو قومی خصوصیتین اہل جرمنی مین ہین وہ انمین نہین پائی جاتین - اور وہ ایسے ایسے اصول بالکل سمجھ ہی نہین سکتے جیسے جرمنی مین ہین کہ وہ لوگ بادشاہون کے پاس بیٹھنے کے لائق نہین سمجھے جاتے جنمین کسی قسم کی عالی نسبی نہین ہے - یہ امراے انگلستان کی تقلید کرتے ہین اور انکو امید ہے کہ جسطرح انگلستان کے عمائد و رؤساے گرامی نے سوشل اور پولیٹکل حالت اعزاز حاصل کی تھی اسی طرح ہم بھی ایک روز حاصل کرینگے - گو انکے کوئی خاص قانونی حقوق نہین ہین مگر انکی اصلی حالت مین تمدن ملکی اور دربار شاہی سے سرکاری ملازمت مین ترقی کرنے کے لیے بڑی آسانی ہو جاتی ہے - مگر اسکے برعکس اسکی استواری کو دو باتون سے صدمہ پہونچتا ہے - ایک یہ کہ وہ بھی کسی قدر امراسے متعلق ہے - دوسرے یہ کہ والدین کی وفات پر جائداد غیر منقولہ لڑکون مین تقسیم ہو جاتی ہے - اب سنیے کہ نئے نئے آدمی سرکاری

عہد ہاے جلیلہ کے ذریعے سے اس جماعت مین داخل ہوتے ہین اور پُرانے پُرانے خاندانون کے لوگ افلاس کے سبب سے اس جماعت سے علیحدہ ہوتے جاتے ہین۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ایک چھوٹے سے مالک اراضی یا گانون کے پادری کا لڑکا سلطنت کے کسی اعلی عہدے پر پہونچ جائے اور رُورِک کی اولاد گھٹ کر کسان ہو جاے مشہور ہے کہ تھوڑا زمانہ ہوا شہزادہ گرِیاٹکن نے سینٹ پیٹرزبرگ مین کوچبانی کے پیشے سے زندگی بسر کی تھی۔

پس یہ امر صاف ظاہر ہے کہ اس سوشل طبقہ کے امرا کو ان خاندانون مین نہ سمجھنا چاہیے جنکو سرکار سے خطاب ملا ہے۔ رُوس مین خطابون کی وہ وقعت نہین ہے جو مغربی یورپ مین ہے۔ رُوس مین خطاب بہت عام ہین کیونکہ خطاب یافتہ خاندان کثرت سے ہین اور کل لڑکون کو والدین کے حین حیات ہی اُنکے والدین کا خطاب حاصل ہو جاتا ہے اور یہ فرض نہین ہے کہ وہ ہمیشہ سرکاری عہدے یا دولت یا سوشل حالت یا کسی اور قسم کی افضلیت سے ممتاز ہون سیکڑون شہزادے اور شہزادیان ایسی ہین جنکو بارگاہ سلطانی مین داخل ہونے کا استحقاق نہین حاصل ہے اور جو سینٹ پیٹرزبرگ کے ان جلسون مین شریک نہین ہونے پاتے جنمین خاص خاص امراے عظام شریک ہوتے ہین۔ بلکہ کسی مقام کی اعلی صحبت مین بھی وہ شریک نہین کیے جا سکتے۔

روسیون کا اصلی خطاب صرف کِنیاز ہے جسکا ترجمہ عموماً شہزادہ کیا جاتا ہے۔ یہ خطاب اولاد رُورِک اور لتھوآنینین کے شہزادہ گِڈِمِین اور خوانین تاتار و مُرزِی کو دیا جاتا ہے اور نیز از سرکاری طور پر عطا کرتے ہین۔ انکے علاوہ چودہ خاندان اور ہین جنھون نے اُسکو شاہنشاہی احکام کے بموجب گذشتہ دو صدی سے حاصل کیا ہے۔ بیرن اور کونٹ کے خطاب حال مین اور ملکون سے لیے گئے ہین اور پیٹر اعظم کے وقت سے شروع ہوے ہین۔ پیٹر اور اُسکے جانشینون سے سرسٹھ خاندانون کو کونٹ کا خطاب ملا ہے۔ اور دس کو بیرن کا۔ دو کے سوا باقی ماندہ خطاب پانے والے ممالک غیر کے باشندے ہین اور اکثر سلطانی خزانچیون کی

اولاد سے ہین ۔
یہ ایک عام خیال ہے کہ رُوس کے اُمرا سب کے سب انتہا کے دولت مند ہوتے ہین ۔ مگر یہ غلطی ہے ۔ انہین اکثر غریب ہوتے ہین ۔ آزادی کے وقت یعنے ۱۸۶۱ع مین ایک لاکھ دو سو سینتالیس ۱۰۰۲۴۷ مالکان اراضی تھے اور منجملہ اُنکے اکتالیس ہزار سے زیادہ کے پاس اکیس ۲۱ مرد غلامون سے کم تھے یعنی افلاس کی حالت مین تھے ۔ جو مالک اراضی پانچ سو ۵۰۰ غلامان خانہ زاد کا مالک ہوتا وہ کسی طرح بڑا اصاحب ثروت نہین سمجھا جاتا تھا ۔ تاہم صرف تین ہزار آٹھ سو ۳۸۰۰ مالکان اراضی اسی فہرست مین داخل تھے ۔ گو بعض ایسے بھی تھے جنکے پاس بہت سے غلام تھے مثلاً کونٹ شرمیٹف کے پاس ڈیڑھ لاکھ غلامان خانہ زاد تھے یا یون کہین کہ لونڈی غلام ملا کر تین لاکھ آدمیون سے زیادہ تھے ۔ اور آج کل کونٹ ڈیوڈوف کے پاس پانچ لاکھ ایکڑ زمین سے کہین زیادہ جاگیر ہے ۔ ڈمڈوف خاندان کی آمدنی کثیر اُنکی معدنیات پر منحصر ہے اور اِسٹرُوگونوف خاندان کی جاگیر اسقدر ہے کہ اگر ایک مقام پر واقع ہو تو ایک خاصی خود مختار ریاست مغربی یوُرپ مین قائم ہو جاے ۔ مگر بہت دولتمند خاندان کثرت سے نہین ہین ۔ روسی امیر زادے اکثر بہت فضول خرچی کرتے ہین ۔ اِس سے یہ نہین ظاہر ہوسکتا کہ انکے پاس زر کثیر ہے بلکہ صرف حماقت کا اظہار ہے اور بے پروائی کی ناعاقبت اندیشی ظاہر ہوتی ہے ۔ مالکان اراضی کی حالت تدبیر منزل کی نسبت مین زیادہ تر ذکر تب کرونگا جب آزادی غلامان خانہ زاد اور اُسکے نتائج کا بیان کیا جائیگا ۔

جماعت امرا کی تاریخ زمان گذشتہ کی نسبت اسقدر بیان کرکے اب شاید مجھے یہ کوشش کرنی چاہیے کہ اسکی آئندہ حالت کی نسبت کچھ پیشین گوئی کرون کہ غالباً آیندہ کیا حالت ہوگی ۔ گو پیشین گوئیان ہمیشہ خطرناک ہوا کرتی ہین مگر کبھی کبھی یہ امر ممکنات سے ہے کہ گذشتہ واقعات تاریخی سے آیندہ امور کی نسبت کسی قدر پیشین گوئی ہو سکے ۔ اگر امر موجودہ مین پیشین گوئی کا یہ طریقہ جائز ہو تو مجھے

کہنا چاہیے کہ روسی وَارِ اَنیْنشِلو وُ اور درجے کے لوگون سے مل جائینگے بعوض اسکے کہ اپنی ایک جماعت علحدہ قائم کرین۔موروثی ریاست خاندانی برقرار رہ سکتی ہے۔یا اور نہین تو اسقدر ہوسکتا ہے کہ رئیسون کا درجہ تباہ ہونے سے روکا جاے جہان کہین کہ وہ قائم ہو۔مگر ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب درجہ ہاے ریاست کا پیدا ہونا محال ہے۔مغربی یُورُپ مین اسکا بہت بڑا خیال ہے کہ اُمرا اور رُؤساے کے درجے روز بروز بڑھتے جائین۔رعایا اور اُمرا دونون کو یہ خیال ہے مگر وہ باوصف اصلی حالت سُوشَل کے قائم ہے۔یہ نہین ہے کہ سُوشَل حالت کے نتیجے سے قائم اور برقرار ہو۔یہ بات حال کی سُوسَائٹی سے پیدا نہین ہوئی ہے بلکہ اگلے وقتون سے موروثی چلی آتی ہے۔جب کہ طاقت اور ثروت اور علم وفضل چند ہی آدمیون کے قبضے مین تھا جنپر سرکار کی رعایت خاص تھی۔علاوہ برین اُمرا کی خواہش نہین ہے کہ یہ رعایت خاص حاصل کرین۔اُن کو اگر کوئی پُولِٹِکَل حوصلہ ہے تو یہ ہے کہ کُل آدمیون کو پُولِٹِکَل آزادی حاصل ہو۔وہ یہ نہین چاہتے کہ خاص اپنے ہی فرقے کے لیے رعایت اور حقوق مختص حاصل کرین۔

جس فرقے کو مین نے سُوشَل طبقۂ اُمراے عظام کہا ہے اُس فرقے مین چند شخص ایسے ہین جن لوگون کی اصلی خواہش اور دلی منشا یہ ہے کہ اُس طبقے کے لیے خاص پُولِٹِکَل دبدبہ اور سطوت حاصل کرین جس سے اُنکو تعلق خاص حاصل ہے مگر اُنکی اِس دلی آرزو برآنے کی اور اُنکے کامیاب ہونے کی بہت ہی کم اُمید ہوتی ہے۔اگر کبھی اتفاق سے اُنکی خواہش پوری بھی ہوگئی تو جو معاملہ ۱۷۳۰ء مین واقع ہوا تھا غالبًا وہ پھر واقع ہوگا۔

سال مذکور مین جب چند بڑے بڑے خاندانون نے ڈَچِز آف کُورلینڈ کو اس شرط سے تخت پر بٹھایا تھا کہ وہ اپنے اختیارات مین سے ایک حصہ مجلس اعلیٰ کے سپرد کردے تو اُمرا کے طبقۂ ادنیٰ نے اُسکو اس بات پر مجبور کردیا کہ جس کاغذ

اُسنے دستخط منظوری کیے ہین اُسکو چاک کر ڈالے - جن لوگون کو بادشاہون کے غیر محدود اختیارات سے نفرت ہے اُنکو اِس بات سے اور بھی زیادہ نفرت ہے کہ اُمراے عظام انتظام سلطنت کرین اور نظم ونسق مملکت مین اُنکو دخل وتصرف ہر طرح کا حاصل ہو۔

اُمرا اور عوام اپنی عقل سے فرانس کے اُس فلسفی کے عقیدے کے قائل ہین جسکا خیال تھا کہ اچھے خاندان کے ایک شیر کی حکمرانی اُس سے بہتر ہے کہ اپنی خاص جنس کے سَو چوہے حکمرانی کرین -

باب پندرھوان

سوشل طبقے

کیا رُوس مین سوشل طبقے ہین ـ قانوناً کتنے طبقے ہین ـ اِن طبقون کی اصلیت ـ یہ کیونکر بنتے گئے ـ رُوس کی تاریخی حالت کے خاص خاص ہُور ـ

پولیٹکل فرقے

گذشتہ صفحون مین مین نے مکرر سہ کرر سوشل طبقون کا جملہ استعمال کیا ہے ـ اور غالباً ناظرین کا میلان طبع کئی بار ہوا ہوگا کہ دریافت کرین کہ روسیون کی زبان مین سوشل طبقہ کس طبقے سے مراد ہے ـ پس بہتر ہوگا کہ ابھی سے اِس سوال کا جواب دیدیا جاے ـ

اگر کسی روسی سے یہ سوال کیا جاتا تو وہ غالباً اِس طرز سے جواب دیتا ـ (رُوس مین سوشل طبقے نہین ہین اور نہ کبھی تھے ـ اِس امر سے اُسکی ترقی کی حیرت انگیز باتین ظاہر ہوتی ہین ـ اور اُسکی آئندہ عظمت کی ایک نہایت یقینی بنیاد پڑتی ہے ـ ہم روسی جانتے ہی نہین کہ مختلف طبقون اور درجون کے لوگون مین فرق کیا شئے ہے اور عداوت چہ معنی دارد ہمارے ہان یہ پھوٹ نہین ہے ـ ہان مغربی یورپ مین البتہ اِس پھوٹ نے سوسائٹی کو بیخ و بنیاد سے ہلا دیا ہے بلکہ اِسکے قیام کو آئندہ بڑا خوف ہے) ـ

مگر جو سیاح بلا اِسکے کہ پیشتر سے بخوبی راے قائم کرکے جائین رُوس مین سیاحت کرتے ہین ـ اور اپنے ذاتی تجربے سے راے قائم کرتے ہین وہ اِس بیان کو فوراً تسلیم کرینگے اُنکو یہ معلوم ہوگا کہ درجے کا فرق رُوس کی سوسائٹی کا ایک بہت ہی بڑا اور ضروری خاصہ ہے تھوڑے دِنون مین وہ مختلف درجے کے لوگون کو اُنکے بشرے سے پہچان لیتے ہین وہ فرانسیسی بولنے والے اُمرا کو جو مغربی یورپ کے لباس مین ہوتے ہین بآسانی وسہولت پہچان لیتے ہین قوی ہیکل ریشائیل سوداگر کو بھی پہچان لیتے ہین جو سیاہ کپڑے کی ٹوپی

پہنے ہوتا ہے اور لمبا لمبا چمکتا ہوا اُدھرے بونام کا کوٹ - پادری اپنے بالون سے جو کترے ہوئے نہین ہوتے اور اپنے لمبے اور ڈھیلے لباس سے پہچان لیا جاتا ہے کسان اپنی گھنی اور بھوری بھوری داڑھی اور بھیڑی کی کثیف کھال سے بآسانی پہچانا جاتا ہے - چونکہ اِن علامتون کو وہ خوب سمجھ گئے ہین اور ہر مقام پر نظر سے گذرتے ہین لہٰذا وہ خواہ مخواہ یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ رُوس کی سُوسائٹی علٰحدہ علٰحدہ فرقون پر مشتمل ہے اور قوانین سے بادی النظر مین اِس پہلے خیال کی بخوبی تصدیق ہوگی قوانین مرتبہ کی پندرہ جلدین ہین اِنمین سیّاح دیکھتا ہے کہ ایک پوری جلدین جو کسی طرح اور جلدون سے کم حجم کی نہین ہے مختلف طبقون کے حقوق اور فرائض کا حال درج ہے اِس سے وہ یہ نتیجہ مستخرج کرتا ہے کہ طبقہاے مذکور واقعی مختلف ہونگے اور اُنکے قانونی درجے بھی مقرر ہونگے - یقین کو اور بھی زیادہ یقین کا درجہ دینے کے لیے وہ سرکاری نقشے مطالعہ کرتا ہے - اور وہان اُسکو نقشۂ ذیل نظر سے گذرتا ہے

موروثی امراءعظام -	۶۵۲۸۸۷	مزارعین -	۶۳۸۴۰۲۹۱
ذاتی - " "	۳۷۴۳۶۷	فوجی طبقے -	۴۷۶۷۷۰۳
پادریون کا طبقہ -	۶۹۵۹۹۵	ممالک غیر کے باشندے -	۱۵۳۱۳۵
قصبون کے باشندے -	۷۱۹۶۰۰۵	میزان کل -	۷۷۶۸۰۲۹۳

اِس واقفیت کے ساتھ سیّاح اپنے اُن روسی دوستون کے پاس جاتا ہے جنھون نے اُسکو یقین دلایا ہے کہ اُنکے ملک مین سُوشَل درجون سے کوئی واقف ہی نہین ہے - اُسکو پورا پورا بھروسا ہوتا ہے کہ وہ اُنکو قائل کر دیگا کہ وہ اب تک عجیب مغالطے مین پڑے تھے مگر اُسکو اسمین مایوسی ہوگی - وہ اُس سے کہینگے کہ اِن قوانین و نقشجات سے کچھ ثابت نہین ہو سکتا اور جن درجون کا اُنمین ذکر مذکور ہے وہ محض نظام ملکی کے بے سر و پا قصے ہین -

یہ ایک دوسرے کا ضد معلوم ہوتا ہے - سبب اِسکا یہ ہے کہ روسی الفاظ سَاسْلوْیَا و سَاسْتوْیَانیا کے دو دو معنی ہین جنکا ترجمہ عموماً سُوشَل طبقہ کیا جاتا ہے - مگر

مشرقی اصطلاح کے مطابق اُسکے معنی قوم کے لیے جاتے ہین تو یقینی کہا جا سکتا ہے کہ رُوسؔ مین قوم کا نام بھی نہین ہے - امرا اور پادریون اور مجرّد آدمیون اور کسانون مین قوم کا کوئی فرق نہین ہے اور نہ کوئی حد فاصل ہے چند ہی روز ہوئے کہ موضع کے پادریون کا طبقہ ایک عجیب قسم کا طبقہ تھا جیسا کہ پیشتر ذکر ہو چکا ہے اور اسمین قومیت کی بہت سی خاص خاص باتین تھین - مگر اب یہ بات بدل گئی - اور اب یہ کہا جا سکتا ہے کہ مشرقی اصطلاح کے مطابق وہان قوم کا اختلاف نہین ہے -

اگر لفظ سا سلوؔیا کے معنی یہ لیے جائین کہ اِس فرقے کی کوئی خاص اور مجوزہ پولٹکل غرض ہے اور کوئی جماعت اِسمین شامل ہے تو یہ بھی تسلیم کرنا پڑیگا کہ ایسی جماعت اور فرقہ رُوسؔ مین کوئی نہین ہے چونکہ کئی صدی سے زار کی رعایا مین پولٹکل جوش نہین رہا ہے لہذا اُن مین پولٹکل فرق بھی نہین ہین -

مگر اِسکے برعکس یہ کہنا کہ رُوسؔ مین سوشل طبقے کبھی نہین تھے - اور قوانین اور نقشجات سرکاری مین جو مختلف فرقے درج ہین وہ صرف انتظام کے لیے قصص مہمل ہین مبالغے سے خالی نہین -

روسی تاریخ کی ابتدا ہی سے سوشل درجون کا وجود بے شبہہ ظاہر ہوتا ہے مثلاً شہزادے بوائرز - شہزادون کے مسلح ہمراہی - کسان - غلام وغیرہ وغیرہ - ایک بہت ہی قدیم قانونی کاغذ جو ہمارے پاس ہے اور اُسمین اہل رُوسؔ کے حقوق کا بخوبی تذکرہ کیا گیا ہے مجاریہ شہزادہ اعظم یاروسلاف (۱۰۱۹ء-۱۰۵۴ء) اُس سے ثبوت قاطع ملتا ہے کہ قوانین و آئین کی رو سے مختلف جرائم کے لیے مختلف سزائین و یجاتی ہین - اور ازروے قانون لوگون کے درجے بھی مختلف مختلف تھے - اُسوقت سے مختلف طبقون کے لوگون نے اپنا پیشہ بدل دیا ہے مگر کسی زمانے مین ایسا نہین ہوا کہ وہ اختلاف قومی جاتا رہا ہو -

زمان سلف مین جب کہ طرز تمدن بہت بے ترتیب تھا تو اِن طبقون کے حدود غالباً صاف صاف بیان نہین ہوئے تھے اور جن خصوصیتون سے وہ ایک دوسرے سے جدا ہوئے تھے وہ ذاتی تھین نہ کہ قانونی - طرز معاشرت اور سوشل حالت پر اُنکے فرقون کا

زیادہ دارومدار تھا نسبت مراعات اور خاص خاص فرائض کے۔ مگر جسقدر زیادہ قوت سلطانی سے ترقی اور کوشش کی گئی کہ قوم کو سلطنت کا درجہ حاصل ہو اور اعلیٰ درجے کا طرز تمدن ہو اُسی قدر سوشل حالت مین قانونی جزو زیادہ تر بڑھتا گیا۔ مالی وغیرہ امور کے لیے رعایا مختلف فرقون پر منقسم کی گئی۔ موجودہ تفاوت واقعی سے بے شک قانونی درجہ بندی کی بنیاد قائم کی گئی۔ یہ امر ضروری تھا کہ مختلف طبقون کی حالت بالتصریح بیان کردی جائے لہذا اس سے یہ بھی لازم آیا کہ اُن مین جو حدود پیشہ سے موجود تھے اُنکو ترقی دین اور مضبوط کرین۔ اور اسی سبب سے ایک پیشہ سے دوسرا پیشہ اختیار کرنا دِقت کا کام تھا بطریق تمثیل لکھا جاتا ہے کہ جب تک سختی اور دُرشتی کے ساتھ انتظام ملکی نہین کیا جاتا تھا تب تک کسان یا ساائی کسی شہزادے کے ہمراہیان سلح مین بھرتی ہوسکتا تھا اور کسی شہزادے کا مسلح ہمراہی کسانی اختیار کرسکتا تھا مگر جب انتظام ملکی کو ترقی ہوتی گئی خصوصاً جب یہ امر رواج مین داخل ہوگیا کہ جائداد کے عوض انسانون پر ٹکس باندھا جائے تو ایک طبقے سے دوسرے طبقے مین اِس طرح شامل ہونے کی بلاقیود اجازت نہین دی جاسکتی تھی کیونکہ جو شرطین ایک متنفس کو ادا کرنی چاہیین وہ اِس سے کم ہوجائینگی۔ جس حالت مین ادائے شرائط مین کمی نہ بھی واقع ہوتی اور صرف شرطین پیشے کے بدلنے سے بدل جاتین اُس حالت مین بھی ہمیشہ اجازت نہین دی جاسکتی کیونکہ اس تبدل وتغیر سے بہت بڑا اثر پہونچتا اور مختلف درجون مین خلل واقع ہوتا۔ شاہنشاہون کی تو یہی راے تھی پس اُنھون نے یہ عام اُصول اختیار کیا کہ جس طبقے مین جو شخص پیدا ہوگا اُسکو وہ ترک نہ کرسکیگا۔ یہ سب امور موضع کے پادری کے تاریخی حالات مین پیشتر بخوبی ثابت ہوچکے ہین۔

درجہ بندی کے اِس کام مین پیٹر اعظم نے خاص کر بڑا نام کیا تھا۔ اُسکو انتظام ملکی کا ایسا جوش تھا جو کم نہین ہوتا تھا لہذا اُسنے مختلف طبقون کے لوگون مین بہت ہی سخت حدود فاصل مقرر کردیے۔ اور ہر طبقے کو فرائض مفوضہ نہایت ہی باریکی اور شرح وبسط کے ساتھ سمجھا دیے۔ اُسکی وفات کے بعد بھی یہ کام اُسی جوش کے ساتھ انجام پذیر ہوا۔ اور شہنشاہ نکولس کے عہد مین اِس انتظام کا ستارہ سب سے زیادہ بلندی پر تھا۔

جب کہ یہ حکم ہو گیا کہ یونیورسٹیون مین شہنشاہی فرامین کے ذریعے سے طلبہ کی بھرتی ہونے کی تعداد معین کیجاے۔

انگریزون کو یہ بات انوکھی معلوم ہوگی کہ ملک کے حکمران اپنی مرضی سے یہ ادق اور سخت کام اپنے ذمے لین کہ مختلف سوشل طبقون کی تعداد کا انتظام کرین کیونکہ یہ کام بلا دست اندازی واضعان قانون کے اِس اُصول کی پابندی سے زیادہ خوبی کے ساتھ انجام پا سکتا ہے کہ جس قدر حاجت ہو اور جس قدر آدمی اُسکے لیے مل سکین اُسکے مطابق کارروائی ہو مگر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ گورنمنٹ رُوس نے جلیل القدر حکام سرکاری کی عقلمندی پر رعایا کی عقل و فہم سے ہمیشہ زیادہ تر بھروسہ کیا ہے۔

ملکہ کیتھرائن کے عہد مین افسرون کے اُن خیالات مین جو سوشل طبقون کی نسبت تھے ایک نیا جزو شامل کیا گیا تھا۔ اُسکے عہد کے قبل تک گورنمنٹ کو صرف یہ خیال تھا کہ مختلف طبقون کے فرائض کیا ہین۔ مغربی خیالات کا جب اثر پڑا تو ملکہ کیتھرائن کی توجہ مختلف طبقون کے حقوق کی جانب مبذول ہوئی۔ اُسکی خواہش تھی کہ اُسکی سلطنت مین جماعت طبقۂ امرا کا درجہ قائم ہو جیسے کہ فرانس مین قائم ہے۔ اِس غرض سے اُسنے پہلے شاہنشاہی چارٹر یعنی قانون حقوق جاری فرمایا۔ اُسکے بعد کے فرمانفرماؤن نے بھی یہ برقرار رکھا اور اب اِس قانون کی رو سے ہر طبقے سے بیشمار مراعات کیجاتی ہین اور بیشمار فرائض بھی اُنکے ذمے ہین۔

پس ظاہر ہے کہ یہ مقولہ جو اکثر استعمال کیا جاتا ہے کہ رُوس کے طبقے محض مصنوعی درجے ہین جنکو واضعان قوانین نے بنایا ہے یہ کسی قدر صحیح ہے مگر پورا پورا صحیح نہین ہے کیونکہ سوشل درجے مثل کسانون اور مالکان اراضی وغیرہ کے رُوس مین مثل اور ملکون کے محض حدوث اتفاقات سے قائم ہو گئے۔ قانون و آئین سے صرف یہ ہوا کہ مختلف درجون مین جو باہمی فرق تھا اُسکو ترقی دی گئی اور اُسکی اشاعت ہوئی۔ ہر طبقے کا قانونی درجہ اور فرائض اور حقوق بالتفصیل بیان کیے گئے اور اُنکی ترتیب دی گئی اور جو حدود واقعی ایک طبقے کو دوسرے طبقے سے جدا کرتے تھے اُنمین قانونی حدود شامل کر دیے گئے۔

رُوس کے تاریخی حالات کی ترقی مین ایک عجیب بات یہ ہے۔ تھوڑا ہی زمانہ ہوا کہ

رُوس کی سلطنت کا بالکل زراعت ہی پر دار و مدار تھا اور غیر مقبوضہ ارضی کثرت سے تھی
پس اُسکی تاریخ مین اُن جھگڑون کا حال شاذونادر ملیگا جو سُوشَل طبقون کے اختلاف کے
سبب سے پیدا ہو جاتے ہین۔ بمرور زمانہ چند سُوشَل طبقے بیشک قایم ہو گئے تھے مگر اُن کو
کبھی یہ موقع نہین ملا کہ اُنمین باہم اپنے اپنے برقرار رکھنے کے لیے جھگڑے ہون۔ سطوت
شاہنشاہی سے جس سے مقابلہ نہین ہو سکتا تھا اُنکو ہمیشہ روک ٹوک رہی اور جو طرز و طریقہ
فرمان رواے ملک اُنکے لیے مناسب سمجھا اُسی طرز کا اُنکو بنا دیا۔ اور اُنکے فرائض اور
حقوق اور باہمی تعلقات اور نظم و نسق ملکی مین اُنکے مختلف درجے بجزم کشرح و تبسط
صاف بیان کر دیے۔ پس تاریخ رُوس مین ہمکو وہ نفرت جو مختلف طبقون مین باہم ہوتی ہے
اور جو مغربی یُورپ کی تاریخ مین اِسقدر بین نظر آتی ہے اُسکا کہین پتا ہی نہین ملتا۔

اِن کل باتون کا نتیجہ صریحی یہ ہوا کہ حالت موجودہ مین وہ جوش اور قومی تعصب رُوس مین
بہت ہی کم ہے جو مختلف طبقون مین ہوا کرتا ہے۔ ہمکو بیشتر معلوم ہی ہو گیا ہے کہ زمستوو مین
اُمرا اور رعایا کے آزاد کیے ہوئے مزارعین کس طرح مل جل کے کام کرتے ہین اور جب ہم
تاریخ آزادی غلامان خانہ زاد مطالعہ کرینگے تو ہمکو اور بھی ایسے ہی عجیب و غریب امور معلوم
ہونگے۔ بہت سے رُوسیون کی پیشین گوئیان جنپر اُنکو بھروسا تھا کہ ایک دن وہ لوگ بغیر
اسکے کہ رُوس مین مختلف پُولِٹِکَل فرقے قائم ہون پُولِٹِکَل طرز معاشرت حاصل کرینگے
اب محض مہمل معلوم ہوتی ہین مگر ہمکو یقین کرنا چاہیے کہ جب پُولِٹِکَل فرقے قائم ہونگے
تو وہ اُن فرقون سے بہت ہی مختلف ہونگے جو مغربی یُورپ کے ملکون مین قائم ہین۔

باب سولھوان

میدان اِسٹپی کی چوپانی قومین

اِس سفر کا باعث - گانؤن کی قطع - ایک سانحۂ عجیب - ایک کسان کی دروغ گوئی - مین اِیشیا مین بیدار ہوا - بَشکَز کی اَول - شربت - ایماندار محمد زمان - ایک مسئلۂ فلسفہ اور فرقۂ بَشکَز کی حالت - ایک چوپانی قوم نے زراعت کا پیشہ کیون اختیار کیا - اصل میدان اِسٹپی - فرقۂ کرغس - چنگیز خان کے خطوط - اہل کلماث - نگئی تاتار - چوپانی فرقون اور زرعت پیشہ لوگون کی لڑائیان

اہل ہونؤکانی کے ساتھ جو صوبہ سمارا کے جنوبی حصے مین رہتے ہین چند روز رہکر مین مشرق کی جانب اِس غرض سے روانہ ہوا کہ فرقۂ بَشکَز کو دیکھون - یہ فرقہ تاتاریون کی نسل سے ہے - مجھے لوگون نے یقین دلایا تھا کہ فرقۂ مذکور کی عادات قدیمۂ چوپانی اب تک بدستور قائم ہین - اس سفر کی مہم مین نے دو وجوہ سے اختیار کی - ایک تو مین چاہتا تھا کہ ان خونخوار چوپانی فرقون کی باقی ماندہ نسل کو بچشم خود دیکھون جنھون نے ایک زمانے مین رُوس کو زیرنگین کیا تھا - اور تمام یورپ کے تاخت و تاراج کرنے کا تہلکہ ڈال دیا تھا - یعنی تاتاریون کا وہ گروہ جسکو اُسکی قوت ممتنع المقاومت اور سفاکانہ تعدی سے لوگ قہر الٰہی کے نام سے نامزد کرتے تھے - اِسکے علاوہ عرصۂ دراز سے میری خواہش تھی کہ چوپانی فرقون کے طرز معاشرت کو دیکھون - اِس خواہش کے پورا کرنے کا ایسا عمدہ موقع جو مین نے پایا تو اپنے کو آپ مبارکباد دی -

جون جون مین مشرق کی جانب بڑھا مجھے گانؤن کی قطع مین تبدل اور فرق معلوم ہوتا گیا - معمولی چوبی مکانات اور اُنکی اونچی اونچی ڈھالو چھتون کی جگہہ رفتہ رفتہ

مسطح چھتون کے جھونپڑے نظر آئے - یہ ایک عجیب قسم کی کچی اینٹون سے بنے تھے جنمین مٹی اور بھوسا ملا ہوا تھا - مین نے یہ بھی دیکھا کہ آبادی زیادہ ترگنجان ملتی جاتی ہے مگر افتادہ زمین کی مقدار بھی اُسکے مقابل مین زیادہ ہے - ظاہر ہوتا تھا کہ کسان لوگ ان مزارعین کی وجہ سے دولتمند ہین جو رود وِانگا کے قریب رہتے تھے - مگر روسی مزارعین کی طرح اُنکو بھی اس بات کی شکایت تھی کہ اُنکے پاس زمین کافی نہین ہے - مین نے جو دریافت کیا کہ یہ ہزارہا ایکڑ زمین غیر مزروعہ جو بیکار پڑی ہے اُسکو کام مین کیون نہین لاتے - تو اُنھون نے بیان کیا کہ ہم کئی سال تک اس زمین مین غلّہ بو چکے ہین - پس اب اسکو آرام دینا چاہیے یعنی پلہر چھوڑنی چاہیے -

ایک موضع مین ایک چھوٹی سی سرگذشت عجیب قسم کی سُننے مین آئی - اِس گانون کو خود مختار آئیوُنُوفکا کہتے ہین - یعنی اسپر کسی کی حکومت نہ تھی - جب ہمارے گھوڑے بدلے جاتے تھے تو میرے ایک ہمراہی مسافر نے کسانون کے ایک گروہ سے باتین کرتے کرتے اس عجیب و غریب نام کی وجہ تسمیہ دریافت کی تو وہان کا تاریخی حال کسیقدر عجیب معلوم ہوا - یعنی اُس گانون کے بانی مبانی مالک اراضی کی مرضی کے بغیر باشندے وہان بس گئے تھے - اور جب کوشش کی گئی کہ وہ وہان سے خارج کیے جائین تو اُنھون نے سخت مقابلہ کیا - بار بار فوج بھیجی گئی کہ وہ نکال باہر کیے جائین - مگر جیسے ہی فوج واپس آتی تھی یہ ضدی آدمی پھر چلے آتے تھے اور پھر قابض ہو جاتے تھے - یہان تک کہ آخرالامر مالک اراضی جو سینٹ پیٹرسبرگ یا کسی اور مقام دور و دراز مین رہتا تھا اس جنگ سے عاری آگیا اور اُنکو وہین رہنے دیا - اسکے متعلق مختلف امور بالتشریح بیان کیے گئے - پس کوئی آدھ گھنٹے تک یہ بیان ہوا کیا - مین برابر کان دھر کے سنا کیا - جب بیان ختم ہوا تو مین نے اپنی نوٹ بک نکالی تاکہ کُل واقعات درج کر لون اور پوچھا کہ یہ معاملہ کس سنہ مین واقع ہوا تھا - میرے اِس سوال کا کسی نے جواب نہین دیا - کسانون نے ایک دوسرے کی طرف نظر ڈال کر خفیہ طور پر اشارہ بازی کی اور خاموش ہو رہے - مین سمجھا کہ میرا یہ سوال سمجھ مین نہین آیا لہذا مین نے مکرر سوال کیا اور جو اُنھون نے بیان کیا

اُسکا ایک جزو دُہرایا۔ مگر مجھے بڑی ہی حیرت ہوئی جب اُن سب نے مل کے کہا کہ ہمنے اِس قسم کی کوئی بات کبھی بیان ہی نہین کی۔ آخر مایوس ہوکر مین نے اپنے دوست کی طرف مخاطب ہوکر پوچھا کہ کیا میرے کانون نے مجھے دھوکا دیا اور مَین اسوقت مغالطہ فاش کھا گیا۔ اُسنے کچھ جواب نہین دیا اور صرف مُسکرا کر چلا گیا۔

جب ہم موضع مذکور سے نکل گئے اور اپنی ٹارنٹس گاڑی مین جا رہے تھے تو یہ امر صاف صاف کُھل گیا۔ میرے دوست نے مجھ سے کہا حضرت آپ کو مطلق دھوکا نہین ہوا مگر آپ کے دفعۃً سوال کر بیٹھنے اور نوٹ بُک نکالنے سے کسانون کے دلون مین معاً شک پیدا ہوا اور اُنھون نے اپنے بیان کو ختم کر دیا۔ پھر اُسنے کہا کہ صاف ظاہر تھا کہ اُنکو شک ہو گیا کہ جو واقفیت تمکو حاصل ہوئی ہے اُس سے تم اُنکو نقصان پہونچاؤگے۔ پس اُنکو اِسی مین حفظ معلوم ہوا کہ کُل امور سے بالکل ہی انکار کر جائین۔ تم ابھی تک روسی کسانون کے حالات نہین سمجھ سکتے ہو۔

اِس آخری قول سے مجھے مجبور ہو کر اتفاق کرنا پڑا۔ مگر اُسوقت سے مَین روسی کسانون سے زیادہ تر واقف ہو گیا۔ اور اِس قسم کے کسی امر سے اب مجھے کبھی حیرت نہوگی۔ بڑے غور و تعمق سے مَین نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ روسی کسانون کو جب حکام سے برتاؤ کرنا پڑتا ہے تو زیادہ تر اُنکو یہ خیال ہوتا ہے کہ صریح جھوٹ بولین اور دروغ بے فروغ کو اپنی حفاظت کا ذریعہ قرار دین۔ مثلاً جب کوئی کسان کسی فوجداری کے جُرم مین پھنستا ہے اور ابتدائی تحقیقات کی جاتی ہے تو وہ غالباً اپنی برادت اور واقعات کے بیان کرنے کے لیے ایک پُر تکلف قصہ گڑھنا شروع کرتا ہے۔ یہ قصہ اگرچہ از سرتا پا صریحی دروغ سے مملو ہو مگر جب تک ممکن ہو گا وہ بڑی جرأت سے اپنے کو بچاتا رہیگا۔ جب اُسکو معلوم ہوتا ہے کہ جو دلیل اور بحث اُسنے اختیار کی ہے وہ بالکل غیر مستحکم ہے تو وہ صاف صاف کہدیتا ہے کہ جو کچھ اُسنے کہا تھا وہ سب غلط ہے اور اُسکی خواہش ہے کہ از سر نو اظہار دے۔ اگر دوسرا اظہار بھی پہلے اظہار کی حالت کو پہونچ جاتا ہے تو تیسری بار اظہار دینے کی خواہش کریگا۔ اسی طرح جیسے کوئی اندھیرے مین

ٹٹولتا ہے وہ مختلف قصّے بُنتا ہے۔یہان تک کہ آخر کار ایک ایسی کہانی ڈھونڈھ لیتا ہے
جو کُل اعتراضون کی تردید کردے۔اُسکی اِس غلط بیانی مین کوئی امر نیا نہین ہے
کیونکہ دنیا کے کُل حصّون مین مُجرمون کا میلان طبع ہوتا ہے کہ اگر ججون کے ہاتھ مین پڑجائین
تو صداقت کے دائرے سے باہر قدم رکھین۔مگر اسمین انوکھی بات یہ ہے کہ وہ اپنے
اظہار سے اسیطرح باستقلال بدل جاتا ہے جس طرح کوئی شاطر فریق ثانی سے درخواست
کرے کہ فلان چال جو دھوکے سے مَین چل گیا ہون وہ مجھے پھیر لینے دو۔قوانین کے
پُرانے طرز سے (جو دس برس کا زمانہ گذرا منسوخ کردیے گئے) چالاک مجرم اِس سیدھی
سادی تدبیر سے اکثر برسون تک مقدمون کی پیروی ملتوی کرا دیتے تھے۔
ایسے واقعات سے ممالک غیر کے باشندون کو خواہ مخواہ حیرت ہوتی ہے لہذا
ممکن ہے کہ وہ عموماً مزارعین رُوس کی نسبت بہت ہی سخت رائے قائم کرین۔اِس
امر کی نسبت ناظرین کو کَارل کَارلچ کا مقولہ یاد کرنا چاہیے۔اہل جَرمَن کو تمام حصۂ
ملک مین مَین نے یہی کہتے ہوے سُنا ہے اور اسمین کسیقدر سچائی بھی ضرور ہوگی کیونکہ
ایک مرتبہ ایک نامی اِسلَاوُوفِل نے بھی علانیہ تسلیم کیا تھا کہ مزارعین کا میلان طبع
دروغ حلفی کی جانب بہت ہے۔میرے نزدیک یہ ضرور ہے کہ مختلف درجون مین
فرق کرنا چاہیے۔جب مزارعین باہم معمولی ملاقات کرتے ہین یا اُن لوگون سے
جنپر اُنکو بھروسا ہے تو مجھے یقین نہین آتا کہ اس ملاقات مین دروغگوئی کی عادت
خلاف دستور ترقی پذیر ہو۔ہان جب مزارعین کو حُکّام سے برتاؤ کرنا پڑتا ہے تب
البتہ وہ اپنے کو بڑا پکّا خلّاق قصص دروغ ظاہر کرتا ہے۔اِسمین کوئی بات ایسی نہین ہے
جس سے ہمکو خواہ مخواہ حیرت ہو۔مدت العمر سے کسان اُن لوگون کی جابرانہ حکومت
اور بیرحمی کی دست درازی کے عادی ہوگئے ہین جو اُنپر حکومت کے لیے مقرر تھے۔
اور چونکہ قانون کے رو سے اُنکو اپنی حفاظت کرنے کا کوئی ذریعہ نہین ملتا لہذا وہ
صِرف بے ایمانی اور دغابازی کو ذریعۂ حفاظت قرار دیتے ہین۔
مشرق کے سیّاحون نے جس مشرقی دروغگوئی کی نسبت بہت کچھ کہا ہے

اُسکی تشریح اِس امر سے بخوبی ہوتی ہے۔ یہ صرف سنوسائٹی کی حالت طوائف الملوکی کا نتیجہ ہے۔ فرض کرو کہ ایک انگریز جو صداقت کو دوست رکھتا ہے قزاقون یا وحشیون کے پنجے مین پھنس جائے۔ اگر اُسکا اوسط درجے پر اخلاقی چال چلن ہوگا تو کیا وہ اُسکو اپنا فرض نہ خیال کریگا کہ اپنے کو بچانے کی غرض سے وہ کچھ جھوٹ ایجاد کرے۔ پس ہمین کوئی حق نہین ہے کہ اُن قومون کی موروثی کذب بیانی پر لعن طعن کرین جو کئی نسل سے ایسی حالت مین رہی ہین جو اس فرضی انگریز کی حالت قزاقون مین ہو۔ جبکہ اصلی حقوق سچائی کے ذریعے سے محفوظ نہین رکھے جاسکتے تو لوگ آخر مین ہمیشہ ایسے ذریعون سے کام لیتے ہین جو تجربے سے زیادہ موثر ثابت ہوے ہین۔ جس ملک مین قانون سے حفاظت نہین ہوتی وہان طاقتور آدمی اپنی طاقت سے اپنے کو بچاتا ہے اور کمزور آدمی فطرت اور فریب سے کام لیتا ہے۔ اگر یہ امر سچ ہے کہ ٹرکی مین مسلمانون کی نسبت عیسائی زیادہ تر بے ایمان ہین تو اِسکا سبب اُس مقولے سے ظاہر ہوگیا۔

مگر کجا انشکیریا کی سڑک کا بیان اور کجا یہ ذکر ع کجا بود مرکب کجا تاختم۔ لیکن اب پھر ہم اُسی ذکر کی طرف متوجہ ہوتے ہین۔

جتنے سفر مین نے رُوس مین کیے اُن سب مین زیادہ تر دلچسپ یہی تھا۔ موسم خوشگوار اور گرم تھا مگر ایسی گرمی نہ تھی کہ برداشت نہو سکے۔ سڑکین بخوبی ہموار تھین۔ تارنتس گاڑی جو کُل سفر کے لیے کرایہ کی گئی تھی اُس سے قریب قریب اُسیقدر آرام ملتا تھا جیسا کسی اوسط درجے کی گاڑی سے ملتا ہے۔ اچھا دودھ۔ انڈے اور سفید روٹی کثرت سے مل سکتی تھی۔ جن گانوون مین سے ہم گذرے تھے اُنمین گھوڑے ملنے مین کچھ ایسی دقت نہین ہوئی اور اُنکے مالک کرایہ لینے مین سختی نہین کرتے تھے۔ سب سے زیادہ آرام مجھے اِس سے ملا کہ میرے ہمراہ ایک نہایت پسندیدہ اور تیز طبع نوجوان روسی تھا جسنے ازراہ مہربانی کل ضروری انتظامون کا انجام اپنے ذمے لے لیا تھا اِس سبب سے مجھے اُن دِقتون اور پریشانیون سے چھٹکارا ملا جو ہمیشہ اُن ابتدائی حالت کے ملکون مین واقع ہوتی ہین جنہین مسافرت مین آرام نہین ملتا۔ مین نے اپنے کل امور سفر

اُسکے متعلق کردیے۔ اور ہر امر مین اُسکا کہنا فوراً مان لیتا تھا اور اُس سے کبھی سوال
نہین کرتا تھا کہ اب کیا ہوگا۔ مَین جو ہر بات مین اُسکا کہنا مانتا رہا تو اُسنے اِسکا یہ فائدہ
اُٹھایا کہ ایک دن شام کو مجھے ایک دلچسپ حیرت مین ڈالا۔

غروب آفتاب کے وقت ہم ایک موضع سے جسکو مارُشا کہتے ہین چلے تو تھوڑی
دیر کے بعد مجھے نیند آنے لگی اور میرے رفیق نے مجھسے کہدیا کہ ہم کو دور تک گاڑی پر
ایسے سفر مین جانا پڑیگا جو دلچسپ نہین ہے۔ مین ٹارنٹس مین لیٹا اور سوگیا۔ جب
مَین جاگا تو مجھے معلوم ہوا کہ ٹارنٹس رُک گیا ہے اور ستارے خوب چمک رہے ہین۔
اُسکے قریب ایک بڑا سا کُتا زور زور سے بھونک رہا تھا۔ گاڑیبان نے ہمین اطلاع دی
کہ منزل پر پہونچ گئے۔ مَین فوراً اُٹھ بیٹھا اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ مجھے امید تھی کہ کسی قسم کا
گانوُن نظر آئیگا مگر اُسکے عوض مَین نے ایک کشادہ و فراخ میدان دیکھا اور تھوڑے
فاصلے پر سوکھی گھانس کا انبار۔ ٹارنٹس کے قریب دو آدمی کھڑے تھے لمبے لمبے چُغے
پہنے ہوے اور بڑے بڑے لٹھ لیے ہوے۔ یہ آپسمین کسی غیر زبان مین بول رہے تھے۔
پہلے مجھے یہ خیال ہوا کہ ہمکو کسی نے پھندے مین پھانس لیا ہے لہذا مین نے اپنا تمنچہ نکالا
تاکہ کل اتفاقات کے واسطے مستعد ہو رہون۔ میرا رفیق اب تک میرے قریب زور زور سے
خرّاٹے لے رہا تھا مین نے لاکھ لاکھ جگایا مگر وہ نہ اُٹھا نہ اُٹھا۔

آخر مَین نے جھلا کر گاڑیبان سے پوچھا۔ یہ کون مقام ہے۔ تم ہمکو کہان لے آئے۔
اُسنے کہا حضور جہان آپ نے حکم دیا تھا۔ مین نے اپنے ہمراہی خفتہ کو ہلانا
شروع کیا تاکہ زیادہ قابل اطمینان جواب ملے۔ مگر قبل اِسکے کہ وہ بیدار ہو مہتاب ایک
گھنگھور گھٹا سے نکل کر نور افشانی کرنے لگا اور تاریکی کافور ہوگئی تو جنکو مَین گھانس کے
گٹھے سمجھا تھا وہ خیمے نکلے اور دو آدمی جو لمبے لمبے لٹھ لیے تھے اور جنپر مجھے قزاقون کا
شک تھا وہ بیچارے صلح خو غریب گلہ بان تھے اور معمولی کپڑے پہنے تھے اور اُنکی بھیڑیان
اُنکے قریب چر رہی تھین۔ مَین تو سمجھا تھا کہ مَین سوکھی گھانس کے کھیت مین ہون مگر
دیکھتا ہون تو تاتاریون کا ایک سرسبز گانوُن ہے۔ تھوڑی دیر کے لیے مین متحیر اور